جہالت اور فرقہ واریت کے خاتمے کے حل کیلئے بریلوی و دیو بندی

علماء سے بالخصوص اور ہر مسلمان سے بالعموم چند اہم

گذارشات

ملفوظاتِ طیبات پیرِ طریقت رہبرِ شریعت

فقیر محمد رضوان داؤدی دامت برکاتہم

نام کتاب ———— معرفت

تالیف ———— محمد عدیل احمد رضوانی عفی عنہ

کمپوزنگ ———— خرم امیر

اشاعت اول ———— ۲۰۰۰

بتاریخ ———— رمضان ۱۴۳۴ھ / جولائی 2013ء

Email
zahmadpw@yahoo.com

فہرست

اِنتساب

اپنے وحدہٗ لاشریک

پروردگار کے نام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب پڑھنے سے پہلے ایک نظر

دینِ اسلام کو احسن، عام فہم، پیارے اور خوبصورت انداز میں پیش کرنے کے لئے ایسے مفتیان عظام، علمائے کرام، مفکرینِ اسلام، ذہین والدین اور ہر پڑھے لکھے ''**مسلمان**'' کی ضرورت ہے جو اسلام کو ایسے انداز میں پیش کرے کہ ہر ''**انسان**'' کی سمجھ میں آ کر قابلِ قبول ہو جائے۔

مسلمان کو مسلمان کے قریب کرنے والی کتاب

معرفت کتاب اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جس میں میرے پیر و مرشد فقیر محمد رضوان داودی مدظلہ نے کچھ حقیقتیں واضح طور پر سمجھائی ہیں، فکری عروج دینے کی کوشش کی ہے اور حکمت و دانائی سے کچھ ذہنی سوالوں کے جواب دے کر اصلاح کرنے کی کوشش کی ہے۔اس کتاب کا ایک ایک لفظ پڑھنے والا اور سمجھنے والا ہے۔

میرے پیرومرشد کے چند ملفوظات

○ جس دن اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی کریم ﷺ کی بات نہ کی جائے وہ میری موت کا دن ہے۔

○ میری زندگی کا حاصل ''**اللہ تعالیٰ فرمادے کہ جا تجھے معاف کیا**''۔

ہر بازی **اللہ تعالیٰ** سے محبت کر کے جیتی جا سکتی ہے۔

○ **میری باتیں معمولی سی ہیں** کچھ دکھ، کچھ جذبہ اور کچھ روشنی لئے ہوئے۔

مقصدِ کتاب

میرے پیر و مرشد محمد رضوان داودی مدظلہ جب امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کو باحوالہ ''فتاوٰی رضویہ'' کی روشنی میں بیان کرتے تو بریلوی مسلک کے کم علم دوست اعتراض کرتے کہ ایسی باتیں ''بریلوی'' تو نہیں کرتے بلکہ ''دیوبندی'' یا ''اہلحدیث'' حضرات کرتے ہیں۔اس لئے اس کتاب میں آپ کی ''تقریرکوتحریر'' کیا گیا تا کہ اہلسنت و جماعت ''بریلوی'' کی پاسبانی بھی ہو جائے اور ساتھ ساتھ یہ شعور بھی دیا جاسکے کہ یہ اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ کی وہ ''گمشدہ تحریریں'' ہیں جن کو آج کل کے دور میں اکثر ''خاص وعام'' بیان کرنا بھول گئے ہیں۔

اس کتاب میں حوالہ جات اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ کے فتاوٰی رِضویہ (ناشر، رضا فاؤنڈیشن، جامعہ نظامیہ اندرون لوہاری دروازہ، لاہور، 30 جلدیں) سے دیئے گئے ہیں اور فرق رکھنے کے لئے پیرومرشد (فقیر محمد رضوان داودی مدظلہ) کے ملفوظات بڑے فونٹ میں اور حوالہ جات و تشریحات کو چھوٹا فونٹ دیا گیا ہے۔

مغالطہ، دھوکہ، غلطی یا غلطان

محترم ومکرم محمد عبدالحکیم شرف قادری صدر مدرس جامعہ نظامیہ لاہور کتاب ''حسام الحرمین مع تمہید ایمان'' میں ارشاد فرماتے ہیں کہ ''بریلوی (اہلسنت و جماعت) اور دیوبندی اختلافات کی نوعیت بھی ایسی ہی ہے کہ عوام کو مغالطہ

دینے کیلئے دیو بندی (مستحبات یعنی) ایصال ثواب (قل، چہلم، دسواں)، عرس، گیارھویں شریف، نذر و نیاز، میلاد شریف، (جیسے یہ بھی ہیں اذان سے پہلے درود، نماز کے بعد کلمہ، معراج شریف اور شب برات میں عبادت، جمعہ کی نماز کے بعد کھڑے ہوکر اردو والا درود وسلام پڑھنا، قبر پر اذان دینا، نام محمد ﷺ سن کر انگوٹھے چومنا، نماز جنازہ کے بعد دعا کرنا) یا ''فروعی مسائل'' یعنی استمداد (یا رسول اللہ)، علم غیب، حاضر و ناظر اور نور و بشر (نبی کریم ﷺ کی بشریت، نورانیت اور روحانی زندگی) وغیرہ مسائل پر دھواں دار تقریریں کر کے یہ یقین دلانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ اختلاف انہی مسائل میں ہے، حالانکہ اصل اختلاف ان مسائل میں نہیں ہے۔''

مغالطہ کیوں؟

بریلوی و دیو بندی عوام مندرجہ بالا ''مستحبات و فروعی مسائل'' کی وجہ سے ایک دوسرے پر بدعتی، مشرک و کافر کے فتوی لگاتی رہتی ہے حالانکہ اس پر لڑائی ہرگز نہیں ہے۔ اگر کوئی ان ''مستحبات'' پر عمل نہ کرے یا ان کو کبھی کبھار کرے مگر اپنے ''فرائض'' پورے رکھے (فقہ کی رو سے پہلے فرض، واجب، سنت اور پھر مستحب کا درجہ آتا ہے) ورنہ فتاوٰی رضویہ میں سینکڑوں اور بھی ''مستحب اعمال'' کا جواز موجود ہے ان پر بھی عمل کرنا پڑ جائے گا۔

بے علم لوگ ''مستحب اعمال'' نہ کرنے والوں کو ''دیو بندی'' یا ''وہابی'' کہہ دیتے ہیں اور جب یہی ان پڑھ ''مستحب اعمال'' کو غیر شرعی انداز میں کرتے ہیں تو بعض دیو بندی حضرات ان کی وجہ سے اعلیحضرت کی قرآن و

احادیث کی تعلیمات کے برعکس ''باعمل بریلویوں'' پر ''بدعتی و مشرک'' ہونے کا الزام لگاتے ہیں حالانکہ اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ کا قرآن و احادیث سے ہٹ کر نہ کوئی نیا ''مسئلہ'' ہے نہ ''عقیدہ''۔

اس کتاب میں عوام کو یہ بھی سمجھایا گیا ہے کہ ''فروعی مسائل'' میں بھی اختلاف صرف اور صرف ''سمجھنے اور سمجھانے'' کے انداز پر ہے ورنہ اس میں بھی کوئی اختلاف نہیں ہے۔

''مستحبات وفروعی مسائل'' کی ''باتوں'' کو بعض ''جماعتوں'' نے معلوم نہیں کہ کیوں پروان چڑھایا ہے اور آپس کے اختلاف میں شدت پیدا کی گئی ہے حالانکہ ''اصولی اختلاف'' کا حل نکالنے کی کوشش کرنی چاہئے تھی اور اگر یہ حل نکل آتا تو ایک دوسرے کو 'بدمذہب و بددین' بھی کہنا نہ پڑتا۔

اصولی اختلاف

بریلوی و دیوبندی (اہلسنت و جماعت) کی ''صلح کلیت'' (اتحاد و اتفاق) کے درمیان ''اصل اختلاف'' کا باعث تین دیوبندی علماء کی کتابوں میں سے ''چندسطری'' تین کفریہ عبارتیں ہیں جن کو بیان نہیں کیا جاتا اس لئے عوام کو بھی الا ماشاءاللہ اس کا علم ہوگا۔ وہ تین عبارتیں یہ ہیں:

1۔ ''اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ بھی کوئی نبی پیدا ہوتو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئیگا، چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے۔''

(محمد قاسم نانوتوی، تحذیر الناس، ص-28)

2۔ ''شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسد سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے، شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی، فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے۔''

(مولوی خلیل احمد انبیٹھوی، براہین قاطعہ، ص 50-49)

3۔ ''آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ﷺ کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید، عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے''۔

(اشرف علی تھانوی، رسالہ حفظ الایمان، ص-8)

بریلوی مفتیان عظام

معرفت کتاب کا مسودہ نہیں بلکہ پہلا ایڈیشن بریلوی مفتیان عظام کو بھیجا گیا تا کہ امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کی روشنی میں بریلوی و دیوبندی کے درمیان ''اصولی اختلاف'' کی تصدیق ہو سکے جس کو عوام بھول چکی ہے۔

کثیر بریلوی مفتیان عظام نے اپنے اپنے ''تاثرات وتقریظات'' کے ذریعے اس ''اصولی اختلاف'' کی نہ صرف یہ کہ ''تصدیق و تائید'' فرمائی بلکہ ''مستحبات'' اور ''فروعی مسائل'' پر عوام کے امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کے خلاف جاہلانہ ''قول و فعل'' پر ناپسندیدگی اور دکھ کا

اظہار بھی کیا۔تاثرات وتقریظات کا عکس (Scanning) اس کتاب میں موجود ہے جو کہ پڑھنے کے لائق ہے۔

بریلوی مفتیان عظام نے یہ بھی فرمایا کہ جولوگ اعلیحضرت کی تعلیمات جوقرآن واحادیث پرمبنی ہیں عمل نہیں کرتے وہ بریلوی نہیں ہیں۔

کچھ بریلوی مفتیان عظام نے کتاب میں اصلاح کرنے کا حکم دیا تو ''**انانیت**'' کو چھوڑ کر اور ''**اصولی موقف**'' پر رہتے ہوئے تبدیلی کردی گئی اور جو کوئی بھی مزید بہتر بنانے کی رائے دے گا تو اس پر انشاء اللہ عمل کیا جائے گا۔اللہ کریم ان تمام مفتیان حق کی کوشش کوقبولیت عطا فرمائے۔

دیوبندی عالم

''مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دیوبندی'' اپنے مضمون بعنوان ''علماء میں اتحاد اور ہماری کوششیں'' میں بریلوی ''اصولی اختلاف'' کی تائید وتصدیق کر چکے ہیں۔آپ فرماتے ہیں ''مولانا مفتی محمد حسین نعیمیؒ نے مجھ سے اور برادرعزیز مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب سے پوری وضاحت سے یہ کہا تھا کہ ہمارے اور آپ کے درمیان اختلاف کا باعث حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی کتاب ''حفظ الایمان'' کی چند سطری عبارت ہے۔اس عبارت کو بیچ سے نکال دیا جائے تو پھر ہمارے اور آپ کے درمیان عقائد کا کوئی اختلاف نہیں۔اس پر ہم نے ان سے کہا تھا کہ حکیم الامت حضرت تھانویؒ ہمارے سرتاج ہیں،اوران کی اس عبارت کے جو معنی بہت سے حضرات نے بیان کیے ہیں،ہمیں یقین ہے کہ حضرت حکیم الامت حضرت تھانویؒ اس باطل معنی کے مراد لینے سے بالکل بری ہیں۔اور حضرت حکیم الامت جیسی حب رسول ﷺ سے سرشار شخصیت کے بارے میں دور دور امکان نہیں کہ انہوں نے ایسے غلط معنی مراد لیے ہوں۔اس عبارت کے جو صحیح معنی ذرا سی توجہ سے سمجھ میں آ

جاتے ہیں، وہی حضرت کی بھی مراد ہے۔ چنانچہ انہوں نے بعد میں اس کی وضاحت بھی فرمادی تھی اور اس غلط معنی سے مکمل برأت کا بھی دوٹوک اعلان فرمادیا تھا لیکن اگر ان کی اس عبارت کو شائع کرنے سے روک دینا، امت کو پھوٹ سے بچانے، اور ان دونوں مکاتب فکر کو متحد کرنے کا ذریعہ بن سکتا ہے تو یہ بڑی خوشی کی بات ہے۔ اس کی عملی شکل کیا ہوگی؟ اس کے لئے مشورے کی ضرورت ہے۔ ہمیں اور آپ کو مل کر اس کے لئے پیش رفت کرنی چاہئے اور طے یہ ہوا تھا کہ دونوں طرف کے علماء کرام کا اجتماع اس غرض کے لئے بلایا جائے گا لیکن ملک میں اچانک ایسے حالات پیش آئے اور آتے گئے کہ یہ کام آگے نہ بڑھ سکا۔

(''ندائے خلافت'' شمارہ12 تا18 جنوری2013ء/ 2تا8ربیع الاول1434ھ)۔ **اس مضمون کا مکمل عکس صفحہ نمبر113 پر موجود ہے۔**

مضمون پر عمل

اس مضمون کو مدنظر رکھتے ہوئے ''معرفت'' کتاب کا ''حصہ اول'' علیحدہ شائع کیا جارہا ہے جس میں عوام کو آسان انداز میں ''**امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کی روشنی میں جاہلیت اور فرقہ واریت**'' کے متعلق سمجھایا گیا ہے۔ حصہ دوم ''**طریقت وسلوک**'' کے متعلق ہے اس کو علیحدہ اور مکمل کتاب کے ساتھ بھی شائع کیا جاتا رہے گا۔

اس کے ساتھ ساتھ ''**عوام**'' اور ''**علماء**'' سے اس کتاب کے آخر پر چند **گذارشات** کی جارہی ہیں جس کا حل نکالنے کی ہر مسلمان کو دعوت ہے اور یہ بھی التماس ہے کہ نہ تو کتاب میں لکھے لفظوں کی ''**سختیوں**'' پر نظر رہے اور نہ ہی کتابت کی ''**غلطیوں**'' پر بلکہ ''**اصولی موقف ومقصد پر**'' نظر رکھیں تا کہ ''**اصولی مسئلے**'' سے انحراف نہ ہو۔

فقیر محمد عدیل احمد رضوانی

حق

اس کی زبان سے نکلتا ہے

جو

حق

کے ساتھ ہو۔

9یا10 محرم کو قبروں پر مٹی ڈالنا کیسا ہے؟

اللہ تعالیٰ کے قرآن یا نبی کریم ﷺ کے فرمان میں تو نہیں آیا۔

عبادت یا ثواب کا کام بھی نہیں ہے مگر یہاں مذہب جاہل کے

ہاتھ میں ہے جو نہ مانتا ہے اور نہ جانتا ہے۔

نوٹ:۔امام احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ سے سوال کیا گیا کہ "قبر میں سے جس قدر مٹی نکلی وہ سب اس پر ڈال دینا چاہئے یا صرف بالشت یا سوا بالشت قبر کو اونچا کرنا چاہئے؟" تو فرمایا کہ "صرف بالشت بھر (ایک گٹھ)"

(فتاوی رضویہ جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 372)

"(قبر کی) بلندی ایک بالشت (ایک گٹھ) سے زیادہ نہ ہو"

(فتاوی رضویہ جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 425)

9یا10 محرم میں قبر پر مٹی ڈالنا جب کہ قبر ایک بالشت ہو غیر ضروری ہے بلکہ اعلیحضرت امام احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ سے سوال کیا گیا کہ "پُرانی قبر ہو یا جدید (جدید سے مراد جسے بنے ہوئے تھوڑا زمانہ گزرا ہو مگر اس یوم عاشورہ (10 محرم) سے پہلے کی ہو) اس خاص کر عاشورہ کے دن پانی چھڑکنا بہتر ہے؟" تو فرمایا "بعد دفن قبر پر پانی چھڑکنا مسنون ہے اور اگر مرورِ زمان (وقت گذرنے) سے اس کی خاک منتشر ہو گئی ہو اور نئی ڈالی گئی یا منتشر ہو جانے کا احتمال ہو تو اب بھی پانی ڈالا جائے کہ نشانی باقی رہے اور قبر کی توہین نہ ہونے پائے، اس کے لیے کوئی دن معین

نہیں ہوسکتا ہے جب حاجت ہو اور بے حاجت پانی کا ڈالنا ضائع کرنا ہے اور پانی ضائع کرنا جائز نہیں اور عاشورہ کی تخصیص محض بے اصل و بے معنی ہے"۔

(فتاوی رضویہ جلد نمبر 9 ص 373)

"قبر اگر پختہ ہے اس پر پانی ڈالنا فضول و بے معنی ہے یونہی اگر کچی ہے اور اس کی مٹی جمی ہوئی ہے ہاں اگر کچی ہے اور مٹی منتشر ہے تو اس کے جم جانے کو پانی ڈالنے میں حرج نہیں جیسا کہ ابتدائے دفن میں خود سنت ہے"۔ (جلد 9 ص 609)

مٹی ڈالنا معمولی بات ہوگی مگر لوگ قبرستان میں اس کام کے لیے اب مٹی ثواب سمجھ کر بھیج رہے ہیں اور مٹی ڈالنے والوں کو کھانا بھی کھلا رہے ہیں اور مسلمان کا ایک روپیہ بھی غیر ضروری کام میں نہیں لگنا چاہئے۔

سوال: محرم کے مہینے میں مرثیے سننا، ماتم کرنا یا دیکھنا، گھوڑا دیکھنا، شیعہ کے گھر کا کھانا اور ان کی مجالس میں جانا کیسا ہے؟

جواب: ناجائز ہے۔

نوٹ:۔ اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کئے گئے کہ "(1) بعض سنت جماعت عشرہ 10 محرم الحرام کو نہ تو دن بھر روٹی پکاتے ہیں اور نہ جھاڑو دیتے ہیں کہتے ہیں کہ بعد دفن تعزیہ روٹی پکائی جائے گی۔ (2) ان دس دن میں کپڑے نہیں اتارتے ہیں۔ (3) ماہ محرم میں بیاہ شادی نہیں کرتے ہیں"۔ فرمایا "تینوں باتیں سوگ ہیں اور سوگ حرام ہے"۔ (فتاوی رضویہ جلد 24 ص نمبر 488)

"ماہ محرم الحرام و صفر المظفر میں نکاح کرنا منع ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کیوں" تو فرمایا کہ "نکاح کسی مہینے میں منع نہیں" (جلد 11 ص نمبر 265)

”ماہ محرم اور خصوصاً ۹ تاریخ ماہ مذکورہ کی شب میں نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں“۔فرمایا”جائز ہے“(فتاوی رضویہ جلد23 ص نمبر 193)

ماں، باپ، بہن، بیوی اور بھائی وغیرہ کے مرنے پر دُکھ کو سوگ کہتے ہیں اور یہ تین دن تک کرنا جائز ہے مگر شوہر کے مرنے کے بعد بیوی کے لیے سوگ چار ماہ دس دن کا ہوتا ہے۔کسی کا بھی ساری زندگی دکھ کرنا، ماتم کرنا اسکا سیاسی، سماجی اور دنیاوی فرقے کا مسئلہ ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان نہیں۔

بیوقوف لوگ اپنی نئی شادی شدہ بیٹی کو گھر لے آتے ہیں کہ محرم میں میاں بیوی اکٹھے نہیں رہتے، یہ بھی غلط ہے۔

☆ ☆ ☆

امام حسین رضی اللہ عنہ کا فقیر بنانا کیسا ہے؟

سوال: محرم کے مہینے میں گھر گھر یہ کہہ کر مانگا جاتا ہے کہ میں نے منت مانی تھی اگر میرے گھر میں بیٹا پیدا ہوا تو اُس کو کپڑے مانگ کر پہناؤں گی یا کھانا مانگ کر کھلاؤں گی۔

جواب: بی بی مانگنا تو حرام ہے، نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ اگر یہ منت مانتی کہ میں نفل پڑھوں گی، روزہ رکھوں گی، عمرہ کرنے جاؤں گی، کھانا کھلاؤں گی تو ایسی منت جائز تھی۔

نوٹ:۔امام احمد رضا خاں علیہ الرحمتہ نے ارشاد فرمایا کہ”(امام حسین رضی

اللہ عنہ) کا فقیر بن کر بلا ضرورت و مجبوری بھیک مانگنا حرام اور ایسوں کو دینا بھی حرام اور وہ منت مانی کہ دس برس تک ایسا کریں گے سب مہمل (بے کار) و ممنوع (منع) ہے۔حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''گناہ کے کام میں کوئی نذر (منت) نہیں''۔ (فتاویٰ رضویہ جلد نمبر 24 صفحہ 494-493)

☆ ☆ ☆

محرم کے مہینے میں قربانی کا گوشت کھایا جاسکتا ہے۔کوئی گناہ نہیں ہوتا اور جو گناہ کہتا ہے وہ خود گنہگار ہے۔

☆ ☆ ☆

جاہل عورتیں بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا معجزہ چُھپ کر پڑھاتی ہیں حالانکہ معجزات انبیاء کرام کے ہوتے ہیں عورتوں کے نہیں۔

نوٹ:۔ بی بی فاطمہ، بی بی زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور اہلبیت کے معجزات پر کتابیں مل جاتی ہیں جو کہ شیعہ مذہب والوں نے لکھی ہیں۔ہماری عورتیں بھی یہ ''معجزات'' پڑھواتی ہیں اور گھر کے اندر کھانا کھلاتی ہیں۔

جاہل لوگوں کے پرچار اور شور سے ''حق'' چُھپ جاتا ہے اور اگر جہالت کے خلاف نہ بولا جائے تو پھر وہی بات لوگوں کے لئے ''فرض'' بن جاتی ہے اور جاہل پھر کسی کی نہیں سنتے۔

اعلیحضرت امام احمد رضا خاں علیہ الرحمتہ نے فرمایا ''نوحہ ماتم حرام ہے، بیان شہادت حسین ناجائز طور پر جاہلوں میں رائج (رواج) ہے خود ہی ممنوع'' (فتاویٰ رضویہ جلد نمبر 24 صفحہ نمبر 488) ''اگر نماز بھی بطور روافض (شیعوں کی طرح) پڑھی جائے گی ناجائز و ممنوع ہے نہ کہ اوراذ کار مجالس محرم شریف میں

ذکر شہادت شریف جس طرح عوام میں رائج (رواج) ہے جس سے تجدید حُزن (غم تازہ کرنا) ونوحہ باطلہ (جھوٹا رونا) مقصود اور اکاذیب وموضوعات سے تلویث موجود (خود ساختہ اور جھوٹے واقعات بیان کرنا) خود حرام ہے'' (فتاویٰ رضویہ جلد 23 صفحہ نمبر 739) اور اعلیحضرت علیہ الرحمۃ نے شیعہ حضرات بلخصوص رافضیوں تبرائیوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالیاں نکالنے والے) کے بارے میں فرمایا کہ یہ کفار اور مرتدین ہیں اور ان کے بارے میں رسالہ ردُّ الرِّفضۃ (تبرآئی رافضیوں کا رد) لکھا۔ (جلد 14 ص نمبر 249)

بریلوی اہلسنت و جماعت کا شیعوں کے عقائد اور اعمال سے کوئی تعلق نہیں۔

☆ ☆ ☆

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے تین بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں۔ حسن، حسین، محسن، زینب اور ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بعد آپ نے آٹھ عورتوں سے نکاح کیا اور آپ کی انیس کے قریب لونڈیاں تھیں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سترہ بیٹیاں اور چودہ بیٹے تھے اور آپکی نسل جو اولاد حسن و حسین سے ہوئی ان کو ہم سید اور جو اولاد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دوسرے بیٹوں سے ہوئی انکو ہم علوی کہتے ہیں۔

(سیر الصحابہ، تاریخ الخلفاء)

☆ ☆ ☆

ماہِ صفر کے متعلق

بارہ اسلامی مہینے ہیں جیسے ربیع الاول، ربیع الثانی، رمضان، محرم، صفر وغیرہ اور کسی مہینے کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے یہ نہیں فرمایا: ''جس نے مجھے اس مہینے کی آنے یا جانے کی خوشخبری دی میں اسے جنت کی بشارت دیتا ہوں''۔

نوٹ:۔حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا جو شخص مجھ پر قصداً جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ (صحیح مسلم شریف)

گناہ گار یہ نہ سمجھے کہ مہینے کی بشارت دی اور باقی چاہے کسی کی عزت یا مال لوٹ لیا جائے تو گناہ معاف ہوجاتے ہیں اور بندہ جنت میں چلا جائے گا؟

☆ ☆ ☆

صفر کے مہینے کے متعلق جاہل لوگ بغیر حوالے کے کہتے ہیں کہ اس مہینے میں الا بلا اترتی ہے حالانکہ اس ماہ میں کوئی الا بلا نہیں اترتی اور نہ ہی نبی کریم ﷺ نے اس کے بارے میں فرمایا ہے کہ جو مجھے صفر کے مہینے کا ختم ہونے کا بتائے گا میں اسے جنت کی بشارت دیتا ہوں۔

نوٹ: احادیث کی کتاب میں حوالہ موجود ہوتو بتائیں اور تصوف کی کتاب کا حوالہ مستند نہیں ہوتا کیوں کہ ترجمہ کرنے والوں نے بڑی غلطیاں کی ہیں اور نبی کریم ﷺ کا قول ماہِ صفر کی بلاؤں کی وجہ سے ہو کسی اور وجہ سے نہیں۔ **ایمان** والوں کی بات قرآن اور حدیث کے مطابق ہوتی ہے اور ایمان والا ہر ان باتوں، ارادوں، سوچوں، خیالات، نظریات اور عقیدے سے ڈرتا ہے جو کہ قرآن اور حدیث کے خلاف یا مقابلے میں آ جائیں جیسے کہ اگر کوئی کہے کہ صفر کے مہینے میں مصیبتیں یا بلائیں نازل ہوتی ہیں یہ بات قرآن اور حدیث کے خلاف ہے۔

مثنوی شریف

حضرت مولانا روم علیہ الرحمتہ اپنی ''مثنوی'' میں فرماتے ہیں کہ'' حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھے خوشخبری دے گا کہ صفر کا مہینہ ختم ہو گیا ہے اور ربیع الاول کا مہینہ شروع ہو گیا ہے۔ قیامت میں، اس کا سفارشی بنوں گا کیونکہ آپ ﷺ کو معلوم ہو گیا تھا کہ آپ نے ربیع الاول میں دنیا سے جانا ہے''۔ اس واقعہ میں بھی صفر کے مہینے کی بلاؤں کا ذکر نہیں ہے اور حوالہ بھی موجود نہیں ہے۔

رکنِ دین

اس کتاب میں لکھا ہے کہ'' یہ مہینہ نزولِ بلا کا ہے۔ تمام سال میں 10 لاکھ 80 ہزار بلائیں نازل ہوتی ہیں ان میں سے 9 لاکھ 20 ہزار بلائیں خاص ماہِ صفر میں نازل کی جاتی ہیں۔ چنانچہ احادیث میں آیا ہے کہ جو کوئی ماہ صفر کے گذرنے کی خوشخبری سنائے میں اسکو جنت میں داخل ہونے کی بشارت دیتا ہوں۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لغزش اسی ماہ ہوئی۔ حضرت خلیل علیہ السلام آگ میں اسی ماہ میں ڈالے گئے۔ حضرت ایوب علیہ السلام اسی ماہ میں

مبتلائے بلا ہوئے تو حضرت زکریا و یحییٰ و جرجیس و یونس و حضرت محمد ﷺ سب مبتلائے بلا اسی ماہ میں ہوئے۔ حضرت ہابیل بھی اسی ماہ شہید ہوئے۔ اگر اس ماہ میں چار رکعت نفل اللہ کے لئے پڑھ لئے جائیں تو اللہ تعالیٰ اس کو ہر بلا اور آفت سے محفوظ رکھے گا اور ثواب عظیم عطا فرمائے گا'' (راحت القلوب)

نوٹ:- پہلی بات کتاب راحت القلوب چشتیہ سلسلہ کے بزرگوں سے غلط منسوب ہے۔ دوسری بات بلا تو ایک ہی کافی ہوتی ہے مگر نہ بلا کی تفصیل، نہ رنگ اور نہ شکل۔ تیسری بات کہ کسی حدیث کا حوالہ نہیں۔ تصوف کی کتاب کا حوالہ دیا گیا ہے اور آخری بات کہ 4 نفل پڑھنے سے ساری بلائیں ٹل جاتی ہیں مگر کیا انبیاء کرام کو ان نوافل کا پتا نہیں تھا؟ وہ خود ساری زندگی آزمائش میں رہے اور امت کو سمجھا گئے کہ زندگی میں یہی بندگی کا طریقہ کار ہے۔ مگر جاہل ملا اور پیر اب تک بلاؤں کا بیان کرتے ہیں۔ اللہ کریم ھدایت عطا فرمائے۔

یہ ایسے ہی ہے جیسے امام احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ نے فرمایا ''آخری چہار شنبہ (آخری بدھ) کی کوئی اصل نہیں، نہ اس دن صحت یابی حضور ﷺ کا کوئی ثبوت بلکہ مرض اقدس جسمیں وفات مبارک ہوئی اس کی ابتداء اسی دن سے بتائی جاتی ہے'' (فتاویٰ رضویہ جلد 23 صفحہ نمبر 271) لیکن جاہل لوگ اس دن سیر کرنے جاتے ہیں اور کچھ کتابوں میں سیر کرنے کا بھی لکھا ہوا مل جائے گا جو کہ غلط ہے۔

کتاب ''مومن کے ماہ وسال'' میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے صفر کے مہینے کے بارے میں ساری احادیث اکٹھی کی ہیں اور اس میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول بھی نقل کیا ہے کہ ''لاصفر'' یعنی بدشگونی کچھ نہیں (مسلم شریف)

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں بھی اس صفر کے مہینے کے بارے میں توہم پرستی کی باتیں تھیں جو کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب میں بیان کی ہیں وہی باتیں اب ہمارے جاہل لوگوں نے کرنی شروع کر دی ہیں۔تو ہم پرستی کی وبا عام ہے اس کا علاج ایمان والوں کوتعلیم دینے سے آئے گا۔

☆ ☆ ☆

بلا عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے آزمائش۔

آزمائش ہر نبی وصحابی ،اہل بیت ،ولی ،ایمان والے اور کافر کی بھی ہوتی ہے اور آزمائش مومن کے لئے صبر وشکر،توکل اور یقین کا ذریعہ بنتی ہے اور کافر کے لئے مزید کفر کا ذریعہ بنتی ہے۔

اللہ جل شانہ نے ارشادفرمایا:۔و لنبلونکم (البقرة-155)

''ضرور ہم تمہیں''بلا'' یعنی آزمائیں گئے''۔اس لئے انسان ، ہر وقت، ہر دن اور ہر مہینے آزمائش میں ہوتا ہے اور آزمائش بندگی کی نشانی ہے جیسے حضرت زکریا علیہ السلام کو آرے سے چیرا گیا۔امام حسین رضی اللہ عنہ کو کربلا کے میدان میں شہید کیا گیا۔فرعون نے

اپنی سلطنت بچانے کے لئے کم و بیش 150000 بچے قتل کئے تا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام پیدا نہ ہوں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا" **یہ تمھارے رب کی طرف سے بڑی بلا (آزمائش) تھی**"۔ (البقرہ-49) باپ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے جب اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام پر چُھری چلائی تو اللہ کریم نے فرمایا" **یہ تیری کھلم کھلا بلا (آزمائش) تھی**"(الصفٰت-106)

اس لئے جان لے کہ ہر بندہ ہر وقت بلا (آزمائش) کا شکار ہے کیونکہ اللہ کریم اپنے بندے کو ہر دم آزما رہا ہے۔ ہر کام جو بھی کوئی شریعت کے خلاف کر رہا ہے وہ جہنم کی آگ کما رہا ہے اور جو کام دین کے مطابق کر رہا ہے وہ جنت کی نعمتیں کما رہا ہے۔ یہ الا بلا یعنی آزمائش اللہ کے حکم سے آتی ہیں اور اسی کے حکم سے چلی جاتی ہیں۔ وقتی طور پر انسان کو پرکھا جاتا ہے مگر قبر، قیامت اور جہنم کے عذاب ان سب بلاؤں سے بڑھ کر بلا ہیں۔ اس دنیا میں غلط اور درست، حرام و حلال، جائز و ناجائز، حق و ناحق اور اچھا و برا سب ملا دئے گئے ہیں اور ہم نے اللہ کا نام لے کر اللہ ہی کی توفیق سے ہمیشہ حق کو دیکھنا اور سننا ہے۔ جاہلوں پر بندوق رکھ کر بریلوی علمائے کرام پر تہمت نہ لگائیں کیونکہ یہ جاہل سب کے لئے آزمائش ہیں۔

توھم پرستی

1۔ جہالت کا ایک مطلب گمراہی اور پریشان ہونا ہے۔جیسے لوگ کہتے ہیں رات کو قینچی نہیں چلانی، گھر میں دو اکٹھے جھاڑو نہ دیں، جوتا، جھاڑو یا چارپائی الٹی ہونا گناہ ہے۔کالی بلی آگے سے گزر جائے تو نقصان ہوتا ہے۔

2۔سارے دن اللہ تعالی کے ہیں ۔ ہفتہ، اتوار، پیر، منگل، بدھ، جمعرات، جمعہ۔ یادرکھو نہ منگل میں سنگل پڑتے ہیں اور نہ ہی یہ کہ صرف بدھ کو کام سُدھ ہوتے ہیں۔کچھ لوگ منگل اور بدھ کو شادی بیاہ نہیں کرتے کہ مشکل آجاتی ہے ایسی بھی کوئی بات نہیں۔ کچھ منگل کو ہی صدقہ کرتے ہیں ایسی بھی کوئی حدیث نہیں کہ صدقہ صرف منگل کو کرو بلکہ جب مرضی کرو۔ جمعہ کے دن کی فضیلت قرآن وحدیث میں ہے مگر نیک اعمال جب مرضی کرو۔

3۔سورج اور چاند گرہن اللہ تعالی کی نشانیاں ہیں اس کا تعلق کسی الا بلا سے نہیں۔نہ ہی سورج گرہن کے وقت حاملہ عورت کے

بچے کو نقصان ہوتا ہے اور نہ ہی یہ کہ اس دن صفائی نہیں کرنی۔ جو سورج اور چاند کی پوجا کرنیوالے تھے ان کے لیے اس دن کوئی ڈر ہوگا۔ ہم تو صرف اللہ کریم سے ڈرتے ہیں اور نبی کریم ﷺ کی تعلیمات پر چل کر نماز کسوف پڑھ سکتے ہیں۔ چانداور سورج گرہن کے بارے میں سنی سنائی باتیں قرآن وحدیث کے خلاف کرنے والا سخت گناہ گار ہے۔

نوٹ:۔ جاہل لوگ اور بعض پڑھے لکھے بھی توہم پرست ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں جب فتوحات ہورہی تھیں تو کافر لوگ دریائے نیل میں عورت کو دریا کی بھینٹ کرتے تھے تو دریا میں پانی آتا تھا ورنہ نہیں آتا تھا لیکن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دریائے نیل کے نام رقعہ لکھا کہ اگر تو اپنی مرضی سے چلتا ہے تو نہ چل اور اگر اللہ کی مرضی سے چلتا ہے تو عمر تجھ کو چلنے کا حکم دیتا ہے تو دریائے نیل چل پڑا۔ جب کوئی قوم لا الہ الا اللہ چھوڑ دیتی ہے تو پھر اللہ ان کو ان کے وہم والے عقیدے پر چھوڑ دیتا ہے اور وہ ہر شے سے ڈرتی ہے اور جب لا الہ الا اللہ کو سمجھ جاتی ہے تو صرف نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کو حرزِ جان بنا کر اسی پر عمل کرتی ہے پھر ہر شے ان سے ڈرتی ہے۔

☆ ☆ ☆

عید میلاد النبی ﷺ کے متعلق

عید میلاد النبی ﷺ ''منانا'' یا ''منانا واپنانا'': پوچھا فرق کیا ہے؟

منانا: آج کل کچھ لوگ قائد اعظم یا علامہ اقبال ڈے کی طرح مناتے ہیں اور بے سمجھ لوگ بسنت اور ویلنٹائن ڈے کی طرح۔

منانا واپنانا: میلاد منانے کا مطلب ہے کہ ہمیں اپنے نبی کریم ﷺ کی تشریف آوری کی خوشی ہے اس کا شریعت کے مطابق اظہار کرنا اور اپنانے کا مطلب یہ ہے کہ ہر گناہ سے توبہ کرتے ہوئے اپنے آپ سے وعدہ کرنا کہ نبی کریم ﷺ کی محبت کے قرض میں ان کا ہر انداز اپنانے کی کوشش کروں گا۔

سوال: میلاد منانا کیا ہے؟

جواب: عید میلاد النبی ﷺ کیلئے لفظ منانا ہو یا اپنانا دونوں جائز ہیں۔ میلاد منانا مستحب عمل ہے اگر نہ منایا جائے تو کوئی گناہ نہیں ''اب **مجلس میلاد مبارک مطلقاً ناجائز کہنے والے نہیں مگر وہابیہ**''۔ **(جلد 6 صفحہ 587)**

سوال: اگر کوئی میلاد منائے اور نماز نہ پڑھے؟

جواب: اعلیحضرت علیہ الرحمۃ نے بھی ایک سوال ''**ایک شخص وظیفہ پڑھتا ہے اور نماز نہیں پڑھتا ہے یہ جائز ہے یا ناجائز**'' کے جواب میں فرمایا ''جو وظیفہ

پڑھے اور نماز نہ پڑھے فاسق و فاجر مرتکب کبائر ہے اُس کا وظیفہ اس کے منہ پر مارا جائے گا، ایسوں ہی کو حدیث میں فرمایا ہے، بہتیرے قرآن پڑھتے ہیں اور قرآن انہیں لعنت کرتا ہے والعیاذ باللہ''۔ (جلد نمبر 6 صفحہ 223) اور ایسے ہی ایک سوال کہ'' بے نمازی مسلمان کے گھر میلاد شریف کی محفل میں شریک ہونا یا پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟'' فرمایا'' مجلس میلاد شریف نیک کام ہے اور نیک کام میں شرکت بری نہیں، ہاں اگر اس کی تنبیہہ کیلئے اس سے میل جول یک لخت چھوڑ دیا ہو تو نہ شریک ہوں یہی بہتر ہے''۔ (جلد نمبر 23 صفحہ 736)

سوال: کیا میلاد شریف کے وقت حضور ﷺ تشریف لاتے ہیں؟

جواب: '' تشریف آوری حضور ﷺ کے اختیار ہے اور قیام تعظیمی ذکر قدوم شریف کے لئے ہے''۔ (فتاوی رضویہ جلد نمبر 14 صفحہ 669)

سوال: درودوں میں سے افضل درود کون سا ہے؟

جواب: '' سب درودوں سے افضل درود وُہ ہے جو سب اعمال سے افضل یعنی نماز میں مقرر کیا گیا ہے''۔ (فتاوی رضویہ جلد نمبر 6 صفحہ 183)

سوال: مخالفِ شرع مثلاً ڈاڑھی کترواتا یا منڈواتا ہو، تارکِ صلوۃ ہو اس سے میلاد (نعت) پڑھوانا کیسا ہے؟

جواب: امام احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ نے فرمایا'' افعال مذکورہ سخت کبائر ہیں اور ان کا مرتکب اشد فاسق و فاجر مستحق عذاب یزداں وغضب رحمٰن اور دنیا میں مستوجب ہزاراں ذلت و ہوان، خوش آوازی (نعت خوانوں کو) خواہ کسی علتِ نفسانی کے باعث اسے منبر و مسند پر کہ حقیقتہً مسندِ حضور پُر نور سید عالم ﷺ ہے تعظیماً بٹھانا اس سے مجلس مبارک پڑھوانا حرام ہے، فاسق (گندے) کو آگے کرنے میں اسکی تعظیم ہے حالانکہ بوجہ فسق (گناہ) لوگوں پر شرعاً اسکی

توہین (ذلیل) کرنا واجب اور ضروری ہے''۔(جلد نمبر 23 صفحہ 734)

سوال: منکراتِ شرعیہ پر مشتمل میلاد کیسا ہے؟

جواب: امام اعلیحضرت علیہ الرحمۃ نے فرمایا ''وہ پڑھنا سننا جو منکراتِ شرعیہ پر مشتمل ہو، ناجائز ہے جیسے روایاتِ باطلہ و حکایاتِ موضوعہ و اشعار خلافِ شرع خصوصاً جن میں توہینِ انبیاء و ملائکہ علیہم الصلوۃ والسلام ہو کہ آجکل کے جاہل نعت گویوں کے کلام میں یہ بلائے عظیم بکثرت ہے حالانکہ وہ صریح کلمہ کفر ہے''۔ (فتاویٰ رضویہ جلد نمبر 23 صفحہ 722)

سوال: کسی نے کہا کہ یہ **دین** پیشہ وروں کے ہاتھ میں آکر کاروبار، نوکری اور مجبوری بن گیا ہے۔ یہ مولوی حضرات، امام، نعت خواں، قوال، پیر، گدی نشین بھی پیشہ ور بھکاری ہیں، نعت خواں پیسوں پر لڑ رہے ہیں۔ سپیکر پر لڑائی ہو رہی ہے اور تقریر رکھنے رکھوانے پر لڑائی ہے۔ محفل میں آنے سے پہلے رقم کا تقاضا کیا جاتا ہے۔ جاہل لوگ نبی کریم ﷺ کے میلاد کا مذاق اڑواتے ہیں۔ ایک دن میلاد مناتے ہیں اور سارا سال نماز نہیں پڑھتے۔

جواب: علمائے کرام نے امامت و خطابت کے لیے ''ہدیہ'' جائز فرمایا ہے اور اگر ہماری عوام ان کو اچھا نہیں سمجھتی تو خود علم حاصل کر کے دین پر عمل کرے اور کسی گندے بندے کا ساتھ نہ دے وگرنہ پوچھ تو سب کی ہوگی۔

اعلیحضرت سے سوال کیا گیا کہ ''میلاد شریف جس کے یہاں ہو وہ پڑھنے والے کی دعوت کرے تو پڑھنے والے کو (کھانا) چاہئے یا نہیں؟ اور اگر کھایا تو پڑھنے والے کو کچھ ثواب ملے گا یا نہیں؟'' تو آپ نے فرمایا ''پڑھنے کے عوض کھانا کھلاتا ہے تو یہ کھانا نہ کھلانا چاہیئے، نہ کھانا چاہیئے اور اگر کھائے گا تو یہی کھانا

اس کا ثواب ہو گیا اور ثواب کیا چاہتا ہے بلکہ جاہلوں میں جو یہ دستور ہے کہ پڑھنے والوں کو عام حصوں سے دونا دیتے ہیں اور بعض احمق پڑھنے والے اگر ان کو اوروں سے دونا نہ دیا جائے تو اس پر جھگڑتے ہیں یہ زیادہ لینا دینا بھی منع ہے اور یہی اسکا ثواب ہو گیا"۔ (فتاوی رضویہ جلد نمبر 21 صفحہ نمبر 662)

سوال: نبی مکرم ﷺ رحمۃ للعٰلمین ہیں مگر چور کے ہاتھ کاٹنا، زانی کو رجم کرنا، شرابی کو دُرے لگوانا۔ کیا یہ بھی رحمۃ للعٰلمینی کا حصّہ ہے؟

جواب: نبی کریم ﷺ کی رحمت اُن کی تعلیمات میں ہے جو کوئی بھی تعلیم پر عمل کرے گا رحمت پائے گا اور جو کوئی عمل نہ کرے گا دنیا و آخرت میں خسارہ پائے گا۔ نبی کریم ﷺ دنیا میں اللہ کے حکم پر چور کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیتے ہیں۔ اس لئے "شفاعت" کا مفہوم ہرگز غلط نہ سمجھا جائے کہ جتنے مرضی گناہ کر لو کل قیامت والے دن نبی کریم ﷺ اللہ کریم سے بچالیں گے۔

سوال: کچھ لوگ نعت سن کر بڑا روتے ہیں مگر نماز وغیرہ نہیں پڑھتے اور اس رونے کی کیفیت کو بڑا اچھا سمجھتے ہیں اور جو مقرر عوام کو رُلائے اس کو کامیاب مقرر سمجھا جاتا ہے؟

جواب: نعت سن کر اور تقریر سن کر رونا اور بات ہے مگر نعت سن کر بدلنا اور بات ہے یعنی نبی کریم ﷺ کی محبت میں ڈھل جانا۔ بات سمجھ میں آ جائے تو کبھی کبھی چھوٹا سا مفہوم اللہ تعالی کی عنایات سے زندگی کا انداز بدل دیتا ہے۔

اعلیحضرت علیہ الرحمۃ کی تعلیمات کے مطابق

اعلیحضرت کی تعلیمات کے مطابق منکراتِ شرعیہ جیسے چوری کی بجلی سے پورے پاکستان میں میلاد، Black Marketing یا جوا جیت کر میلاد

کروانے والے کا میلاد، بھی جائز نہیں۔ بعض نعتیں کفریہ بول رکھتی ہیں، ایسے ہی ڈاڑھی نہ رکھنے والے کا نعت پڑھنا، حرام کے پیسوں سے میلاد اور جو کچھ بھی شرع کے خلاف ہوگا وہ میلاد منانے والے کے منہ پر مارا جائے گا۔

المیہ اس بات کا ہے کہ عوام

آج کل نبی کریم ﷺ کے میلاد کو جشن کی طرح مناتے ہیں مگر عبادت کی طرح نہیں حالانکہ عید الفطر و عید الضحیٰ کے دن میرے نبی کریم ﷺ نے پانچ نمازوں کے علاوہ ایک نماز زائد پڑھی اور ہم عید میلاد پر ایک نماز بھی نہیں پڑھتے جو کہ جائز نہیں۔ جھنڈیاں لگائی جاتی ہیں۔ پہاڑیاں بنائی جاتی ہیں۔ میلاد منایا گیا اور پھر اسی جگہ پر گانے گائے گئے۔ میلاد کو پریشانیوں کا حل سمجھ لیا گیا اور نبی کریم ﷺ کی باقی تعلیمات پر عمل ختم ہو گیا۔ میلاد کو لوگ **بسنت اور ویلنٹائن** ڈے کی طرح مناتے ہیں یعنی یہ خوشی کا تہوار بن گیا اور ایمانی بات ختم ہو گئی جیسے ایک جگہ پر لوگوں نے خانہ کعبہ کا بڑا سا ماڈل بنایا۔ طواف شروع ہو گیا۔ وہاں دودھ کی سبیل لگا لی۔ لوگوں نے پیسے پھینکنے شروع کر دئے۔ کچھ ملاؤں سے بات کی تو کہنے لگے کہ ان کو اب آ کر نبی کریم ﷺ بھی نہیں سمجھا سکتے۔ نعوذ باللہ۔

اہلسنت وجماعت (بریلویوں) پر الزام

کوئی اگر بریلوی مسلک کے خلاف ان جاہلوں کی وجہ سے جھوٹا شور ڈال کر بدعتی کہے تو جان لے کہ حضرت امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمۃ جو کے اشرف علی تھانوی کے پیر و مرشد ہیں ان کا فرمان ہے کہ **''مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولود میں شریک ہوں بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر منعقد کرتا ہوں'' (کلیات امدادیہ۔ صفحہ 80)** اور پہلے اشرف علی تھانوی خود بھی مولود کی محفل میں شریک ہوتے تھے۔

☆ ☆ ☆

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت

حضور علیہ الصلوۃ والسلام بشر ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ جسم رکھتے ہیں۔ کھاتے پیتے ہیں۔ شادی کرتے ہیں اور اولاد بھی پیدا ہوتی ہے۔

حضور علیہ الصلوۃ والسلام ہمارے جیسے نہیں ہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی آتی ہے۔ قرآن اترتا ہے۔ اللہ تعالی ان کو رحمتہ للعالمین، مزمل اور مدثر فرما رہا ہے اور ان پر اللہ تعالی درود بھیجتا ہے۔ ان کو معراج کی رات اپنا دیدار بھی کروایا۔

سینکڑوں قرآن کی آیات آپ کی شان میں اتریں۔ آپ کے بال کی توہین بھی کفر ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کی بھی کوئی حد نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تصرفات کی بھی کوئی حد نہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت، نورانیت اور بشریت بے مثال ہے۔

"ان کو بشر یا انسان کہہ کر پکارنا یا حضور علیہ السلام کو یا محمد یا کہ اے ابراہیم کے باپ یا اے بھائی باوا وغیرہ برابری کے الفاظ سے یاد کرنا حرام ہے اور اگر اہانت کی نیت سے پکارا تو کافر ہے"۔

(جاءالحق-168)

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارے لئے باپ کی طرح ہوں یا عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا جب عمرہ پر جارہے تھے کہ اے میرے بھائی میرے لئے بھی دعا کرنا (مسند احمد) یہ اور بات ہے لیکن کسی بھی صحابی نے سرکار دو عالم ﷺ کو اے بھائی یا اے باپ نہیں کہا بلکہ جب بھی عرض کی یا رسول اللہ کہا کرتے۔

بشریت کا تعلق عقیدے کے لحاظ سے

اعلیحضرت علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ "انبیاء کرام علیہم الصلوۃ و السلام کی بشریت جبریل علیہ الصلوۃ والسلام کی ملکیت سے اعلیٰ ہے، بشریت کے ساتھ یوحی الی غیر متناہی فرق ہے۔ بشریت سے مقصود خلق کا ان سے انس حاصل کرنا اور ان سے فیض پانا ہے۔ ان کا کھانا، پینا، سونا یہ افعال بشری اس لیے نہیں کہ وہ ان کے محتاج ہیں بلکہ یہ افعال بھی اقامت وسنت و تعلیم امت کے لیے تھے کہ ہر بات میں طریقہ محمودہ لوگوں کو عملی طور سے دکھائیں جیسے ان کا سہو و نسیان حدیث میں ہے: انّی لا انسی و لکن لیستن بی ۔

ترجمہ: میں بھولتا نہیں بھلایا جاتا ہوں تاکہ حالت سہو میں امت کو طریقہ سنت معلوم ہو۔

قرآن پاک فرماتا ہے۔ **قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی**

یہ قول حضور اقدس ﷺ نے اپنی طرف سے نہ فرمایا بلکہ اس کے فرمانے پر مامور ہوئے جس کی حکمت تعلیم تواضع وتانیس امت وسد غلو نصرانیت ہے۔ اول، دوم، ظاہر اور سوم یہ کہ مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کو ان کی امت نے ان کے فضائل پر خدا اور خدا کا بیٹا کہا پھر فضائل محمد یہ ﷺ علی صاحبہا افضل الصلوۃ والتحیۃ کی عظمت شان کا اندازہ کون کرسکتا ہے، یہاں اس غلو کے سد باب کے لئے تعلیم فرمائی گئی کہ کہو کہ میں تم جیسا بشر ہوں خدا یا خدا کا بیٹا نہیں، ہاں یوحیٰ الٰی رسول ہوں۔ دفع افراط نصرانیت کے لیے پہلا کلمہ تھا اور دفع تفریط ابلیسیت کے لیے دوسرا کلمہ اسی کی نظیر ہے، جو دوسری جگہ ارشاد ہوا: **قل سبحٰن ربی ھل کنت الا بشرا رسولا** ترجمہ: تم فرمادو پاکی ہے میرے رب کو، میں خدا نہیں میں تو انسان رسول ہوں۔

انھیں دونوں کے دفع کو کلمہ شہادت میں دونوں لفظ کریم جمع فرمائے گئے:

اشھد انّ محمدا عبدہٗ ورسولہ۔

ترجمہ: میں اعلان کرتا ہوں حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ بندے ہیں خدا نہیں، رسول ہیں خدا سے جدا نہیں۔

(فتاوٰی رضویہ جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 665 سے 659)

بشریت کا تعلق عمل اور مسائل کے لحاظ سے

اعلیحضرت علیہ الرحمۃ نے جو یہ فرمایا کہ بشریت سے مقصود خلق کا ان سے انس حاصل کرنا اور ان سے فیض پانا ہے۔ ان کا کھانا، پینا، سونا یہ افعالِ بشری

اس لیے نہیں کہ وہ اس کے محتاج ہیں بلکہ یہ افعال بھی اقامت وسنت و تعلیم امت کے لیے تھے۔

نبی کریم ﷺ کی بشریت ہی سے شریعت بنتی ہے اور شریعت کو ہی صراط مستقیم کہا جاتا ہے۔ شریعت میں فقہ کی رو سے فرض، واجب، سنت اور مستحب بنتے ہیں جن پر عمل کرنا سرکار دو عالم ﷺ کے دین کو زندہ کرنا ہے اور حرام، مکروہِ تحریمی و مکروہِ تنزیہی کو چھوڑنا ہی اللہ کے حکم کو ماننا ہے۔ جس کو ان کا علم نہیں اس کی نماز روزہ وغیرہ بھی نامکمل ہیں۔

بشری تقاضوں کے متعلق لوگوں کا خیال ہے جیسے (1) ایک عورت نے ''بخاری شریف'' پڑھی تو وہاں پر حیض، نفاس اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا بیویوں سے تعلق کو پڑھا تو کہنے لگی کتنی گندی کتاب ہے۔ (نعوذ باللہ)۔

(2) ایک DSP کہنے لگا میں حدیث نہیں مانتا کہ ''نبی'' جنبی حالت میں ہو اور نماز کیلئے آجائے تو یا صبح کو اٹھ کر غسل کرے وہ احادیث کا انکار کر رہا تھا۔

(3) ایک پیر صاحب کے گھر میں بیٹا پیدا ہوا تو انہوں نے مٹھائی بانٹی تو ان کا ایک مرید کہنے لگا کہ یہ بھی وہی کرتے ہیں جو ہم کرتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ کی بشریت پر عمل کردار کے لحاظ سے

نبی کریم ﷺ کی پیروی، اتباع، اسوۂ حسنہ پر عمل اور ان کی اطاعت اس صورت میں ہو گی جب کہ ہم ان کی بشریت والی تعلیم پر عمل کریں گے اور بشریت میں حکمت، دانائی، صبر، شکر، توکل، یقین سب کچھ شامل ہے۔ اسی طرح ہر مسلمان کو نبی کریم ﷺ کی سیرت پر چلتے ہوئے ہر آزمائش میں تکلیف میں پورا اترنا ہے۔ معاشرتی، معاشی، دینی و روحانی معاملات میں نبی کریم ﷺ کے

طریقے کو چھوڑنے والا دین پر عمل بھی چھوڑ چکا ہوتا ہے۔

نبی کریم ﷺ بھی کھاتے پیتے ہیں۔شادی کرتے ہیں۔اولاد بھی ہے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی تکلیف محسوس ہوتی ہے جب ان کی اولاد (ابراہیم رضی اللہ عنہ) دنیا سے جاتے ہیں تو آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ جب آپ ﷺ کی بیٹیوں کو عتبہ اور عتیبہ ابولہب کے بیٹوں نے طلاق دی تو دکھ محسوس ہوا۔

نبی کریم ﷺ بھی بندگی کرتے ہیں۔نماز،روزہ،زکوۃ حج جیسے فرائض بھی ادا کرتے ہیں اور تہجد کی نماز بھی ان پر فرض ہے۔

نبی کریم ﷺ کو بھی آزمایا جاتا ہے اور اللہ کریم نے ہر نبی کو آزمایا ہے اور جتنا نبی کریم ﷺ کو آزمایا گیا کسی بھی نبی کو نہیں آزمایا گیا۔نبی کریم ﷺ کو بھی بخار چڑھ جاتا ہے۔نبی کریم ﷺ کا بھی احد کے میدان میں خون نکل آتا ہے۔ نبی کریم ﷺ بھی رو رو کر دعائیں کرتے ہیں اور فرماتے ہیں:

افلا کون عبداً شکوراً کیا میں اللہ کا شکر گذار بندہ نہ بنوں۔

نبی کریم ﷺ کے بشری تقاضے کو سکھانے اور سمجھانے میں اسقدر بے رخی برتی گئی اور معجزات اس قدر بیان کئے گئے کہ لوگوں کے دین میں سے بشریت پر عمل ختم ہو گیا۔معجزات تو ہم دکھا نہیں سکتے مگر نبی کریم ﷺ کی تعلیمات پر عمل کر کے اپنی ساری زندگی معجزاتی ضرور بنا سکتے ہیں۔

☆ ☆ ☆

نبی مکرم ﷺ کی نورانیت

نبی مکرم ﷺ نور ہیں یا بشر؟ جیسے روح جسم سے جدا نہیں، اللہ تعالیٰ کی صفات اللہ تعالیٰ سے جدا نہیں۔ ایسے ہی نبی مکرم ﷺ کے معجزات، روحانیت، علم، حکمت اور نورانیت بھی ان سے جدا نہیں جو اللہ تعالیٰ نے انکو عطا کی۔ ہم ہر اس حدیث اور قرآن کی آیات یا آیت کی تفسیر پر ایمان لائے جس میں نبی محترم ﷺ کو بشر اور نور فرمایا گیا۔ لفظ نور کی کیفیت، رنگ، شکل کا مذاق اڑانا ٹھیک نہیں۔ نور سے روشنی لینی ہے تو نبی کریم ﷺ کی تعلیمات پر عمل کر تجھے بھی نور مل جائے گا۔ قرآن پاک میں ہے کہ ''جس کا سینہ اسلام کے لیے اللہ تعالیٰ کھول دے وہ بھی اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے''۔ (الزمر۔22)

نوٹ: اہلسنت و جماعت (بریلوی) کا عقیدہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی بشریت کا انکار ''کفر'' ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانیت کا انکار ''گمراہی'' ہے۔ سرکار دو عالم ﷺ ''بے مثال نوری بشر'' ہیں۔

اعلیٰحضرت امام احمد رضا خاں علیہ الرحمتہ نے **فتاوی رضویہ جلد نمبر 30** میں

''صلات الصفاء فی نور المصطفیٰ'' کے نام سے رسالہ تصنیف فرمایا ہے اور حضرت مفتی احمد یار خاں نعیمی علیہ الرحمتہ نے ''رسالہ نور'' کے نام سے ایک کتاب تصنیف فرمائی ہے جس میں قرآن کی آیات ''احادیث'' مفسرین کرام کی آراء، دیوبندی مکتبہ فکر کے علماء کے قول سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانیت ثابت کی ہے۔

اعلیحضرت علیہ الرحمتہ اپنے **فتاوی رضویہ جلد نمبر 30 ص نمبر 680 میں** فرماتے ہیں ''**بالجملہ حاصل حدیث یہ ٹھہرا کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کو اپنی ذات کریم سے پیدا کیا یعنی عین ذات کی تجلی بلاواسطہ ہمارے حضور ہیں باقی سب ہمارے حضور کے نور وظہور ہیں۔**''

پھر جلد نمبر 30 ص نمبر 682 پر فرمایا۔ ''**یہ کسی مسلمان کا عقیدہ کیا گمان بھی نہیں ہوسکتا کہ نور رسالت یا کوئی چیز معاذ اللہ ذات الٰہی کا جز یا اس کا عین ونفس ہے ایسا اعتقاد ضرور کفر وارتداد۔**''

حضرت مفتی احمد یار خاں نعیمی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں ''**نبی کے نور ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ حضور خدا کے نور کا ٹکڑا ہیں، نہ یہ کہ رب کا نور حضور کے نور کا مادہ ہے، نہ کہ حضور خدا کی طرح ازلی ابدی ذاتی نور ہیں، نہ یہ کہ رب تعالیٰ حضور میں سرایت کر گیا ہے تاکہ کفر وشرک لازم آئے بلکہ صرف یہ معنی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بلاواسطہ رب سے فیض حاصل کرنے والے ہیں اور تمام مخلوق حضور کے واسطے سے رب کا فیض لینے والی ہیں۔**'' (جاء الحق)

1۔ نور کا سمجھانا مشکل کام ہے جن کے پاس علم ہو وہ تو بات کرسکتا ہے وگرنہ جاہل نورِ رسالت کو ازلی ابدی مان کر کافر بھی ہوسکتا ہے۔

2۔اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن پاک کو،توریت کو، ہدایت کو، دین اسلام کو، فرشتوں کو، نبی کریم ﷺ کونور بتلایا اوراللہ کریم خودبھی **نور السموات و الارض** ہیں۔اللہ کریم ازلی اورابدی اور باقی اس کے بنانے سے ہیں۔

3۔عوام کیلئے صرف اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ ہم ہراس حدیث اورقرآن کی آیت پر ایمان لائے جسمیں نبی کریم ﷺ کو ''بشر'' اور ''نور'' فرمایا گیا ہے۔

☆ ☆ ☆

نبی مکرم ﷺ کی روحانی زندگی

کیا نبی مکرم ﷺ زندہ ہیں؟ کیا آپ ﷺ کے پاس ملک الموت نہیں آیا؟ کیا آپ ﷺ کو نہلایا، کفنایا، دفنایا یا قبر میں رکھا نہیں گیا اور آپ ﷺ کا مزار اقدس مدینے میں نہیں؟ پھر بھی زندگی؟

جی ہاں نبی کریم ﷺ قبر میں بھی ہمارے لیے رحمت ہیں اور یہ زندگی روحانی اور برزخی زندگی کہلاتی ہے اور یہ کہنا کہ نبی کریم ﷺ نعوذ باللہ مرکرمٹی ہو گئے ہیں کفر ہے۔

نــوٹ :۔عربی میں مات، یموت وغیرہ کے لفظ مردے کیلئے استعمال کئے جاتے ہیں۔کسی کے مرنے کے بعد لوگ یہ کہتے ہیں کہ کیا مرگیا' انتقال کر گیا، وصال کر گیا، عالم برزخ میں چلا گیا، قبر میں سما گیا۔جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بات آئے گی تو ہم سب سے اچھی بات ان کیلئے بولیں گے جیسے اعلیحضرت امام احمد رضا خاں علیہ الرحمتہ نے قرآن پاک میں جب نبی کریم ﷺ سے خطاب ہوا کہ **انك میت وانھم میتون** تو آپ نے شاندار ترجمہ کیا۔

''بے شک تمھیں (اے محبوب) انتقال فرمانا ہے اور ان (کافروں) کو بھی مرنا ہے''۔(الزمر۔30)

ہم مانتے ہیں کہ ملک الموت حضور ﷺ کے پاس آئے اور جان قبض کی۔ آپ ﷺ کو غسل بھی دیا گیا اور کفن بھی پہنایا گیا اور آپ ﷺ کی قبر انور بھی مدینے پاک میں ہے اور کسی بھی قرآن کی آیت یا حدیث کا انکار نہیں کرتے۔

اس کے ساتھ ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رحمتہ للعالمین ہیں وہ قبر میں بھی ''امام الانبیاء'' کی حیثیت سے رہتے ہیں اور جو نبی کریم ﷺ دنیا میں رہتے ہوئے نماز کسوف پڑھاتے ہوئے جنت میں ہاتھ لے جاسکتے ہیں یعنی ابھی ہم نے مرنا ہے پھر عالم برزخ میں جانا ہے پھر عالم حشر میں اٹھنا ہے پھر عالم جنت میں جانا ہے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم عالم دنیا میں رہتے ہوئے عالم جنت میں ہاتھ لے جا سکتے ہیں وہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عالم برزخ میں رہتے ہوئے اللہ کریم کے حکم سے دنیا میں بھی تصرف کر سکتے ہیں۔

قبر میں رکھتے ہی منکر نکیر مردے سے تین سوال کرتے ہیں۔تیرا رب، دین، نبی ﷺ کون؟ اگر بتادے تو قبر 70 گز چاروں اطراف سے کشادہ ہو جاتی ہے۔جنتی لباس، جنتی رزق اور جنتی بستر مل جاتا ہے، جنت سے ہوائیں آتی

ہیں۔ یہ ایمان والے کونوازا جاتا ہے تو امام الانبیا علیہ الصلوۃ والسلام کا کیا مقام ہوگا؟

موت آتی ہے اور زندگی کا انداز بدل دیتی ہے کیونکہ حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ جو عالم ارواح میں دوست تھے اور محبتی تھے وہی دنیا میں دوست اور محبتی ہیں۔ عالم ارواح میں بھی زندگی، پھر دنیا میں زندگی اور پھر دنیا سے جانے کے بعد عالم قبر میں بھی زندگی جو کہ عذاب یا راحت کی صورت میں ملتی ہے۔ اس کے بعد حشر میں زندگی اور پھر جنت یا جہنم میں ہمیشہ کی زندگی۔ انداز مختلف ہیں اسلئے مرتا کوئی نہیں ہے۔ اس عالم سے اس عالم میں چلا جاتا ہے۔ اسی طرح ہماری قبر والی زندگی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عالم برزخ والی زندگی میں بڑا فرق ہے ان کو عالم برزخ یعنی اپنی قبر انور میں Protocol نبیوں والا مل رہا ہے۔

عقیدہ: بے شک حضرت نبی اکرم ﷺ حیات النبی یعنی زندہ نبی ہیں۔ حیات کے معنی ہیں کہ جیسے تصرفات واختیارات حضرت نبی اکرم ﷺ سے بوقت حیات بدن سے جاری تھے وہ روح مبارک سے اب بھی اللہ کریم کے اذن سے بدستور جاری ہیں۔ اگر کوئی اس عقیدے کا مالک ہے کہ نبی کریم ﷺ نعوذ باللہ مر کر مٹی ہو گئے ہیں تو وہ کافر ہے۔

☆ ☆ ☆

طریقت

طریق سے نکلا ہے جس کا مطلب ہے عشق کا راستہ۔ شریعت (یعنی نماز، قرآن، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ) ایک راستہ ہے اور اس راستے پر محبت، خلوص اور عشق کے ساتھ چلنے کو طریقت کہتے ہیں۔ طریقت شریعت کی خادم ہے جو طریقت اور شریعت کو الگ الگ کہے، بے علم، نبی ﷺ کے دشمن، فاسق، بدعتی اور گنہگار ہے۔

شیخ احمد یحییٰ منیری علیہ الرحمتہ نے فرمایا "طریقت کا نام وہ لے جو شریعت کا خزانہ اپنے پاس رکھتا ہو۔ جس بے علم نے شریعت کو ہی نہ سمجھا ہو وہ طریقت کو کیا پہچانے گا۔ اسلیے بے علم و معرفت اور ناواقف شریعت کو اس راہ میں چلنے کی اجازت نہیں۔ اگر کوئی اپنی خودرائی سے ایسا کرے گا تو بھٹک کر رہ جائے گا۔ اگر بلفرض محال کورانہ و جاہلانہ مجاہدہ و ریاضت سے کچھ نظر آ گیا تو اتنا غرور پیدا ہوگا کہ جہالت اور بڑھ جائے گی اور حماقت تیز ہو جائے گی کہ ایمان تک رخصت ہو جائے گا اور شیطان کے پھندے میں پھنسا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ کسی جاہل کو ولی اللہ نہیں بناتا اور حقیقت یہ ہے کہ جہالت سے بڑھ کر کوئی چیز ذلیل نہیں ہے یہ ساری ذلتوں کی جڑ ہے۔ بزرگوں کا قول ہے کہ سالک کو جب مندرجہ ذیل چیزوں کا ان کے اصول و فروع سمیت علم ہو جائے تو وہ اس راہ کے لائق سمجھا جاتا ہے۔ علم توحید، علم معاملات، علم حالت، علم مکاشفات، علم مشاہدات، علم خطاب، علم سماع، علم وجد، علم معرفت روح، علم معرفت نفسی، علم معرفت۔

شریعت ظاہر باشرع ہونا نماز، روزہ، اخلاقیات و معاملات پر عمل کرنا اور طریقت تزکیہ باطن وتصفیہ قلب کا نام ہے (تزکیہ باطن یعنی حسد، کینہ، بغض، انا، عجب، تکبر

سے بچنا اور تصفیہ قلب یعنی قلب میں بھی شریعت کے خلاف خیال نہ آئے)۔

شریعت کہتی ہے کہ کپڑے کو دھو کر ایسا پاک کر لینا کہ اس کو پہن کر نماز پڑھ سکیں اور طریقت کہتی ہے دل کو پاک رکھنا حسد و کینہ بغض سے۔

ہر نماز کے لیے وضو کرنے کو شریعت کا ایک کام سمجھو اور ہمیشہ باوضو رہنے کو طریقت کہتے ہیں۔

نماز میں قبلہ رو کھڑے ہونا شریعت ہے اور دل سے اللہ کی طرف متوجہ ہونا طریقت ہے۔(مکتوبات صدی)

امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "شریعت تمام احکام جسم و جان و روح و قلب و جملہ علوم الہیہ و معارف نا متناہیہ کو جامع ہے جن میں سے ایک ایک ٹکڑے کا نام طریقت و معرفت ہے ولہذا باجماع قطعی جملہ اولیائے کرام تمام حقائق کو شریعت مطہرہ پر عرض کرنا فرض ہے۔ اگر شریعت کے مطابق ہوں تو حق و مقبول ہیں ورنہ مردود و مخذول، تو یقیناً قطعاً شریعت ہی اصل کار ہے۔"

اگر کوئی کہے "طریقت نام ہے وصول الی اللہ کا۔ محض جنون و جہالت ہے۔ ہر دو حرف پڑھا ہوا جانتا ہے کہ طریق، طریقہ، طریقت راہ کو کہتے ہیں نہ کہ پہنچ جانے کو۔ تو یقیناً طریقت بھی راہ ہی کا نام ہے۔ اب اگر وہ شریعت سے جدا ہو تو بشہادت قرآن مجید خدا تک نہ پہنچائے گی بلکہ شیطان تک، جنت میں نہ لے جائے گی بلکہ جہنم میں کہ شریعت کے سوا سب راہوں کو قرآن مجید باطل و مردود فرما چکا"۔

(فتاوی رضویہ جلد نمبر 21 صفحہ 24-523)

جو عالم نہ ہو امام ابن المبارک نے اسے آدمی نہ گنا اس لئے کہ انسان اور چوپائے میں علم ہی کا فرق ہے۔(فتاوی رضویہ جلد نمبر 21 صفحہ 534)

☆ ☆ ☆

دل کی نماز

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم دل کی نماز پڑھتے ہیں؟

یہ کیسی نماز ہے جس میں ، نہ مسجد، نہ امام، نہ سجدہ، نہ رکوع، نہ قرآن، نہ درود، نہ اذان۔ جو یہ کہتے ہیں دل کی نماز، اگراُن کے ماں باپ کی نمازِ جنازہ نہ پڑھائی جائے کیونکہ وہ اللہ تعالی کے لیے نماز نہیں پڑھتے تو کیا ہوگا؟

☆ ☆ ☆

نماز پڑھتا ہے؟ نہیں۔ وقت نہیں ملتا۔

کوئی بات نہیں! لیکن اگر تیرے مرنے پر تیری بھی نمازِ جنازہ نہ پڑھائی جائے تو پھر کیسا رہے گا؟

☆ ☆ ☆

نوٹ:۔ کسی کی نمازِ جنازہ پڑھنا فرضِ کفایہ اوراللہ تعالی کے لئے نماز پڑھنا فرضِ عین ہے۔ فرضِ کفایہ کو چھوڑ دیا جائے تو گناہ نہیں مگر فرضِ عین کا منکر کافر ہے۔ سمجھایا گیا ہے کہ اگر تیری نمازِ جنازہ نہ پڑھائی جائے تو کیا محسوس کرے گا ورنہ علمائے کرام نے بے نمازی کا نمازِ جنازہ پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

دنیا دار سے دین کو کوئی خطرہ نہیں مگر ان جیسے لوگوں سے دین کو بڑا خطرہ ہے یہ خود بھی جاہل ہیں اور دوسروں کو بھی جاہل بنا دیتے ہیں ان جیسے لوگوں کی وجہ سے دوسرے فرقے کے لوگ ہمیں بدنام کرتے ہیں حالانکہ اعلیحضرت علیہ الرحمتہ نے کہیں بھی اور کسی بھی ''فتاوی''میں شریعت کو طریقت سے علیحدہ نہیں کیا۔

آجکل ایسے جاہل پیر اور مرید بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ پانچ وقت کی نماز ان پر فرض ہے جن کا تعلق اللہ تعالیٰ سے ٹوٹ جائے ہم تو ہمیشہ نماز میں رہتے ہیں۔

ایسے بھی پیر ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ہم تمہیں ''نمازی''نہیں جنتی بنانے آئے ہیں۔

ایسے پیر بھی ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ہماری نماز تو مدینہ پاک میں ہوتی ہے۔روٹی پاکستان میں کھاتے ہیں اور نماز کہتے ہیں مدینہ پاک میں ہوتی ہے۔

مفتیان عظام نے ان لوگوں کو بھی گمراہ قرار دیا ہے اور اگر یہ کہے کہ میں 5 وقت کی نماز کو نہیں مانتا تو پھر کافر ہے۔

اعلیحضرت علیہ الرحمتہ فتاوی رضویہ شریف میں فرماتے ہیں کہ جو ایک وقت نماز قضا کرے وہ کئی سو سال جہنم میں رہے گا۔اس لئے دل کی نماز پڑھنے والے گمراہ ہیں اور بدعتی فرقہ ہے۔

☆ ☆ ☆

جھولے لال اور شام قلندر

کوئی بھی بابا یا بزرگ انسان کو تکلیف میں نہیں ڈالتا بلکہ تکلیف سے نکالتا ہے اور یہ سبز و لال چولے والے، چرس پینے والے، گندے، مانگنے والے، لال آنکھوں والے بے نمازی بابے۔

ڈرومت!، یہ بے ایمان کے لیے شیطان اور ایمان والوں کا امتحان ہیں اور وہ بابے جو دین و شریعت پر عمل کرتے ہیں چلتا پھرتا قرآن اور نبی کریم ﷺ کی تصویر ہیں۔ان سے پیار کرو۔

نوٹ :۔بازاروں میں محلوں میں 'قبرستانوں میں اکثر بے نمازی' گندے' بھکاری' نشہ کرنیوالے' گھر سے بھاگے ہوئے' پیشہ ور' سبز کپڑوں میں ملبوس، منکے گلے میں لٹکائے ہوئے، ڈنڈا پکڑے ہوئے کچھ بابے نظر آتے ہیں۔

دنیا دار اور جاہل لوگ ان کو ''مجذوب'' اور اللہ جل شانہ کا پیارا کہتے ہیں اور ان کے پاس زیادہ تر جوا کھیلنے والے جاتے ہیں اور نمبر پوچھتے ہیں نہ ان گندے بابوں کا دین سے کوئی تعلق اور نہ جوا کھیلنے والے کا دین پر عمل۔

عام بے علم جاہل ان کی بددعا سے ڈرتے ہیں کہ کہیں ہمارا نقصان نہ کردیں۔ان گندوں کی دعا نہیں لگتی تو ان کی بددعا کیسے لگے گی۔

شریعت کا کوئی معاملہ بھی ان گندوں میں نہیں پایا جاتا مگر ہم لوگ خود ان

بھکاریوں کو پالتے ہیں۔ہم گناہ کرتے ہوئے اللہ جل شانہ سے اتنا نہیں ڈرتے جتنا ان جیسے مکاروں سے ڈر جاتے ہیں۔یہ ''جھولے لال'' کا نعرہ لگاتے ہیں، چرس پیتے ہیں **دل کی نماز** پڑھتے ہیں، لعل شہباز قلندر علیہ الرحمۃ کو اپنا مرشد مانتے ہیں حالانکہ **قلندر** اس کو کہتے ہیں جس کا دل ''ماسوا اللہ'' سے فارغ ہو۔**لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ** نے دینِ اسلام کو زندہ کیا نفس کو مارا اور اس **نقلی** ''جھولے لال قلندر'' نے دین کو مار ڈالا ہے۔

شامِ قلندر

جہاں رنڈیاں گانے گاتی اور رقص کرتی ہیں، بے نمازی اور چرس پینے والے تماش بین ہوتے ہیں اور ان میں زیادہ تر شیعہ شامل ہیں۔اگر قلندر کا نام لے کر دین کو خراب کیا جائے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ قلندر پاک غلط تھے بلکہ قلندر پاک کے نام کی آڑ میں کام غلط ہو رہے ہیں۔آج ہم اپنے نبی کریم ﷺ کی شریعت کی، اپنے اولیاء کرام کے تقدس کی اور ان کے مزارات کی حفاظت نہیں کریں گے تو پھر کیا ہم دین کا جنازہ نکلنے کا انتظار کریں گے؟

ہر قبرستان میں اور اکثر مزارات پر چرس کے اڈے ہیں اور اگر ان کے خلاف بولا جائے تو کہتے ہیں کہ دیکھو مولوی صاحب اولیاء کرام اور مزارات کے خلاف بول رہے ہیں۔''دیوبندی'' ہیں ''وہابی'' ہیں مگر اللہ والا دین کا سپاہی ہوتا ہے، دین کا مجرم نہیں ہوتا کہ حق کی حفاظت بھی نہ کرے اور اس بدعتی فرقے کا اہلسنت و جماعت (بریلوی) کے عقائد و اعمال سے کوئی تعلق نہیں۔یہ بھی یاد رہے کہ قبر پر قبضہ کرنے والا گروہ بھی ہے جیسے حضرت لعل شہباز قلندر، بری امام، شمس سبزواری، سخی سرور رحمۃ اللہ علیہم اور دیگر کئی مزارات پر شیعوں کا قبضہ ہے۔

☆ ☆ ☆

پیری مریدی کے متعلق

پیر (اصلاح کرنے والا) اور مرید (ظاہر اور باطن کی اصلاح کروانے والا)۔ یہ رشتہ استاد اور شاگرد سے بڑھ کر حساس اور خطرناک ہوتا ہے۔

مرید کئی طرح کے ہوتے ہیں جیسے مطلبی، امیر، غریب، نازک مزاج، علم والے، دھوکہ دینے والے، مفاد پرست۔

پیر بھی کئی طرح کے ہوتے ہیں جیسے عامل، شریعت کے دشمن، ڈاڑھی منڈے، زانی، سیاسی، لوگوں کا مال کھانے والے، بے علم۔

مرید پیر کے پاس دنیا کی دعا کروانے کے لیے جاتا ہے اور پیر اس کی دولت پر نظر رکھتا ہے اس کو دوکان داری اور کاروبار کہتے ہیں۔

پیر کامل کے پاس غریب آئے یا امیر وہ ان کو آخری دم تک حق کی دعوت دیتا ہے اور مرید کامل حق کے سوا کچھ نہیں مانگتا۔

☆☆☆

مرید کہتے ہیں چاہنے والا، ارادہ کرنے والا۔

مرید دنیا کا چاہنے والا یا دین کا چاہنے والا۔

مرید طریقت میں رہبر کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر توبہ کرتا ہے اس کو بیعت کہتے ہیں جس کا مطلب ہے عہد و پیمان (وعدہ) کرنا کہ گناہ چھوڑنے کی کوشش کروں گا اور نیکی پر زور لگاؤں گا۔

مرید کوئی خود ہی اللہ کے راستے پر چلتا ہے تو بھی مرید ہے اور کسی کو اچھا رہبر مل جائے تو ہمت، جذبہ، تربیت، تزکیہ اور تصفیہ کرنے میں مدد دیتا ہے مگر چلنا مرید نے ہی ہوتا ہے۔

مرید پیر کے پاس پیر (اللہ کا پیارا) بننے کے لیے آتا ہے۔

☆☆☆

پیر میں سب کچھ ہو یعنی تعویذ دے تو کام ہو جائے، دعا کرے تو جلد پوری ہو جائے، سوال پوچھا جائے تو جلدی جواب دے، مرید سے غلطی ہو جائے تو پیر معاف بھی کر دے اور مرید میں کیا ہو؟

کیا مرید دنیا دار ہو، پیر کے بارے میں غلط سوچے، پیر کو وقت نہ دے، پیر سے اصلاح بھی نہ کروائے اور حکم بھی نہ مانے۔

اصل میں مرید پیر کے ہاتھ میں ہاتھ رسمی طور پر دینے والا نہیں ہوتا بلکہ مرید وہ ہوتا ہے جو ہاتھ میں ہاتھ دے کر پیر کامل کی بات مان کر اس کے دل میں جگہ بناتا ہے اور پیر کامل کے ساتھ مل کر دین کا کام کرتا ہے اور کام کرنے کے دوران ہی اسکی اصلاح اور تزکیہ نفس بھی ہوتا رہتا ہے۔

☆☆☆

پیرومرشد کا قول و فعل قرآن اور احادیث کے مطابق ہوتا ہے اس لیے ان کی اطاعت اللہ عزوجل اور نبی کریم ﷺ کی اطاعت ہوتی ہے۔ وہ علم کے ساتھ نور یعنی حوصلہ، جذبہ ہمت اور دانائی بھی عطا کرتے ہیں۔

☆☆☆

پیر کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے رہنا ادب اور ہاتھ کھول کر کام کرنا فرض ہے۔ اس کے سامنے چپ رہنا ادب ہے اور مشورہ مانگا جائے تو دینا چاہیے کہ یہ بھی طریقہ وسنت ہے۔

☆☆☆

کیا کوئی کسی مزار یا قبر والے کا مرید ہوسکتا ہے؟ نہیں بلکہ زندہ پیر کا مرید ہوسکتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو ہم سب کے پیر ایک محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں اور جو پیر نبی کریم ﷺ کے راستے پر نہ چلے اس پیر کو چھوڑ دینا چاہئے۔ کیوں کہ ہماری منزل اللہ عزوجل کی معرفت حاصل کرنا ہے اور راستہ صرف اور صرف نبی کریم ﷺ کی اتباع ہے اور ہر پیر کا مقصد دین کی تبلیغ کا کام کرنا ہوتا ہے جیسے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی مکرم ﷺ کے بعد کیا۔

سوال: پیر کی ذمہ داری کیا ہے؟

جواب: پیر کی ذمہ داری مرید کی ظاہری اور باطنی اصلاح کرنا ہے اگر یہ مقصد نہیں تو دنیاداری ہے۔

سوال: مرید کی ذمہ داری کیا ہے؟

جواب: پیر جو حکم شریعت کے مطابق دے اس پر عمل کرے۔

سوال: کیا پیر کا کام خواہشات کو پورا کرنا ہے؟

جواب: پیر کا کام خواہشات کو نکالنا ہوتا ہے، خواہش پورا کرنا نہیں بلکہ مرید کی تربیت کر کے اس مقام پر لانا جہاں پر مرید کو یقین ہو جائے کہ جو کچھ ہو رہا ہے اللہ جل شانہ کے حکم سے ہو رہا ہے اسے مقامِ رضا کہتے ہیں۔

سوال: مرید ہونا سنت ہے یا واجب؟ مرید کیوں ہوا کرتے ہیں؟ مرشد کی

کیوں ضرورت ہے اور فائدہ کیا ہے؟

جواب: ''مرید ہونا سنت ہے اور اس سے فائدہ حضور سید عالم ﷺ سے اتصال مسلسل اور انعمت علیھم میں اس کی طرف ہدایت ہے۔ نظر والے تو اس کے برکات ابھی دیکھتے ہیں جنہیں نظر نہیں وہ نزع میں، قبر میں اور حشر میں اسکے فوائد دیکھیں گے''۔ **(فتاوی رضویہ جلد نمبر 26 صفحہ 570)**

سوال: بیعت ہونے میں والدین یا شوہر وغیرہ کی اجازت شرط ہے یا نہیں؟

جواب: ''جو پیر سنی صحیح العقیدہ عالم غیر فاسق ہو اور اس کا سلسلہ آخر تک متصل ہو اسکے ہاتھ پر بیعت کے لئے والدین خواہ شوہر کسی کی اجازت کی حاجت نہیں۔'' **(فتاوی رضویہ جلد نمبر 26 صفحہ 584)**

سوال: کیا پیر ہونے کے لیے سید اور آل رسول ﷺ ہونا ضروری ہے؟

جواب: ''یہ محض باطل ہے، پیر ہونے کے لئے وہی چار شرطیں درکار ہیں، سادات کرام سے ہونا کچھ ضرور نہیں۔ ہاں ان شرطوں کے ساتھ سید بھی ہو تو نور علی نور۔ باقی اسے شرط ضروری ٹھرانا تمام سلاسل طریقت کا باطل کرنا ہے۔''

(فتاوی رضویہ جلد نمبر 26 صفحہ 576)

سوال: کیا بڑے بڑے آستانوں اور گدی نشینوں کا مرید ہونا چاہئے جو بے شرع اور بے نمازی ہیں؟

جواب: ایسوں کا مرید ہونا جائز نہیں کیونکہ اعلیحضرت علیہ الرحمتہ نے فرمایا کہ ''بیعت کے لیے لازم ہے کہ پیر چار شرطوں کا جامع ہو۔

1۔ سنی صحیح العقیدہ ہو۔

2۔ فقہ کا اتنا علم کہ اپنی حاجت کے سب مسائل جانتا ہو اور حاجت جدید

پیش آئے تو اس کا حکم کتاب سے نکال سکے۔ بغیر اس کے اور فنون کا کتنا بڑا عالم ہو عالم نہیں۔

3۔ اس کا سلسلہ حضور کریم ﷺ تک صحیح و متصل ہو۔

4۔ غیر فاسق معلن یعنی علانیہ کسی کبیرہ گناہ کا مرتکب یا کسی صغیرہ گناہ پر مُصر نہ ہو۔" (فتاوی رضویہ جلد نمبر 26 صفحہ 575)

سوال: مرید کو پیر پکڑنے سے پہلے کیا غور کرنا چاہئے؟

جواب: "پیر کا مسلک صحیح ہو۔ سچے مرید کو صحیح سلسلہ کی چھان بین کرنی چاہئے۔ اکثر جگہ اس میں خلط ملط ہو جاتا ہے۔ اس کی ایک قسم یہ ہے کہ کوئی درویش اپنی زندگی میں غفلت یا کسی اور وجہ سے اپنے بیٹے کو خلافت نہیں دیتا اور لوگوں کو وصیت بھی نہیں کرتا کہ میرے بعد میرا خرقہ میرے بیٹے کو پہنانا اور اس کو میری گدی پر بٹھانا۔ لیکن اس علاقے کے لوگ وصال کے تیسرے روز اس کے بیٹے کو خرقہ پہنا کر باپ کی گدی پر بٹھا دیتے ہیں اور اس کام کے صحیح یا غلط ہونے کا انہیں کوئی علم نہیں۔ لوگ اس کی بیعت کے پابند ہو جاتے ہیں اور وہ باپ کی اجازت و رخصت کے بغیر پیر بن جاتا ہے یہ سب گمراہی در گمراہی ہے۔"

"دوسری قسم یہ ہے اولیائے اسلاف جو کہ غوث وقطب تھے ان کے بیٹے صحیح سند اور انکی رخصت و اجازت کے بغیر محض بزرگوں سے نسبت فرزندی رکھنے کی وجہ سے لوگوں کو مرید بناتے ہیں لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم نے فلاں غوث اور قطب کے خانوادہ کے ساتھ تعلق قائم کر لیا ہے اور ان کی طرف رجوع کر لیا ہے۔ یہ مکمل طور پر گمراہی ہے۔"

(فتاوی رضویہ جلد نمبر 26 ص 72-571)

اس سے یہ بات سامنے آئی کہ سینکڑوں آستانے وگدی نشین (ڈاڑھی منڈھے، فاسق اور بے علم) گمراہ ہیں اور دوسروں کو گمراہ کرر ہے ہیں اور لاکھوں ان کے مرید ہیں۔اللہ جل شانہ اپنی پناہ عطا کرے اور گمراہی سے بچائے۔

یہاں سے معلوم ہوا کہ گمراہ لوگ زیادہ ہوتے ہیں اور کوئی بھی اپنے گمراہ پیر کو نہیں چھوڑے گا کیونکہ ہم اللہ کریم کے لئے پیر کب پکڑتے ہیں ہم تو خواہشات کو پوری کروانے کے لئے پیر پکڑتے ہیں اور جو پیر شریعت کے مطابق نہ چلتا ہو اس کو یہ کہہ کر چھوڑ دینا چاہئے کہ اے پیر تو میرا مقصود نہیں بلکہ میرا مقصود تو اللہ کی ذات ہے اور میں اپنی چھوٹی سی زندگی میں گھاٹے کا سودا نہیں کر سکتا۔ ایسے جی دار، جگرے والے اور ہمت والے نظر نہیں آئے پر ایسے لوگوں کو دیکھنے کا شوق ہے۔وہ بندہ جو پیر کی پہچان نہیں کر سکتا وہ اللہ کی معرفت کیسے حاصل کرے گا اور دین داری میں رواداری نہیں ہوتی کہ غلط کو دیکھ کر چشم پوشی کر لی جائے اور اپنا سمجھ کر آنکھیں بند کر لی جائیں۔ یہ دین کا معاملہ ہے دنیا کا نہیں۔

اعلیٰحضرت علیہ الرحمتہ نے ایک سوال ''زید بغیر پردہ عورتوں کو مرید کرتا ہے اور ان بے پردہ کو اپنے پاس بٹھلاتا ہے، بات بھی کرتا ہے، بجائے ڈاڑھی منڈانے کے خشخشی کرنے کا حکم دیتا ہے، عالموں کی غیبت کرتا ہے، اذان اور صلوۃ اور تکبیر اپنے کانوں سے سنے مگر نماز کے لئے مسجد نہیں آتا ہے اور کہتا یہ ہے کہ پیر رسول تک نہیں بلکہ خدا تک براہ راست پہنچا دے گا'' کے جواب میں فرمایا ''اگر یہ باتیں واقعی ہیں تو ایسے شخص کے ہاتھ پر بیعت جائز نہیں ایسا شخص اور اس کے پیرو سب گمراہ ہیں، اور یہ کہنا کہ پیر رسول تک نہیں بلکہ براہ راست اللہ تک پہنچا دیتا ہے۔اس کے ظاہر معنی یہ ہیں کہ بے واسطۂ رسول، اگر یہی مراد

ہے تو صریح کفر ہے''۔ (فتاوی رضویہ جلد نمبر 14 صفحہ 578)

سوال: کیا کوئی بندہ کسی بھی مزار پر جائے اور جا کر کہے کہ میں قبر والے کا مرید ہوں تو کیا یہ جائز ہے؟

جواب: یہ سب جاہلیت کی باتیں ہیں مرید زندہ پیر کا ہوتا ہے۔ جو اسکی تربیت کر سکے اسکی اصلاح کر سکے۔ قبر والے سے وہی فیض لے سکتا ہے جسکو کسی زندہ پیر کی صحبت میں رہ کر فیض لینے کا طریقہ پتا ہو وگرنہ اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ نے اسی لیے فرمایا کہ ''اس طوفانِ بے تمیزی رقص و مزامیر و سرود میں جو آج کل جہال نے اعراس طیبہ میں برپا کر رکھا ہے اسکی شرکت تو میں عوام رجال کو بھی پسند نہیں رکھتا''۔ (فتاوی رضویہ جلد نمبر 23 صفحہ 111)

کتاب ''ذکرِ خیر'' میں سائیں توکل شاہ علیہ الرحمۃ کے خلیفہ لکھتے ہیں:۔

''فوت شدہ اولیاء اللہ کی قبر سے ابتداء میں فیض لینا کچھ فائدہ نہیں دیتا۔ پہلے چاہئے کہ زندہ صاحب ارشاد سے بیعت ہو کر فیض لینے کی اٹکل سیکھے پھر اگر قبور سے فیض لے تو ترقی ہو سکتی ہے ورنہ دیکھ لو قبور پر مجاور بیٹھے رہتے ہیں کسی کو فیض کی خبر نہیں ورنہ سب سے زیادہ ان ہی کو فیض ملتا۔'' (ذکر خیر صفحہ 126)

ایک سوال ''بعضے ذاکرین اپنے مرشد کو خدا کہتے ہیں بایں نیت کہ مرشد اگر رہنمائی نہ کرے تو معرفت الٰہی کیسے حاصل ہو گی اور اکثر مرشد کے قدم پر سجدہ کرتے ہیں یہ فعل ان کے روا ہیں یا نہیں؟'' کے جواب میں اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''مرشد کو خدا کہنے والا کافر ہے اور اگر مرشد اسے پسند کرے تو وہ بھی کافر، مرشد برحق کی قدمبوسی سنت ہے اور سجدہ ممنوع۔''

(فتاوی رضویہ جلد نمبر 14 صفحہ 611)

''کسی کا یہ مطلب ہو کہ میرے پیر کی عظمت حضور ﷺ سے زائد ہے تو یہ

صریح کفر ہے۔" (فتاوی رضویہ جلد نمبر 13 صفحہ نمبر 655)

سوال: ایک گدی پر چار چار پیر ہیں کیوں؟

جواب: بغیر باپ پیر کی اجازت کے ہیں تو "خود بھی گمراہ ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کر رہے ہیں۔" (فتاوی رضویہ جلد نمبر 26 ص 72-571) اور سب چندوں، نذرانوں اور بندوں کا مسئلہ ہے۔ اسلئے یہ دوکانداری اور دنیا داری ہے نہ کہ دین داری۔

سوال: اکثر کہا جاتا ہے کہ گھروں میں بزرگ آتے ہیں اور پھیرا لگاتے ہیں؟

جواب: یہ غلط ہے بزرگوں کا یہ کام نہیں اور ہر انسان کے اندر شیطان ہے جو اکثر جاہلوں کو گمراہ کرتا ہے۔

سوال: کیا عورت بیعت کر سکتی ہے؟

جواب: "اولیائے کرام کا اجماع ہے کہ داعی الی اللہ کا مرد ہونا ضرور ہے۔ لہذا اسلف صالحین سے آج تک کوئی عورت نہ پیر بنی نہ بیعت کیا۔ سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا ہرگز وہ قوم فلاح نہ پائے گی جنہوں نے کسی عورت کو والی بنایا۔"

(فتاوی رضویہ جلد نمبر 21 صفحہ 494)

سوال: قوالی سن کر عورتوں کو حال پڑ جاتا ہے اور کوئی "بابا" ان پر آ جاتا ہے، یہ کیسا عمل ہے؟

جواب: یہ فراڈ ہے، بابوں کا یہ کام نہیں اور بہت سے کام شیطانی ہیں۔

سچی باتیں

آجکل وہ بھی پیر موجود ہیں جو پیر نہیں ہیں "عامل" ہیں۔ پیر اور عامل میں چھوٹا سا فرق یہ ہے کہ "ہمارا عقیدہ ہے کہ جس کے لئے اور اس کے ہاتھ پر

خوارق عادات ظاہر ہوں اور وہ احکام شریعت کا پورا پابند نہ ہو(نماز، روزہ، زکوۃ، ڈاڑھی رکھنے والا، سچ بولنے والا) وہ شخص زندیق ہے اور وہ خوارق کہ اسکے ہاتھ پر ظاہر ہوں مکر واستدراج ہیں" (فتاوی رضویہ جلد نمبر 21 صفحہ 546)

سمجھنے والی بات

ایسے لوگ عیسائیوں میں بھی ہیں جو کہ دعائیہ شفائیہ عبادات کے ذریعے لوگوں کو صحت یاب کرنے کے دعوی دار ہیں اور نولکھا چرچ لاہور میں ان لوگوں کے نام لکھے ہیں جو مسلمان عیسائی ہوئے ہیں۔ ہندوؤں کے پنڈت ہوں یا یہودیوں کے عالم سب ''عملیات'' کے ذریعے دعویدار بھی ہوں اور جو کہیں سچ بھی ہو جائے پھر بھی ہم ان کو نہیں مانتے کیونکہ ایمان کا تعلق خواہش پوری ہونے سے نہیں بلکہ ہر خواہش پر صبر کرنے میں ہے اور جو خواہش کے حصول کے لئے نہ یہ دیکھتا ہے گندا عیسائی ''کافر'' ہے یا ''شیطان'' ہے اس کے بے ایمان ہونے کا سخت خطرہ ہے اور وہ اپنے اللہ جل شانہ سے بہت دور ہے۔

جو پیر شریعت پر چلنے والا ہو اسکے ہاتھ پر جو خوارق ظاہر ہوں گئے ان کو کرامت کہیں گے۔ ہر پیر کی سب سے بڑی کرامت یہ ہے کہ مرید کو اپنے جیسا بنا دینا (یعنی اللہ کریم کی بندگی کے لئے نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات پر چلنے والا)۔

پڑھے لکھے لوگ اکثر سوال کرتے اور کہتے ہیں کہ

1۔ پیر اپنے حصے کے بیوقوف لوگ اکھٹے کرتے ہیں۔

2۔ پیر سرمایہ دار انسان ہوتا ہے اور یہ کام ان کی اولاد کے ذریعے ان کی نسلوں تک جاری رہتا ہے۔

3۔ آج کل پیری مریدی بہت اچھا کاروبار ہے۔

4۔ پیر یعنی ''عامل'' بننا بہت آسان ہے۔

تعویذ وعملیات

بزرگوں کے پاس لوگ تعویذ لینے کے لئے آتے ہیں۔ نیک لوگ ہر بندے کو تعویذ سے تعلیم اور تعلیم سے توکل کی راہ پر ڈال دیتے ہیں کیونکہ مسلمان کی منزل تعویذ نہیں، توکل ہے۔

سوال: کیا کوئی وظیفہ اور ورد مشکل حل کرتا ہے؟

جواب: کوئی بھی وظیفہ، ورد اور نفل مشکل حل نہیں کرتا بلکہ اللہ کریم کو راضی کرنے کے لیے پڑھا جاتا ہے۔ اللہ عزوجل چاہے تو مشکل حل کر دے یا مشکل رہے مگر صبر آجائے۔

سوال: تعویذ دینا جائز ہے مگر کچھ لوگ کیمیکل لگے ہوئے تعویذ دے رہے ہیں یا خون سے لکھتے ہیں اور اس کو گھول کر پینے سے انسان کو مختلف بیماریاں لگ جاتی ہیں حتیٰ کہ موت بھی ہوجاتی ہے کیا یہ جائز ہے؟

جواب: یہ انسان کا قتل ہے اور ایسا کرنے والے قاتل ہیں۔

سوال: ستاروں کے متعلق اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ نے کیا فرمایا ہے؟

جواب: ستاروں کے اثرات سعد و نحس ہونے کے متعلق اعلیٰحضرت نے فرمایا "مسلمان مطیع پر کوئی چیز نحس نہیں اور کافروں کیلئے کچھ سعد نہیں اور مسلمان عاصی کیلئے اس کا اسلام سعد ہے" "باقی کواکب (ستاروں) میں کوئی سعادت ونحوست نہیں ہے۔ اگر ان کو خود مؤثر جانے مشرک ہے اور ان سے مدد مانگے تو حرام ہے ورنہ ان کی رعایت ضرور خلاف توکل ہے۔"

(فتاویٰ رضویہ جلد نمبر 21 صفحہ 224-223)

''فال ایک قسم استخارہ ہے، استخارہ کی اصل کُتبِ احادیث میں بکثرت موجود ہے مگر یہ فالنامے جو عوام میں مشہور اور اکابر کی طرف منسوب ہیں بے اصل و باطل ہیں اور قرآن عظیم سے فال کھولنا منع ہے۔''

(فتاوی رضویہ جلد نمبر 23 صفحہ 397)

''اعمال سفلیہ (یعنی جادو وغیرہ) کہ اصل میں حرام ہیں''۔

(فتاوی رضویہ جلد نمبر 23 صفحہ 398)

(خط کھینچ کر حالات بتانا) ''رمل اس شریعت میں حرام ہے''۔

(فتاوی رضویہ جلد نمبر 23 صفحہ 346)

''جہاں یہ لکھا ہو کہ یہ کاغذ 9 یا 11 مرتبہ لکھ کر مختلف لوگوں میں تقسیم کرو یہ محض بے اصل بات ہے اس پر عمل نہ کیجئے۔''

(فتاوی رضویہ جلد نمبر 23 صفحہ 404)

''اکثر لوگ 3، 13، یا 23، 8، 18 اور 28 ایام کو شادی وغیرہ نہیں کرتے یہ سب باطل و بے اصل ہیں۔''

(فتاوی رضویہ جلد 23 صفحہ 272)

کِتابُ الطِّب وَالرُّقٰی (مشکوۃ شریف) یعنی دواؤں اور دعاؤں کا بیان (جھاڑ پھونک) میں بیماری کے لئے دواؤں اور دعاؤں کی احادیث اکٹھی کی گئی ہیں جس کا مفہوم ہے کہ دعا، دم، تعویذ، قرآنی آیات یا دوائی کھائی جائے لیکن اس نیت سے کے شفا من جانب اللہ ہوگی ان میں شفا نہیں ہے جیسا کہ ہمارا عقیدہ ہے کہ اگر مُرغی کی گردن پر چُھری چلائی جائے تو چھری چلانا ہمارا کام اور موت دینا اللہ کا کام ہے۔

مثال

ایک اللہ والے نے پانی دم کر کے دیا اور کہا کہ بیٹا اگر تیری والدہ کو اس دم کئے ہوئے پانی سے شفا ہو جائے تو اللہ کی طرف سے ہے۔ اگر شفا نہ ہوئی اور تیری نیک ماں مر بھی جائے تو اس کو جنت مل جائے گی۔ اور سمجھایا کہ بیٹا دیکھنا کہ اللہ کریم نے ہمیں آزمائش کے لئے پیدا کیا ہے اس لئے وہ ہر طرح سے آزماتا ہے۔

مدد ہونا اور آزمائش

اسی طرح تعویذ، دم، درود، جھاڑ پھونک، نبی کریم کی تعلیمات، نماز، روزہ سب کچھ کرنے کے بعد بھی اللہ کریم ہمیں آزما سکتا ہے کہ شفا دے یا نہ دے اور چاہے تو صبر دے کر جنت میں ہمارے درجے بلند کر دے۔

بابا آدم علیہ السلام سے لے کر ہر انسان کی داستان دو باتوں یعنی آزمائش اور کردار کے گرد گھومتی ہے، چاہے انسان دین پر چلتا ہو یا نہ چلتا ہو۔ اللہ کریم سب کی آزمائش کرتا ہے اور اس آزمائش کا مقصود ان کے درجات بلند کرنا ہوتا ہے اور وہ آزمائش میں کبھی بھی نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کو نہیں چھوڑتے۔

سمجھنے والی بات

ہر شے ہمارے اللہ کریم کے کنٹرول میں ہے جب کوئی شریعت، دین اور نبی کریم ﷺ کی پیروی نہیں کرتا اس پر قرآن پاک کے حکم کے مطابق شیطان اترتے ہیں اور ذکر سے غافل لوگوں کا ساتھی شیطان بنا دیا جاتا ہے۔ اسلئے ایسے شیطانی اثرات والے بندے ہر مشکل کے حل کے لئے

شیطانی بندوں کے پاس جاتے ہیں کسی اللہ والے کے پاس نہیں آتے۔ ان کی ساری زندگی اسی کشمکش میں گزر جاتی ہے اور دین پر چلنا نصیب نہیں ہوتا۔

کامیاب تعویذ

عوام کیوں نہیں پیر سے ایسا تعویذ لیتی جس سے بندہ نمازی بنے، ڈاڑھی رکھے، توکل آ جائے، دین سمجھ آ جائے اور خود بخود شریعت پر چلنے لگے۔

بندوں کی حالتیں

بعض بندے تعویذ وغیرہ سے اگر کام نہ ہو تو بددل ہو جاتے ہیں حالانکہ تعویذ مؤثر حقیقی نہیں بلکہ مؤثر حقیقی اللہ کی ذات ہے یعنی کہ تعویذ وغیرہ میں بھی اثر رکھنے والی ذات اللہ کریم ہی کی ہے۔ بعض لوگ تعویذ سے اتنا ڈرتے ہیں کہ گناہ اور اللہ سے بھی نہیں ڈرتے کیونکہ یہ بھی شور ڈالا جاتا ہے کہ نبی کریم ﷺ پر بھی جادو ہو گیا تھا۔

نبی کریم ﷺ پر جادو

نبی کریم ﷺ پر جادو ہو جانا امت کی تعلیم کے لئے تھا ورنہ اللہ کریم نے فرمایا: و الله يعصمك من الناس اور (اے محبوب) اللہ لوگوں سے تیری حفاظت فرمائے گا)۔ اس لئے جادو پر قرآن پاک کی آخری سورتوں کا نزول ہوا اور نبی کریم ﷺ روزانہ سورۃ الاخلاص، الفلق و الناس 3,3 مرتبہ پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر دم کرتے پھر سارے جسم پر وہ ہاتھ مل لیتے اور ہر امتی کے لئے نبی کریم ﷺ کی یہی تعلیم ہے۔

نبی کریم ﷺ کی تعلیمات - بہترین تعویذ

اس لئے نماز، روزہ اور معاشرتی، معاشی اور روحانی مسائل میں نبی کریم ﷺ کی تعلیمات سب تعویذوں سے بڑھ کر بہترین تعویذ ہیں۔

تعویذ اور توکل

تعویذ جائز ہیں اور ان میں اثرات اللہ کریم نے رکھنے ہیں مگر توکل ایک مقام اور منزل ہے۔ اللہ کریم قرآن پاک میں فرماتے ہیں کہ **ان الله یحب المتوکلین** (اللہ کریم توکل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے)۔ اللہ کا بندہ اپنے خواہش کو نہیں بلکہ توکل علی اللہ کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ کی تعلیمات پر چل کر اسباب کو اختیار کر کے نتیجہ اللہ کریم پر چھوڑ دیتا ہے کہ اللہ کریم جو کرے گا وہی بہتر اور میرا مقدر اور میں اپنے اللہ اور مقدر پر ایمان لایا اور سرکار دو عالم ﷺ کی اس حدیث کے مطابق کہ جو اللہ کریم پر توکل کرتے ہیں اور تعویذ وغیرہ بھی نہیں لیتے وہ ان لوگوں میں سے ہوں گے جو بغیر حساب و کتاب کے جنت میں جائیں گے۔ **(بخاری شریف)**

عوام کی غلطی

.ہماری عوام اپنی خواہشات کی تکمیل کے لئے جو گندے گندے بابوں کے پاس جا رہی ہے اور جادو، ٹونے ٹوٹکے، رمل، فالنامے، اعمال سفلیہ، غلط تعویذات، غلط الفاظ، ستاروں کے اثرات کے فرق کو نہیں جانتی وہ اپنی عزت اور اپنا ایمان بھی بعض اوقات کھو چکے ہوتے ہیں۔

☆ ☆ ☆

عرس منانا کیا ھے؟

کسی بھی اللہ والے کے وصال کے بعد اس کی قبر کی زیارت کے لئے جانا اور اس کے درجات کی بلندی کی دعا کرنا، عرس کہلاتا ہے۔

مگر قبر والے کو اللہ (الٰہ) سمجھنا شرک ہے اور ڈھولک، رقص، میوزک، مہندی، مزامیر کے ساتھ قوالی، قبر کو سجدہ اور طواف یہ جائز نہیں بلکہ حرام ہیں کیونکہ یہ عرس ہے تماشا (میلہ ٹھیلہ) نہیں۔

☆ ☆ ☆

بے نمازی ہے، ڈاڑھی رکھی نہیں، قرآن آتا نہیں، فقہ کا پتا نہیں، حدیث کا علم نہیں اور قبر کو سجدہ کرے، ڈھول بجائے، چرس پیئے، بھنگڑا ڈالے۔ اس سے کہو کہ کیوں قبر والوں کو پریشان کرتا ہے ایسا بندہ نام نہاد جاہل مسلمان ہے اور بریلویت کو بدنام کرتا ہے۔

نوٹ :۔ مولانا احمد یار خاں نعیمی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں کہ ''عرس کی حقیقت صرف اسقدر ہے کہ ہر سال تاریخ وفات پر قبر کی زیارت کرنا اور قرآن خوانی و صدقات کا ثواب پہنچانا جیسا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام ہر سال شہداء احد کی قبروں پر تشریف لے جاتے تھے۔'' (جاء الحق صفحہ 300)

اعلیحضرت علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں۔

O ''عرس مشائخ کہ منکرات شرعیہ مثلاً رقص و مزامیر وغیرہ سے خالی ہو'' (جلد نمبر 9 ص 421-420) جسکا مطلب ہے کہ غیر شرعی عرس ناجائز ہے۔

O ''فرضی مزار بنانا اور اس کے ساتھ اصل کا سا معاملہ کرنا ناجائز و بدعت ہے'' ''جھوٹا مزار بنانا اور اس کی تعظیم جائز نہیں'' (جلد نمبر 9 ص 427-425) اور اس کی کمائی نذرانوں کی صورت میں حرام ہے۔

O ''رہا رقص پر مشتمل عرس تو وہ خود ناجائز ہے۔'' (جلد نمبر 29، ص 203)

O ''بلا شبہ غیر کعبہ معظّمہ کا طواف تعظیمی ناجائز ہے اور غیر خدا کو سجدہ ہماری شریعت میں حرام ہے اور بوسہ قبر میں علماء کو اختلاف ہے اور احوط منع ہے خصوصاً مزارات طیبہ اولیاء کرام کہ ہمارے علماء نے تصریح فرمائی کہ کم از کم چار ہاتھ کے فاصلے سے کھڑا ہو یہی ادب ہے۔'' (جلد نمبر 22 ص 382)

O ''مزارات اولیاء یا دیگر قبور کی زیارت کو عورتوں کا جانا ہرگز پسند نہیں کرتا خصوصاً اس طوفانِ بے تمیزی رقص و مزامیر سرود میں جو آجکل جہال نے اعراس طیبہ میں برپا کر رکھا ہے اس کی شرکت میں تو عوام رجال کو بھی پسند نہیں رکھتا''

(فتاؤی رضویہ جلد 23 ص 111)

O ''عورتوں کو حاضری سے روکنا ہی انسب واسلم ہے۔''

(فتاؤی رضویہ جلد 21 ص 643)

O مزامیر کے ساتھ قوالی جائز نہیں ''مسائل سماع''۔ (جلد نمبر 24 صفحہ 145)

O ''مہندی ناجائز ہے اور اس کا آغاز کسی جاہل سفیہ نے کیا ہوگا''۔
(فتاوٰی رضویہ جلد نمبر 24 صفحہ 510)

O ''آتش بازی (جیسا کہ میلہ چراغاں پر آگ جلاتے ہیں یا کسی بھی جگہ کریں) اسراف ہے اور اسراف حرام، کھانے کا ایسا لٹانا بے ادبی ہے اور بے ادبی محرومی ہے۔ تضیع مال ہے اور تضیع حرام۔ روشنی اگر مصالح شریعہ سے خالی ہو تو وہ بھی اسراف ھے۔'' (فتاوٰی رضویہ جلد نمبر 24 صفحہ 112)

O عورتوں کا قبرستان جانا جائز نہیں۔ ''نور کے جملے، عورتوں کو زیارت قبور سے روکنے کے بارے میں'' (فتاوٰی رضویہ جلد نمبر 9 ص 541)

آجکل کے علمائے کرام مروجہ غیر شرعی عرس کو ناجائز قرار دیتے ہیں۔

سوال: کیا مزارات پر جانے والوں کو مشرک کہنا جائز ہے۔

جواب: اعلیحضرت کا مسلک بیان کر دیا گیا ہے اور سمجھنے والوں کو سمجھ بھی آ گئی ہو گی۔ دیوبندی یا اھلحدیث حضرات جو جاہلوں کی وجہ سے یہ پرچار کرتے ہیں کہ بریلوی قبر پرست ہیں اور قبر کو بت اور قبر پر جانے کو بت پرستی کہتے ہیں یہ بات ایک تو حدیث کے خلاف ہے دوسرا تعصب کا کوئی علاج نہیں۔

اس لئے اعلیحضرت کا مسلک کھل کر بیان کرنا چاہئے اور اس طرح سمجھائیں کہ ایک ایک بات علیحدہ سمجھ میں آئے مثلاً

O کسی قبر پر جانا فرض نہیں، مستحب ہے مگر مسجد میں آنا فرض ہے۔

O ساری زندگی کسی قبر پر نہ جائیں تو گناہ نہیں اور اگر نماز نہ پڑھیں تو یہ فسق اور گناہ کبیرہ ہے۔

O قبر والے کیلئے ایصال ثواب کیا جائے اور ان کے درجات کی بلندی کی دعا کی جائے۔

O قبر والے کے وسیلے سے دعا کی جائے کہ یا اللہ ان پیاروں کے صدقے میں

مجھے دین عطا فرما اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔

O قبر پر قبضہ کرنے والا گروہ بھی ہے جیسے حضرت لعل شہباز قلندر، بری امام، شمس سبزواری، سخی سرور علیہما الرحمۃ اور دیگر کئی مزارات پر شیعوں کا قبضہ ہے اور ہماری عوام کو جس طرف لگایا جائے لگ جاتی ہے۔ اس لئے جاہل لوگ شام قلندر کو شریعت کے خلاف منا کر قلندر پاک کو نہیں، بلکہ خود کو خوار کر رہے ہیں۔

O قبر والا ''برزخی زندگی'' میں ہوتا ہے اس لئے وہ بھی ہمارے لئے دعا کر سکتا ہے مگر قبول اللہ جل شانہ نے کرنی ہے۔

O قبر والا ''اللہ کا پیارا'' ہے مگر اس کی اپنی ذاتی طاقت اور ذاتی تصرفات نہیں ہوتے۔ اگر کوئی جاہل کہے کہ ان اولیاء اور انبیاء کے ذاتی تصرفات ہیں جو چاہیں کر سکتے ہیں یا یہ کہے کہ اللہ کچھ نہیں کرتا جب تک یہ نہ چاہیں تو ایسا کہنے سے شرک لازم آتا ہے۔

O یہ بھی عوام کو بتانا چاہئے کہ ہر قبر والا فیض نہیں دیتا کچھ لوگ فرضی مزار بنا لیتے ہیں اور اعلیحضرت نے فرمایا کہ **''فرضی مزار بنانا اور اس کے ساتھ اصل کا سا معاملہ کرنا ناجائز اور بدعت ہے''۔ (جلد نمبر 9 ص 425)**

O دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے اللہ جل شانہ کی حکم اور مشیت سے ہو رہا ہے ہزاروں لوگ دعائیں کرتے ہیں مگر کام بنانے والا ایک ہی ہے جس کے حکم کے بغیر پتا بھی نہیں ہلتا۔

O اللہ جل شانہ کے لاکھوں ''جنود'' یعنی گروہ ہیں کبھی اللہ جل شانہ فرشتوں کے ذریعے مدد فرماتا ہے۔ کبھی نبیوں کی ارواح کے ذریعے مدد فرماتا ہے کبھی ابابیلیں آجاتی ہیں۔ کبھی موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کو ''عصا'' عطا کیا جاتا ہے۔ کبھی عیسیٰ علیہ السلام کو مردوں کو زندہ کرنے کی اور آنکھیں دینے کی طاقت دی جاتی ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سراپا معجزہ بن کر آتے ہیں۔

O ''فیض'' یا ''فیضان'' کیا ہوتا ہے؟

''فیض'' شریعت پر استقامت سے چلنے کا نام ہے جسکو نبی کریم ﷺ کا فیضان مل گیا یا اولیاء کرام سے فیض مل گیا وہ دین پر چلتا ہوا نظر آئے گا شیطان کو ہراتے ہوئے اور اپنا ایمان بچاتے ہوئے۔

O قبر پر جانے سے سارے کام نہیں ہوتے بلکہ ان پاک لوگوں کی طرح زندگی گذارنے سے سارے کام بنتے ہیں۔

O اگر کوئی ساری زندگی کسی بھی ''نبی'' یا ''ولی'' کی قبر پر نہ جائے مگر ان کی تعلیمات پر چلے وہ کہیں بھی ہو اس کو نبی کریم ﷺ اور اولیاء کرام کا فیض ملے گا۔

سوال: ''کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص میلاد شریف بھی کراتا ہے اور تمام اولیاء اللہ کی نیاز نذر بھی کرتا ہے اور سب کو مانتا ہے، اور وہ شخص یہ بات کہتا ہے کہ تمام کام کرو لیکن وہ شخص ان باتوں کو منع کرتا ہے کہ مزار شریف پر جا کر مرادیں مت مانگو بلکہ اللہ سے مراد مانگو اور مزار پر جا کر نیاز نذر سب کچھ کرو۔ اور کہتا ہے کہ مرادیں اس طریقہ پر مت مانگو کہ فلاں فلاں میری حاجت روا ہو، مزار پر جا کر مت مانگو، مزار پر جا کر فاتحہ پڑھو، ثواب پہنچاؤ، زیارت کرو کہ کیسے کیسے بزرگ آدمی گذرے ہیں۔ کچھ کرو لیکن مراد مت مانگو خدا سے عرض کرو۔''

جواب فرمایا: ''اگر وہ شخص اور کوئی بات وہابیت کی نہیں رکھتا اور وہابیوں اور دیوبندیوں کو کافر جانتا ہے تو اتنا کہنے سے وہابی نہیں ہوسکتا''۔

(فتاوٰی رضویہ جلد 29 ص 543)

سوال: رنڈیوں کا مزارات پر ناچنا علماء کے نزدیک کیا ہے؟

جواب: ''رنڈیوں کا ناچ بے شک حرام ہے، اولیائے کرام کے عرسوں میں بیقید جاہلوں نے یہ معصیت پھیلائی ہے۔'' (فتاوٰی رضویہ جلد 29 ص 92)

☆ ☆ ☆

یا رسول اللہ

پُکار کبھی بھی پوجا (عبادت) نہیں ہوتی۔ چاہے زندہ کو یا جو دنیا میں نہیں (وصال شدہ) کو پکارا جائے۔ پکار مگر کسی کو الہ سمجھ کر نہ پکار، پکار بھی اور اللہ جل شانہ کے حکم پر اور نبی کریم ﷺ کی شریعت پر بھی چل۔ نبی کریم ﷺ کو پکار مگر یہ بھی نہیں کہ اللہ جل شانہ سے دعا کرنا چھوڑ دے۔

س: کیا حرف ندا ''یا'' کہنا جائز ہے؟

جواب: جائز ہے جیسا کہ امام احمد رضا خاں علیہ الرحمتہ نے اپنے فتاوٰی رضویہ شریف جلد نمبر **29** صفحہ نمبر **548** اور احمد یار خاں نعیمی علیہ الرحمتہ نے جاء الحق صفحہ نمبر **177** پر جواز ثابت کیا ہے اور نبی کریم ﷺ کا یا محمد ﷺ کا وظیفہ جو نابینا صحابی کو بتایا گیا، وہ امت کو تعلیم دلانے کے لئے سکھایا گیا ہے اور دیگر احادیث بھی وظیفہ کے طور پر جائز ہیں لیکن ان کا درجہ فرائض یعنی نماز وغیرہ سے کم ہے۔

سوال: اگر کوئی ''حرف ندا'' کو اور ''یارسول اللہ'' پکارنے کو جائز مانتا ہے مگر جیسا کہ عام نعرے لگاتے ہیں اس طرح نہ پکارے تو کیا ''بریلوی'' نہیں؟

جواب: ''بریلوی'' ہے۔ کوئی حرج نہیں۔

سوال: کیا ''یارسول اللہ'' نہ کہنے والے حضرات ''کافر'' ہیں

جواب: اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو نہیں مانتا تو ''گمراہ'' ہے مگر ''کافر'' نہیں کیوں کہ یہ فروعی مسئلہ ہے اس سے ضروریاتِ دین کا انکار نہیں ہو رہا اور ''کافر'' اس کو کہتے ہیں جو ضروریاتِ دین کا انکار کرے۔

سوال: کیا اللہ جل شانہ کو نہیں پکارنا چاہئے اور یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی پکارتے رہنا چاہئے؟

جواب: اللہ جل شانہ کی عبادت ہوتی ہے اور اللہ کریم سے دعا کی جاتی ہے مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا جاتا ہے ان کی عبادت نہیں ہوتی اور یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس لیے بھی پکارنا چاہئے کہ اس کا تعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر والی ''برزخی'' اور روحانی ''زندگی سے ہے اور بعض ''دیوبندی'' اور ''اہلحدیث'' یہ کفریہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ مر کر مٹی ہو گئے ہیں۔

س: کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی بھی ولی کو پکارنے سے مدد ہوتی ہے؟

جواب: پہلی بات ''یارسول اللہ'' پکارنے کا وظیفہ جائز ہے اور دوسری بات ''مدد'' کا ہونا ہے۔ یہ ذہن میں رکھنا چاہئے کہ مدد نماز پڑھنے سے بھی ہوتی ہے، ذکر کرنے سے بھی ہوتی ہے، صبر کرنے سے بھی ہوتی ہے وغیرہ وغیرہ اور ''یارسول اللہ'' یا کسی کو پکارنے پر بھی اللہ کریم مدد فرما سکتا ہے۔

اصول

مدد بھی اللہ کریم اسی طریقے سے فرماتا ہے جیسے ہم اللہ جل شانہ سے دعا کرتے ہیں کہ یا اللہ ہم کو فلاں شے عطا فرما تو اللہ کریم عطا فرما دے، نہ عطا

فرمائے کچھ اور عطا فرما دے یا جنت میں درجات بلند کر دے۔ اصل مدد اللہ جل شانہ ہی فرماتا ہے اور وسیلہ کوئی بھی ہوسکتا ہے۔

باذن اللہ

اعلیٰحضرت علیہ الرحمتہ نے فرمایا کہ "انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اظہار خوارق و ادراک غیب میں انسان مختار بعطائے قادر جلیل الاقتدار ہیں کہ جسطرح عام آدمیوں کو ظاہری حرکات و ظاہری ادراکات کے اختیارات حضرت واہب العطیات نے بخشے ہیں کہ جب چاہیں دست و پا کو جنبش دیں چاہیں نہ دیں، جب چاہیں آنکھ کھول کر چیز دیکھ لیں چاہیں نہ دیکھیں اگر چہ بے خدا کے چاہے وہ کچھ نہیں چاہ سکتے، اور وہ چاہیں خدا نہ چاہے تو ان کا چاہا کچھ نہیں ہوسکتا اور وہ عطائی اختیارات اسکے حقیقی ذاتی اختیار کے حضور کچھ نہیں چل سکتے بعینہ یہی حالت حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی درباره معجزات وادراک مغیبات ہے کہ رب عزوجل نے انہیں ظاہری جوارح وسمع و بصر کی طرح باطنی صفات وہ عطا فرمائی ہیں کہ جب چاہیں خرقِ عادات فرمادیں مغیبات کو معلوم فرمالیں۔ چاہیں نہ فرمائیں اگر چہ بے خدا کے چاہے نہ وہ چاہ سکتے ہیں نہ بے ارادۂ الٰہیہ ان کا ارادہ کام دے سکتا ہے اور امام الوہابیہ کے نزدیک ایسا نہیں بلکہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پتھر کی طرح عاجز محض و مجبور مطلق ہیں۔"

(فتاوٰی رضویہ جلد نمبر 30 ص 579)

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "انا قاسم واللہ یعطی" "اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بانٹتے اور تقسیم فرماتے ہیں۔ یہ

تقسیم بھی اللہ کریم کے اذن سے ہوتی ہے۔

لمحہ فکریہ

آج کل بیان کرتے ہوئے بتانا چاہئے کہ بے شک باذن اللہ کا عقیدہ مشرک بننے نہیں دیتا مگر جس کے اندر سے باذن اللہ ختم ہو گیا ہو یا اڑا دیا جائے وہ کون ہوگا؟ کافر و مشرک۔

یہ بھی یاد رہے علم والوں اور جاہلوں میں فرق ہے اور بہت سے مقرر بیان کرتے ہوئے باذن اللہ کہتے ہی نہیں اس لئے جاہل عوام کو سمجھ نہیں آتی اور جاہل یہ کہتے ہیں کہ اللہ کریم چاہے نہ چاہے اولیاء کرام اور انبیاء کرام سب کچھ کر سکتے ہیں اور یہ شرک ہے۔

اس لئے پکارنے کو باذن اللہ سے مشروط کرنے کے بعد عوام کو یہ بھی دعوت دیں کہ اللہ کریم سے ہر شے مانگا کرو، نماز، روزہ اور نبی کریم ﷺ کی تعلیمات پر بھی عمل کرو۔ اس طرح نابینا صحابی کی دعا جو نبی کریم ﷺ نے وظیفہ کے طور پر سکھائی اس کو بھی کبھی کبھی وظیفہ کے طور پر پڑھ لیا کرو کیونکہ نبی کریم ﷺ بھی ہر ایک کو اس کی عقل کے مطابق بات، وظیفہ اور عمل ارشاد فرماتے تھے۔

واقعہ: ایک آدمی کا بچہ دریا میں ڈوب گیا وہ بڑے عاملوں، پیروں مزاروں اور علمائے کرام کے پاس گیا اور کہنے لگا جیسے شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمتہ کی کرامت سناتے ہو کہ ''بیڑہ'' 12 سال کا ڈوبا نکال دیا تھا میرا بیٹا بھی زندہ ہونا چاہئے لیکن بیٹا مر گیا۔

کہنے لگا۔ یہ سارے پیر، عامل اور مزار والوں نے مدد کیوں نہیں کی۔

سب نے جواب دیا اللہ کریم کی مرضی نہیں تھی اور جب اللہ جل شانہ کی مرضی نہ ہوتو کوئی بھی کام نہیں آسکتا بلکہ آزمائش کر کے درجے بلند کر دیئے جاتے ہیں۔ کہنے لگا: یہ تو وہابی کہتے ہیں مگر بریلویوں نے تو ہمیشہ یہی کہا ہے کہ اولیاء کرام سیاہ وسفید کے مالک ہوتے ہیں جو چاہیں کر سکتے ہیں۔

اسی طرح ایک عالم کو جاہل لوگ کہہ رہے تھے کہ تم کہو کہ داتا بیٹا دے سکتا ہے۔ اس نے کہا کہ باذن اللہ کسی کی دعا بھی قبول ہوسکتی ہے اور ''باذن اللہ'' ہماری اصل ہے۔ وہ جاہل کہنے لگے تو ہمیں قرآن کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے بس یہ کہہ کہ داتا بیٹا دیتا ہے۔ عالم نے کہا اللہ کریم کا حکم ہوتو سب کچھ ہوسکتا ہے اور نہ ہوتو کچھ نہیں ہوسکتا۔ جاہل عوام کہنے لگی یہ انبیاء و اولیاء کا منکر، گستاخ اور کافر یعنی دیوبندی یا وہابی ہے۔

مدد ہونا اور آزمائش

اللہ کریم نے ہم کو بندگی کے لئے پیدا کیا ہے اور بندگی سے مقصود عاجزی اور اللہ کے حکم کے سامنے جھک جانا ہے۔ اللہ کا بندہ اپنی خواہش کو نہیں بلکہ توکل علی اللہ کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ کی تعلیمات پر چل کر اسباب کو اختیار کر کے نتیجہ اللہ کریم پر چھوڑ دیتا ہے کہ اللہ کریم جو کرے گا وہی بہتر اور میرا مقدر اور میں اپنے اللہ اور مقدر پر ایمان لایا۔ کوئی بھی وظیفہ، ورد اور نیک عمل کرنے سے مدد بھی ہوسکتی ہے اور کسی بھی وظیفہ، ورد اور نیک عمل کرنے کے بعد آزمائش بھی ہوسکتی ہے اور دونوں حق ہیں۔

س: اگر کوئی کہے میری تقریر میں نعرہ نہ لگاؤ میری بات غور سے سنو تو لوگ کہیں یہ ''دیوبندی'' یا ''وہابی'' ہے؟

جواب: اعلیٰحضرت نے فرمایا کہ "دوران وعظ خیال رکھیں کہ بلند آواز سے درود نہ پڑھیں تا کہ وعظ ونصیحت سننے سے نقصان پیدا نہ ہو چنانچہ درمختار میں ہے صواب یہ ہے کہ حضور کریم ﷺ کا اسم گرامی سن کر آپ ﷺ پر دل میں دورد شریف پڑھے۔ فتاوی شامی میں ہے یونہی جب حضور ﷺ کا ذکر چھڑ جائے تو آپ پر بلند آواز سے درود شریف نہ پڑھیں بلکہ دل میں پڑھیں اور اسی پر فتوی ہے۔" (فتاوٰی رضویہ جلد نمبر 23 ص 395)

مبلغ کا کام محفل میں تبلیغ کرنا ہے اور لوگوں کو علم دینا ہے صرف ان کو جذبے میں لا کر نعرے لگوا کر پیسے ہی نہیں اکھٹے کرنے۔ ایسے لوگ اللہ کریم کے حضور قیامت والے دن جواب دہ ہوں گے۔ یہاں کہہ کہہ کر سبحان اللہ کروایا جاتا ہے اور چاہے سبحان اللہ والی بات کوئی نہ ہو۔

س: ہمارے ہاں یہ تین نعرے یارسول اللہ، یاعلی، اور یاغوث الاعظم ہی لگائے جاتے ہیں؟ کیا باقی کسی بھی نبی اللہ یا ولی اللہ کو پکارنا ناجائز ہے؟

جواب: ہر نبی اور ولی کو پکارنا جائز ہے یہاں عرف کی تخصیص ہے وگرنہ کم وبیش 124000 انبیاء کرام، کم وبیش 124000 صحابہ کرام اور لاکھوں اولیاء کرام موجود ہیں۔ احادیث کے مطابق پکارنا جائز ہے اور ہم کسی بھی نبی، ولی، پیر وپیغمبر کو الہ یا مستقل بالذات نہیں سمجھتے بلکہ پکارنے کے جواز کو ثابت کرتے ہیں کہ جو کچھ احادیث میں آیا ہے اس کے منکر نہیں۔

یہ بھی نہیں کہ بندہ صرف قبر پر ہی بیٹھا رہے ورنہ بعض انبیاء وصحابہ و اولیاء اللہ کی قبریں ہیں اور کثیر نبیوں، صحابہ کرام واولیاء کرام کی قبریں ظاہر

نہیں ہیں۔ تو اگر فیض صرف قبر پر بیٹھنے سے ہوتا تو یہاں تو ہزاروں نبیوں کی قبریں ظاہر نہیں ہیں تو وہ پھر فیض کیسے دیں گے؟

اس لئے ہم قبر کی زیارت کو جانے کو مستحب مانتے ہیں مگر فرض نہیں۔ ہر ایمان والے کو قبر کا احترام بھی کرنا ہے اور ان قبر والوں کی تعلیمات پر بھی عمل کرنا ہے۔

اشرف علی تھانوی کے پیرومرشد

حضرت امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب ''فیصلہ ہفت مسئلہ'' میں فرماتے ہیں۔ کہ ''ندائے غیر اللہ'' کے مقاصد و اغراض مختلف ہوتے ہیں۔ کبھی محض اظہار شوق کبھی تحسر کبھی منادی کو سنانا، سو مخلوق غائب کو پکارنا اگر محض واسطے تذکرہ اور شوق وصال اور حسرت فراق کے لیے ہے جیسے عاشق اپنے محبوب کا نام لیتے ہیں اسمیں تو کوئی گناہ نہیں۔ ایسی ندا صحابہ سے کثرت سے منقول ہے۔

اگر مخاطب کا سماع و سنانا مقصود ہے تو اگر تصفیہ باطن سے منادی (جسکو پکارا جارہا ہے) کا مشاہدہ کررہا ہے تو بھی جائز ہے۔

اگر مشاہدہ نہیں کرتا لیکن سمجھتا ہے کہ فلاں ذریعے سے اسکو خبر پہنچ جائیگی اور وہ ذریعہ ثابت بالدلیل ہو تب بھی جائز ہے مثلاً ملائکہ کا درود شریف حضور اقدس ﷺ میں پہنچانا احادیث سے ثابت ہے اس اعتقاد سے کوئی شخص '' الصلوة و اسلام علیك یارسول الله ' ' کہے کچھ مضائقہ نہیں۔

اگر کسی ولی کو دور سے ندا کرنا کہ اس طرح کہ روبرو نہیں اور سنانا منظور

ہے نہ یہ معلوم کہ ''پکار'' اس تک پہنچے گی کیسے۔ اس پر کوئی دلیل شرعی نہیں یہ اعتقاد افتراء علی اللہ اور دعوی علم غیب ہے بلکہ مشابہ شرک ہے۔ مگر بے دھڑک شرک نہیں کہنا کیونکہ اگر اللہ تعالی چاہے تو اس بزرگ کو خبر پہنچا دے ممکن ہے اور ممکن کا اعتقاد شرک نہیں۔ البتہ جو ندا نص میں وارد ہے مثلا ''اعینونی یاعباداللہ'' وہ بالاتفاق جائز ہے اور یہ تفصیل عوام کے لیے ہے۔ خاص بندوں کے لیے حال جدا ہے اور حکم بھی جدا کہ ان کے حق میں یہ فعل عبادت ہو جاتا ہے۔ جو خواص میں سے ہوگا خود سمجھ لے گا بیان کی حاجت نہیں۔ یہاں سے معلوم ہو گیا حکم وظیفہ یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ کا۔ اگر شیخ کو متصرف حقیقی سمجھے تو شرک ہے ہاں اگر وسیلہ یا ذریعہ جانے یا ان الفاظ کو برکت سمجھ کر خالی الذہن ہو کہ پڑھے کوئی حرج نہیں۔

دیوبندی حضرات کی غلطی

دیوبندی یا اہلحدیث حضرات جو اس پکار کو مطلقاً منع کرتے ہیں جائز نہیں کیونکہ احادیث میں تعلیم دی گئی ہے اور قیامت تک کے لیے ثابت ہے۔

اگر کوئی پکار لے تو جائز اور اگر نہ پکارے تب بھی جائز۔ اگر دیوبندی حضرات اس پکار کو شرک کہتے ہیں تو کیا ان کے بڑے بھی مشرک ہوئے؟ اگر عوام کی بات کرتے ہیں تو ساتھ خاص بندوں کی بات کو بھی کر دینا چاہیئے۔

گیارھویں شریف

گیارہویں شریف حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کا دن ہے۔قرآن پڑھ کراور کھانا کھلا کر ہم اللہ تعالیٰ کے آگے عرض کرتے ہیں کہ یا اللہ قبول فرما، اجروثواب عطا فرما اور وہی ثواب ہم شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی روح مبارک کو پیش کرتے ہیں کیونکہ نفلی ہو یا فرضی عمل صرف اللہ کریم کے لیے کیا جاتا ہےاورثواب بندوں کوپیش کیا جاتا ہے۔

عوام کی غلطیاں

ایک دوست کو گیارھویں شریف پر بلایا گیا اور کھانا کھلانے کے بعد ایک دوست کہنے لگا ''یہ گیارھویں شریف کے نام کا ہے''۔اس دوست نے کہا کہ ہرفرض اورنفلی عبادت اللہ جل شانہ کے لیے ہوتی ہےاورثواب شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمتہ کوجاتا ہےدوسرادوست کہنے لگا کیا تو ''وہابی'' ہوگیا ہے۔

ایک بندہ اپنی ماں کےایصال ثواب کے لیےنفل کی نیت کرر ہا تھا کہ دو رکعت نفل واسطے میری ماں کے،اس کو سمجھایا گیا کہ عبادت اللہ جل شانہ کی ہوتی ہےاس لیےاس طرح پڑھ کہ دورکعت نفل واسطے اللہ تعالی کےاور پھر کہہ یااللہ جوثواب نفل پڑھنے پرتونے مجھےعطافرمایاوہ میں اپنی ''والدہ'' کو پیش کرتاہوں۔

☆ ☆ ☆

جانور کو ذبح کرتے وقت اگر غیر کا نام لیا جائے تو جانور حرام ہو جاتا ہے۔ جیسے بسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم، بسم عبد القادر۔ مگر جب کہا جائے کہ بسم اللہ تو پھر جانور حلال ہو جاتا ہے۔

وما اهل به لغير الله ''کی تشریح یہی ہے کہ اللہ جل شانہ کا نام لے کر جانور ذبح کیا جائے اور اس عمل کا ثواب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفے کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے یا کسی بھی ولی کو ایصال ثواب کیا جا سکتا ہے یا اپنے ماں باپ کو ثواب پہنچایا جا سکتا ہے۔

غوث اعظم علیہ الرحمتہ کی روح پاک کی نذر دینی اگر خالصاً اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے ہو اور سرکار غوث پاک کی روح مقدس کو ثواب پہنچانا مقصود ہو تو جائز بلکہ مستحسن ہے لیکن اگر نذر کرتے وقت خاص پیران پیر علیہ الرحمتہ کا نام ذکر کرے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کا ذکر چھوڑ دے تو جیسا کہ جاہلوں کی عادت ہے ناجائز ہے بلکہ کفر کا خوف ہے۔

☆ ☆ ☆

مستحبات

پوچھا گیا اذان سے پہلے درود، نماز کے بعد کلمہ، مرنے پر قل اور چہلم، معراج شریف اور شب برات میں عبادت، میلاد منانا، جمعہ کی نماز کے بعد کھڑے ہو کر سلام پڑھنا، نام محمد ﷺ سن کر انگوٹھے چومنا کیسا ہے؟

1۔ یہ اعمال نہ کرو مگر ان کو بدعت نہ کہو، بدعت کہنا گناہ ہے۔

2۔ مستحب اعمال ہیں (کرو تو ثواب ہے، نہ کرو تو گناہ نہیں)۔

3۔ ہر طرح کے لوگ موجود ہیں جو کہ محبت میں، تعصب میں، دیکھا دیکھی اور رسم و رواج سمجھ کر کر رہے ہیں۔

4۔ جو علم والا فرض قرار دے گنہگار ہے کیوں کہ قرآن اور احادیث میں فرض قرار نہیں دیا گیا۔

اعلیحضرت علیہ الرحمۃ نے ایک سوال "کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ **اشهدان محمد رسول الله** جو اذان و اقامت میں واقع ہے اُس میں انگوٹھوں کا چومنا جو مستحب ہے اگر کوئی شخص باوجود قائل ہونے استحباب کے احیانا عمداً ترک کرے تو وہ شخص قابلِ ملامت ہے یا نہیں" کے جواب میں فرمایا "جبکہ مستحب جانتا ہے اور فاعلون (کرنیوالوں پر) اصلاً ملامت روا نہیں جانتا فاعلون (اور جو انگوٹھے چومنے والوں) پر ملامت کرنے والوں کو بُرا جانتا ہے تو خود اگر احیانا کرے احیانا نہ کرے ہرگز قابل ملامت نہیں (کہ مستحب کا درجہ و مقام یہی ہے)"۔ (فتاوی رضویہ جلد نمبر 5 ص-414)

اس لئے یہ تمام اعمال ''مستحب'' ہیں، کریں تو ثواب اور نہ کریں تو گناہ نہیں۔ ان کا عقائد سے کوئی تعلق نہیں اور جائز مان کر اگر کوئی مسلمان نہیں کرتا تو یہ بھی جائز ہے۔

سوال: کیا ان مستحبات کے علاوہ بھی مستحب اعمال ہیں۔

جواب: نماز، روزہ، زکوٰۃ اور دیگر معاشرتی و معاشی معاملات میں ہزاروں مستحب اعمال ہیں جو کہ کم علم لوگوں کو معلوم نہیں۔

مثال

اگر بیوی نماز نہ پڑھتی ہو تو اس کو طلاق دے دینی چاہئے اور یہ عمل بھی مستحب ہے تو کیا یہ مستحب عمل بھی کوئی کرتا ہے۔ ان سب مستحب اعمال کی وجہ سے ہم بریلوی دوسروں کو کافر نہیں کہتے بلکہ وجوہات آگے بیان ہو رہی ہیں۔

اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ نے جو کچھ ان مستحبات کے بارے میں فرمایا وہ بیان کیا جاتا ہے۔

قل اور چہلم کے متعلق

اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ نے فرمایا:

''مسلمان مُردوں کو ثواب پہنچانا اور اجر ہدیہ کرنا ایک پسندیدہ اور شریعت میں مندوب امر ہے جس پر تمام اہلسنت و جماعت کا اجماع ہے''۔

(فتاوی رضویہ جلد نمبر 9 صفحہ 570)

(ایصال ثواب) ''اس عمل کا انکار وہی کرے گا جو بے وقوف جاہل یا گمراہ صاحبِ باطل ہو۔'' **(فتاوی رضویہ جلد 9 صفحہ 570)**

''فاتحہ دلانا شریعت میں جائز ہے، اصل یہ ہے کہ جو کوئی عبادت کرے اسے اختیار ہے کہ اس کا ثواب دوسرے کے لیے کر دے اگرچہ ادائے عبادت

کے وقت خود اپنے لیے کرنے کی نیت رہی ہو۔ظاہر دلائل سے یہی ثابت ہے خواہ نماز ہو یا روزہ،صدقہ یا قرأت"۔(فتاوی رضویہ جلد 9 صفحہ 593)

"اس میں کوئی فرق نہیں کہ جس دوسرے کے لیے اپنا ثواب ہدیہ کرے وہ وفات پا چکا ہو یا زندہ ہو"۔(فتاوی رضویہ جلد 9 صفحہ 622)

"جاہل عوام نے ایصال ثواب کے باب میں جو ناپسندیدہ امور پیدا کر لیے ہیں۔ جیسے نمائش، ناموری، مفاخرت، مالداروں کو جمع کرنا محتاجوں کو منع کرنا، اور یہ کہ سوم میں ایک جماعت اکٹھا بیٹھتی ہے اور سب کے سب بلند آواز سے قرآن پڑھتے ہیں اور سننے کا فرض ترک کرتے ہیں، یہ سب ممنوع و ناروا، مکروہ اور برا ہے۔"(فتاوٰی رضویہ جلد 9 صفحہ 592)

آجکل بھی قل اور چہلم پر سات قسم کے پھل' سات سبزیاں' دودھ کے گلاس' سوٹوں کی بھرمار' جائے نماز' کہیں قرض پکڑ کر کھانا پکانا' ایصال ثواب کا کھانا دوسروں پر ڈالنا' لوگوں کی عدم دلچسپی اور آخری وقت میں دعا میں آنا، قرآن پڑھوانے کے لیے گھر گھر چکر لگانا اور اسکو لازم سمجھنا یہ سب رواجی معاملات ہیں نہ کریں تو کوئی گناہ نہیں۔

جہالت کی انتہا دیکھیں کہ ایک ملا تقریر کر رہا تھا کہ چہلم کو ہم اس لئے مانتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ 40ویں مسلمان تھے اس لئے چہلم وہاں سے نکلا ہے۔

"اگر کسی شخص کا یہ اعتقاد ہے کہ جب تک کھانا سامنے نہ کیا جائے گا ثواب نہ پہنچے گا تو یہ گمان اس کا محض غلط ہے۔"(فتاوٰی رضویہ جلد 9 صفحہ 567)

"طعام تین قسم ہے: ایک وہ کہ عوام ایام موت میں بطور دعوت کرتے ہیں یہ ناجائز و ممنوع ہے۔اس لیے کہ دعوت کو شریعت نے خوشی میں رکھا ہے غمی میں

نہیں۔اغنیاءکواس کا کھانا جائز نہیں۔

دوسرے وہ طعام کہ اپنے اموات کوایصالِ ثواب کے لیے بنیت تصدق کیا جاتا ہےفقراءاس کے لیےاحق ہیں،اغنیاءکونہ چاہئے۔

تیسرے وہ طعام کہ نذ ورارواحِ طیبہ حضرات انبیاء و اولیاء علیھم الصلٰوۃ والثناء کیا جاتا ہے اور فقراء و اغنیاء سب کو بطور تبرک دیا جاتا ہے یہ سب کو بلا تکلف روا ہے۔" (فتاوٰی رضویہ جلد 9 صفحہ 614)

"تیجہ، دسواں، چہلم وغیرہ جائز ہیں جبکہ اللہ کے لیے کریں اور مساکین کو دیں۔" (فتاوٰی رضویہ جلد 9 صفحہ 599)

"(سوم) کے چنے فقراء ہی کھائیں،غنی کونہ چاہئے بچہ یا بڑا۔غنی بچوں کوان کے والدین منع کریں" (فتاوٰی رضویہ جلد 9 صفحہ 615)

"عوام مسلمین کی فاتحہ، چہلم، برسی، ششماہی کا کھانا بھی اغنیاء کومناسب نہیں۔" (فتاوٰی رضویہ جلد 9 صفحہ 610)

"میت کے یہاں جولوگ جمع ہوتے ہیں اوران کی دعوت کی جاتی ہےاس کھانے کی تو ہرطرح ممانعت ہےاور بغیر دعوت کے جمعراتوں، چالیسویں، چھ ماہی، برسی میں جو بھاجی کی طرح اغنیاء کو بانٹا جاتا ہے وہ بھی اگرچہ بے معنی ہے مگراس کا کھانا منع نہیں۔بہتر یہ ہے کہ غنی نہ کھائے اور فقیرکوتو کچھ مضائقہ نہیں کہ وہی اس کے مستحق ہیں.... اوراپنی یہاں موت ہوجائے تواپنا کھانا کھانے کی کسی کوممانعت نہیں اور چالیس دن کے بعد بھی جمعراتیں ہوسکتی ہیں،اللہ کے لئےفقیروں کو جب اور جوکچھ دے ثواب ہے۔" (جلد 9 صفحہ 673)

"میت کا تیجہ،دسواں، بیسواں، چالیسواں متعین کرنا یہ تعینات عرفیہ ہیں، ان میں اصلاً حرج نہیں جبکہ انہیں شرعاً لازم نہ جانے۔ یہ نہ سمجھے کہ انہی دنوں

ثواب پہنچے گا آگے پیچھے نہیں۔" (فتاوٰی رضویہ جلد 9 صفحہ 604)

(فوت شدہ کے گھر) "پہلے دن صرف اتنا کھانا کہ میت کے گھر والوں کو کافی ہے بھیجنا سنت ہے اس سے زیادہ کی اجازت نہیں، نہ دوسرے دن بھیجنے کی اجازت، نہ اوروں کے واسطے بھیجا جائے نہ اور اس میں کھائیں۔"

(فتاوٰی رضویہ جلد 9 صفحہ 603)

"میت کی دعوت برادری کے لیے منع ہے، ان کا بُرا ماننا حماقت ہے۔ ہاں برادری میں جو فقیر ہو اسے دینا اور فقیر کے دینے سے افضل ہے۔"

(فتاوٰی رضویہ جلد 9 صفحہ 609)

سوال: ایصال ثواب کرنا جائز ہے اگر قل، چہلم، تیجہ، دسواں کو صرف یہ کہہ دیا جائے کہ ایصال ثواب کی محفل ہے تو کیا کوئی حرج ہے؟

جواب: جائز ہے، کوئی حرج نہیں۔

سوال: اگر کسی کے پاس پیسے نہ ہوں تو قرض پکڑ کر ایصال ثواب کرے تو کیسا ہے؟ جواب: یہ ٹھیک نہیں ہے عوام کو سمجھانا چاہئے۔

مرگ کے وقت کھانا کون پکائے

بہت سے سمجھدار لوگ پوچھتے ہیں کہ جب کوئی اپنے ماں باپ، بہن بھائی، ماموں کو قبر میں رکھ کر آتا ہے تو کھانا کھلایا جاتا ہے یہ کھانا کون دے یا کون پکائے۔ ماموں، سسر، بہن اس پر شریعت کیا کہتی ہے؟

اعلیحضرت علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں "ایصال ثواب سنت ہے اور موت میں ضیافت ممنوع، اہل میت کی طرف سے کھانے کی ضیافت تیار کرنی منع ہے کہ شرع نے ضیافت خوشی میں رکھی ہے نہ کہ غمی میں۔ اور یہ بدعتِ شنیعہ ہے"

(فتاوٰی رضویہ جلد نمبر 9 ص 604)

سوال: اگر یتیم بچے اور بیوہ چھوڑ کر کوئی شخص مر گیا اور یتیم کے پیسوں سے قل اور چہلم کیا گیا تو کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

جواب: اعلیحضرت علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ ''غالباً ورثہ میں کوئی یتیم یا اور بچہ نابالغ ہوتا ہے، یا اور ورثہ موجود نہیں ہوتے، نہ ان سے اس کا اذن لیا جاتا ہے، جب تو یہ امر سخت حرام شدید پر متضمن ہوتا ہے۔'' (جلد 9 صفحہ 664)

ہمارے لوگ تو یہ دیکھتے ہی نہیں کہ کسی کی بیوی بیوہ ہوگئی ہے اور بچے یتیم ہو گئے ہیں بلکہ اس کے گھر سے قل اور چہلم کا کھانا کھا کر آ جاتے ہیں۔

سوال: جو قل، چہلم، تیجہ، دسواں نہیں کرتے اور لوگ کہتے ہیں یہ وہابی ہو گیا ہے کیا یہ کہنا ٹھیک ہے؟

جواب: یہ جہالت ہے اصل بات ایصال ثواب کی ہے۔ اسکے کئی طریقے ہیں جیسے کوئی اپنے باپ کے لیے ہاتھ اٹھا کر ساری زندگی دعا کرے مگر کھانا نہ کھلائے اور قرآن نہ پڑھے تب بھی جائز ہے۔ کوئی خود ہی قرآن کا ایک رکوع پڑھ کر ایصال ثواب کر دے تو یہ بھی بہت اچھا ہے یا صرف ایک غریب کو کھانا کھلا دے تب بھی جائز ہے کیونکہ آجکل کے مروجہ ''قل و چہلم'' کا منکر نہیں بلکہ ''ایصال ثواب'' کا منکر ''گمراہ'' ہے وہ بھی احادیث کا انکار کرے تو پھر۔

رسم و رواج سے بہتر صدقہ جاریہ

اگر کوئی رشتہ داروں کو دوستوں کو، برادری کو، نہیں بلاتا رسم و رواج نہیں کرتا بلکہ کسی کو مکان بنا کر دے، کسی کی شادی کرا دے، کسی کو پانی کا نلکا لگوا دے، کسی غریب بچے کو پڑھا دے یہ سب رسم و رواج سے بہتر ہے اور صدقہ جاریہ کہلاتا ہے۔ ہمیں سرکار دو عالم ﷺ کی وہ امت چاہئے جو اپنے والدین کے لئے دعا کر سکے اور ان کا جنازہ بھی خود پڑھا سکے۔

نماز کے بعد کلمہ

اعلیحضرت علیہ الرحمۃ نے ایک سوال کے جواب میں کہ ایک مسجد میں سب لوگ بعد نماز کلمہ شریف پڑھتے ہیں اس کا کیا حکم ہے تو فرمایا کہ ''جب وقت لوگوں کی نیند کا ہو یا کچھ نماز پڑھ رہے ہوں تو ذکر کرو جس طرح مگر نہ اتنی آواز سے کہ ان کو ایذا ہو، اور جب اس سے خالی ہو تو مختار مطلق ہو، کرو اور اتنی کثرت سے کرو کہ منافق مجنون کہیں اور وہابی بدعت۔''

''مگر ایسا جہر جس سے کسی کی نماز یا تلاوت یا نیند میں خلل آئے یا مریض کو ایذاء پہنچے ناجائز ہے''۔(فتاوٰی رضویہ جلد 23 ص179، 23 ص180)

سوال: جو مسلمان جوابات شرعیہ کو نہ مانے اور اپنے رواجہائے قدیمہ پر اڑا رہے وہ گنہگار ہے یا کیا ہے؟

جواب: ''جو احکام شرع کے مقابل اپنے رواج پر اڑے وہ سخت گنہگار ہے''۔(فتاوٰی رضویہ جلد 23 ص266)

شب برات اور معراج شریف

شب برات اور معراج شریف کی رات عبادت کی رات ہے ہمارے لوگ پھلجھڑیاں اور پٹاخے چلاتے رہتے ہیں۔ مسجد میں آکر فرض نماز نہیں پڑھتے اور نفل پڑھنے آجاتے ہیں۔ مزارات کے چکر لگاتے ہیں اور شغل کرتے ہیں۔

ایک مولوی صاحب نے تقریر میں پوچھا آج کونسی رات ہے کہنے لگے شب برات ''بخشش کی رات'' ہے اور اس میں گناہ معاف ہوتے ہیں۔

مولوی صاحب نے کہا گناہ گار کے گناہ معاف ہوتے ہیں تو یہ بتاؤ کہ بخشش حاصل کرنے کے لئے کونسے گناہ چھوڑو گے۔

کسی نے کوئی جواب نہیں دیا۔

مولوی صاحب کہنے لگے ہماری عوام کو گناہ سمیت بخشش چاہئے گناہ چھوڑ کر نہیں چاہئے۔

سلام پڑھنا اور انگوٹھے چومنا۔

اعلیحضرت علیہ الرحمتہ نے عشق سے ''سلام'' لکھا اور ہر محبتی اسے پڑھتا ہے مگر یہ بھی جمعہ کی نماز کے بعد فرض نہیں مستحب عمل ہے۔ کہیں بھی اور کسی وقت بھی پڑھا جا سکتا ہے مگر ایک پیر صاحب فرما رہے تھے کہ جو اعلیحضرت علیہ الرحمتہ کا سلام نہیں پڑھتا وہ کاغذی پیر ہے تو ایک آدمی نے پوچھا کہ کیا اعلیحضرت علیہ الرحمتہ سے پہلے سارے پیر کیا کاغذی پیر تھے۔ اس لئے اس طرح سے تبلیغ نہیں کرنی چاہئے جس سے کسی کے دل میں غلط سوال پیدا ہوں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام آئے تو اعلیحضرت علیہ الرحمتہ نے ''فتاوی رضویہ'' میں تین طریقے انگوٹھے چومنے کے بیان کئے ہیں اور انگوٹھے چومنے کی احادیث اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب ''بوادر النوادر'' میں صفحہ 409 پر لکھی ہیں اور اپنی رائے بھی دی ہے۔

پہلا طریقہ

''حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان میں اشھد ان محمد رسول اللہ سن کر انگشت شہادت کے پورے چوم کر آنکھوں سے لگائے اس پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایسا کرے جو میرے پیارے نے کیا اس کے لیے میری شفاعت حلال ہو جائے۔'' (فتاوی رضویہ جلد 5 صفحہ 432)

دوسرا طریقہ

حضرت سیدنا خضر علیہ السلام سے روایت کی کہ وہ ارشاد فرماتے ہیں جو شخص موذن سے **اشھد ان محمد الرسول اللہ** سن کر ''**مرحبا بحبیبی وقرۃ عینی**

محمد بن عبدالله صلی الله تعالی علیه وسلم کہے پھر دونوں انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے اس کی آنکھیں کبھی نہ دکھیں۔'' (جلد 5 ص 433)

تیسرا طریقہ

''امام مصری نے فرمایا جو شخص نبی کریم ﷺ کا ذکر پاک اذان میں سن کر کلمہ کی اُنگلی اور انگوٹھا ملائے اور انھیں بوسہ دے کر آنکھوں سے لگائے اس کی آنکھیں کبھی نہ دُکھیں۔'' (فتاوی رضویہ جلد نمبر 5 صفحہ 434)

انگوٹھے چومنے کا ناپسندیدہ طریقہ

انگوٹھے چومنا فرض یا واجب یا سنت موکدہ تو اصلاً نہیں وہاں اذان سننے میں علمائے فقہ نے مستحب رکھا ہے اور اس خاص موقع پر کچھ احادیث بھی وارد جو ایسی جگہ قابل تمسک ہیں مگر نماز میں یا خطبہ قرآن مجید سنتے وقت نہ چاہئے، نماز میں اس کی ممانعت تو ظاہر، اور استماع خطبہ و قرآن کے وقت یوں کہ اس وقت ہمہ تن گوش ہو کر تمام حرکات سے باز رہنا چاہئے، پنچایت کے وقت جو آیۂ کریمہ ''ماکان محمد ابا احدمن رجالکم'' پر اس قدر کثرت سے انگوٹھے چومے جاتے ہیں گویا صدہا چڑیاں جمع ہو کر چہک رہی ہیں۔ یہاں تک کہ دور والوں کو قرآن عظیم کے بعض الفاظ کریمہ بھی اس وقت اچھی طرح سننے میں نہیں آتے، یہ فقیر کو سخت ناپسند و گراں گزرتا ہے، صرف انگوٹھے لبوں سے لگا کر آنکھوں پر رکھنے میں اس وقت کوئی حرج نہ بھی ہو تو بوسہ تعظیم میں آواز نکلنے کا خود حکم نہیں جیسے بوسہ سنگ اسود و آستانہ کعبہ و قرآن عظیم و دست و پائے علماء و صلحا نہ کہ ایسی آوازیں کہ چڑیاں بسیرا لے رہی ہیں۔''

(فتاوی رضویہ جلد 22، صفحہ 316)

فرقوں میں اختلاف کیا ھے ؟

اصل میں امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ علم والوں کی کفریہ عبارات پر جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت ،مقام اور شان کے مطابق نہ تھیں کفر کا فتوی دیا اور بعد میں ان بندوں پر نام بنام ان کی تحریروں کی وجہ سے کفر کا فتویٰ حرمین طیبین کے علمائے کرام نے لگایا جس کی تفصیل حسام الحرمین کتاب میں موجود ہے مگر جو ان تحریروں کو جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے خلاف لکھی ہیں جانتا ہی نہیں یا بتانے پر وہ کہے غلط لکھا ہے یا توبہ کرلے مسلمان ہے اس کو کافر نہیں کہہ سکتے۔

کیا فرقہ سارے کا سارا کافر ہوتا ہے؟

ہر فرقہ دیو بندی ، وہابی (اہلحدیث)اور بریلوی کی ساری باتیں غلط نہیں ہوتیں اور سارے کا سارا کافر نہیں ہوتا کیوں کہ ہر فرقے میں موجود عالم یہ کہتے ہیں کہ نماز پڑھو، روزہ رکھو، سچ بولو اور سود نہ کھاؤ۔ ہاں اگر کسی بھی فرقے کے عالم یا عوام کی بات قرآن

پاک یا نبی کریم ﷺ کی شان کے مطابق نہ ہوتو یہ بات بتائی جائے کہ اس فرقے کی اس بندے کی یہ بات کفریہ ہے۔ باقی اس فرقے کے سارے اعمال اچھے ہیں اور یہ کام وہی کرے گا جس کو علم ہوگا۔

کیا آپ کو اپنے عقیدے کا معلوم ہے؟

کیا آپ کو اپنے عقیدے کا پتا ہے یا آپ بھی لوگوں کی طرح سنی سنائی کہتے ہیں؟ کیا مسلمان کے گھر پیدا ہونے سے مسلمان ہوتا ہے۔ نہیں! بلکہ کامیاب مسلمان وہ ہوتا ہے جو اپنی مسلمانی کو اہلسنت کے عقیدے اور اپنے نیک اعمال سے ثابت کرتا ہے۔

عقیدے کا مطلب ہے گرہ لگ جانا یعنی کسی نقطے پر انسان کے خیالات کا جم جانا۔ یہی عقیدہ (خیال) اللہ کے ہر حکم سے ٹکرا کر کفر یا مان کر ایمان کہلاتا ہے۔ عقائد پر کتابیں مل جاتی ہیں لیکن کتابوں سے زیادہ انسان جس ماحول میں، فرقے میں، جماعت میں، رسم ورواج میں اور بہن بھائیوں میں پلتا ہے ان کے خیالات اس کے

عقائد بن جاتے ہیں۔

عقیدے کے اثرات جنت اور جہنم، برکت اور زحمت، رحمت اور لعنت کی صورت میں ملتے ہیں۔ کچھ ساری زندگی عقیدہ ہی سیکھتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں اعمال کی ضرورت نہیں حالانکہ عقیدہ ٹھیک ہونے کے بعد عمل لازمی ہو جاتا ہے۔

کونسا فرقہ جنت میں جائے گا؟

اس امت کے تہتر (73) فرقے ہوں گے جن میں سے بہتر (72) جہنم میں اور صرف ایک جنت میں جائے گا۔ ہر وہ مسلمان یا مومن جو بھی اللہ تعالیٰ کو ایک مانے، نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی نہ کرے، صحابہ کرام، اہل بیت اور اولیاء کرام کو گالی نہ دے اور بُرا بھلا نہ کہے۔ دین و شریعت پر عمل کرے اور اہلسنت و جماعت کے عقیدے پر ہو جنت میں جائے گا۔

کسی بھی فرقے کا کوئی بھی بندہ کفریہ عقیدہ رکھتا ہو کافر ہے۔ فرقہ کی اصلاح نہیں بلکہ ہر انسان کی اصلاح کرنی ہے۔ اس لئے

سب فرقوں میں سے " اہلسنت وجماعت کے عقائد اور اچھے اعمال" کے لوگ نکال کر ایک فرقہ بنایا جائے گا، وہی جنت میں جائے گا۔

نوٹ:۔محترم ومکرم محمد عبدالحکیم شرف قادری صدر مدرس جامعہ نظامیہ لاہور کتاب "حسام الحرمین مع تمہید ایمان" کے پیرایہ آغاز میں ارشاد فرماتے ہیں کہ "بریلوی (اہلسنت وجماعت) اور دیوبندی اختلافات کی نوعیت بھی ایسی ہی ہے یہ دوسری بات ہے کہ عوام کو مغالطہ دینے کیلئے ایصال ثواب (قل، چہلم، دسواں) عرس، گیارھویں شریف، نذر ونیاز، میلاد شریف، استمداد، علم غیب، حاضر وناظر اور نور وبشر وغیرہ مسائل پر دھواں دار تقریریں کر کے یہ یقین دلانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ اختلاف انہی مسائل میں ہے، حالانکہ اصل اختلاف ان مسائل میں نہیں ہے، بلکہ بنائے اختلاف وہ عبارات ہیں جن میں بارگاہ رسالت علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام میں کھلم کھلا گستاخی اور توہین کی گئی ہے:

1۔"اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئیگا، چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے۔"

(محمد قاسم نانوتوی، تحذیر الناس، تالیف 1290ھ-1874ء ص-28)

2۔1304ھ - 1887ء میں مولوی رشید احمد گنگوہی کی تالیف "براہین قاطعہ" مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کے نام سے شائع ہوئی جس پر مولوی رشید احمد گنگوہی کی زوردار تقریظ موجود ہے اسمیں دیگر بہت سی غلط باتوں کے علاوہ یہ بھی

درج ہے کہ ''شیطان وملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسد سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے، شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی، فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے''۔(براہین قاطعہ،ص، **49-50**)

3۔ 1319ھ- 1901ء میں مولوی اشرف علی تھانوی کا ایک رسالہ ''حفظ الایمان'' منظر عام پر آیا جس میں بڑے جارحانہ انداز میں لکھا ہے کہ ''آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ﷺ کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید، عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے''۔

عبارات مذکورہ کے الفاظ موہم تحقیر نہیں بلکہ کھلم کھلا گستاخانہ ہیں ان کا قائل کیوں کافر نہ ہوگا؟ یہی وجہ تھی کہ علماء اہل سنت تحریر و تقریر میں ان عبارات کی قباحت برملا بیان کرتے رہے اور علماء دیوبند سے مطالبہ کرتے رہے کہ یا تو ان عبارات کا صحیح مجمل بیان کیجئے یا پھر توبہ کر کے ان عبارات کو قلم زد کر دیجئے، اس سلسلے میں رسائل لکھے گئے، خطوط بھیجے گئے، آخر جب علمائے دیوبند کسی طرح ٹس سے مس نہ ہوئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ العزیز نے تحذیر الناس کی تصنیف کے تیس سال بعد، براہین قاطعہ کی اشاعت کے قریباً سولہ سال بعد اور حفظ الایمان کی اشاعت کے قریباً ایک سال بعد **1320**ھ میں ''المعتقد المنتقد'' کے حاشیہ ''المعتمد المستند'' میں مرزائے قادیانی اور مذکورہ بالا قائلین (مولوی محمد قاسم نانوتوی، مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی خلیل انبیٹھوی اور مولوی اشرف علی تھانوی) کے بارے میں ان کی عبارات کی بناء پر

فتوائے کفر صادر کیا۔

یہ بھی معلوم ہو گیا کہ ہر بریلوی اور دیوبندی نزاع کی اصل بنیاد یہ عبارات ہیں نہ کہ فروعی مسائل۔ (حسام الحرمین مع تمہید ایمان ص، 8-7)

1324ھ میں امام احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ نے ''المعتمد المستند'' کا وہ حصہ جو فتوی پر مشتمل تھا حرمین طیبین کے علماء کی خدمت میں پیش کیا جس پر وہاں کے 35 جلیل القدر علماء نے زبردست تقریظیں لکھیں اور واشگاف الفاظ میں تحریر کیا کہ مرزائے قادیانی کے ساتھ ساتھ افراد مذکورہ بلا شک وشبہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کو حمایت دین کے سلسلے میں بھرپور خراج تحسین پیش کیا۔ علمائے حرمین کریمین کے یہ فتوے حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین (1324ھ) کے نام سے شائع کر دیئے گئے۔

بجائے اس کے کہ گستاخانہ عبارات سے رجوع کیا جاتا علمائے دیوبند کی ایک جماعت نے مل کر ایک رسالہ ''المھند علی المفند'' ترتیب دیا جس میں کمال چابکدستی سے یہ ظاہر کیا کہ ہمارے عقائد وہی ہیں جو اہلسنت وجماعت کے ہیں حالانکہ باعث نزاع عبارات متعلقہ کتابوں میں بدستور موجود تھیں۔ صدر الافاضل حضرت سید محمد نعیم مراد آبادی قدس سرہ نے ''التحقیقات لدفع التلبیسات'' لکھ کر ایسی تمام عبارتوں کو طشت از بام کر دیا۔

حسام الحرمین کا اثر زائل کرنے کیلئے علمائے دیوبند نے یہ شوشہ چھوڑا کہ یہ فتوے علماء حرمین کو مغالطہ دے کر حاصل کئے گئے ہیں کیونکہ اصل عبارات اردو میں تھیں، ہندوستان (متحدہ پاک وہند) کے علماء میں سے کوئی بھی حسام الحرمین

کا موید نہیں ہے، اس پروپیگنڈے کے دفاع کیلئے اہلسنت کے مولانا حشمت علی خان رضوی رحمۃ اللہ علیہ نے متحدہ پاک وہند کے اڑھائی سو سے زیادہ نامور علماء کی حسام الحرمین کی تصدیقات "الصوارم الھندیہ " کے نام سے شائع کر دیں۔ (حسام الحرمین مع تمہید ایمان' ص-9)

(محمد عبدالحکیم شرف قادری لاہور)

اعلیحضرت علیہ الرحمۃ پر الزام

اعلیحضرت علیہ الرحمۃ تمہید ایمان رسالہ بآیات قرآن میں فرماتے ہیں کہ "دیوبندی حضرات الزام لگاتے ہیں کہ علمائے اہلسنت یونہی بلا وجہ لوگوں کو کافر کہہ دیا کرتے ہیں اور جواب میں اعلیحضرت علیہ الرحمۃ نے فرمایا "جن جن کی تکفیر کا اِتّہام علمائے اہلسنت پر رکھا ان میں سب سے زیادہ گنجائش اگر ان صاحبوں کو ملتی تو اسماعیل دہلوی میں کہ بیشک علمائے اہلسنت نے اس کے کلام میں بکثرت کلمات کفریہ ثابت کئے اور شائع فرمائے۔ رسالہ سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح، الکوکبة الشھابیة فی کفریات ابی الوھابیة، سل السیوف الھندیة علٰی کفریات باباالنجدیة، ازالة العار بحجر الکرائم عن کلاب النار شائع فرمائے" اور "ہمارے علمائے کرام پر کہ یہ سب کچھ دیکھتے اور اس طائفہ کے پیر سے ناروایات پر سچے مسلمانوں کی نسبت حکمِ کفر و شرک سنتے ہیں بایں ہمہ نہ شدت غضب دامنِ احتیاط ان کے ہاتھ سے چھڑاتی ہے نہ قوت انتقام حرکت میں آتی وہ اب تک یہی تحقیق فرما رہے ہیں کہ لزوم و التزام میں فرق ہے۔ اقوال کا کلمۂ کفر ہونا اور بات اور قائل کو کافر مان لینا اور بات، ہم احتیاط برتیں گے سکوت کریں گے جب تک ضعیف سا ضعیف احتمال ملے گا حکمِ کفر جاری کرتے ڈریں گے۔" "اسماعیل

دہلوی پر **سبحن السبوح عن عیب کذب مقبوح** میں اٹھتر وجہ سے لزوم کفر ثابت کر کے بھی یہی لکھا کہ حاش للہ حاش للہ ہزار ہزار بار حاش للہ میں ہرگز ان کی تکفیر پسند نہیں کرتا ان مقتدیوں یعنی مدعیان جدید کو تو ابھی مسلمان ہی جانتا ہوں اگر چہ ان کی بدعت و ضلالت میں شک نہیں اور امام الطائفہ (اسماعیل دہلوی) کے کفر پر بھی حکم نہیں کرتا کہ ہمیں ہمارے نبی کریم ﷺ نے اہل لا الہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے۔"

(فتاوی رضویہ جلد 30 صفحہ 354-353)

ایمانی تقاضا

اعلیٰحضرت علیہ الرحمتہ نے (مولوی محمد قاسم نانوتوی، مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی خلیل انبیٹھوی اور مولوی اشرف علی تھانوی) پر یکدم فتوی نہیں لگایا تھا بلکہ رجسٹری کھینچ کر، درخواست کر کے دیو بندی عالم مولوی اشرف علی تھانوی کو کہا کہ بات کو صاف کرلو، کیوں کہ عوام خراب ہورہی ہے۔ سب کچھ کیا مگر کوئی جواب نہ آیا، جب کوئی چارہ نہ رہا تو آخر ایمانی تقاضے کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ فتوی لگایا۔ جس کو رسالہ "ابحاث اخیرہ" (فتاوی رضویہ شریف جلد نمبر 15 صفحہ 86) میں بیان کیا گیا ہے۔

کفریہ عبارتوں والی کتابوں کے نام

"تقویۃ الایمان وصراط مستقیم ویکروزی کا مصنف اسماعیل دہلوی ہے، اُس پر صدہا وجہ سے لزوم کفر ہے۔ دیکھو **سبحن السبوح عن عیب کذب مقبوح، الکوکبۃ الشھابیۃ فی کفریات ابی الوھابیۃ،** ومتن وشرح الاستمداد اور تحذیر الناس نانوتوی و براہین قاطعہ گنگوہی وحفظ الایمان تھانوی

میں قطعی یقینی اللہ ورسول ﷺ کوگالیاں ہیں اوران کے مصنفین مرتدین ان کی نسبت علمائے کرام حرمین شریفین نے بالاتفاق تحریر فرمایا ہے:

من شك فی کفر ہ و عذا به فقد کفر

ترجمہ :جوان کے کفر وعذاب میں شک ہی کرے وہ بھی کافر ہے۔''

(فتاوٰی رضویہ جلد 21 ص 286)

نوٹ:۔اعلیحضرت علیہ الرحمۃ نے کفریہ عبارتوں اور کافر و مرتد ہونے والوں علماء میں فرق رکھا ہے۔تقویۃ الایمان وصراطِ مستقیم ویکروزی کا مصنف اسماعیل دہلوی ہے، اُس پر صدہا وجہ سے لزومِ کفر ہے مگر اسے کافر نہیں کہا اور یہ چار دیوبندی علماء مولوی محمد قاسم نانوتوی، مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی خلیل انبیٹھوی اور مولوی اشرف علی تھانوی پر ان کی کفریہ عبارات پر اور پھر نام بنام ان پر کافر ہونے کا فتوٰی لگا۔

کافر ہونے کا مطلب

دیوبندی یا وہابی کا کافر ہونے کا مطلب صرف اور صرف ان عبارات کو ماننے والا ہے چاہے وہ بریلوی ہو وہ کافر ہے اور کسی وجہ سے کسی کو کافر نہیں کہا جا سکتا۔

سوال: کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کیا (مولوی محمد قاسم نانوتوی، مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی خلیل انبیٹھوی اور مولوی اشرف علی تھانوی) چند کُفریہ عبارات پر کفر کا فتوٰی لگا ہے اور کیا صرف یہی اختلاف ہے؟

جواب: جی ہاں! ان لوگوں کی ساری زندگی عبادت میں گذری ہو گی اور کتابیں بھی ہزاروں ہوں گی مگر ان کفریہ عبارات سے ضروریات دین یعنی نبی کریم ﷺ کی ذات کو گالی کے مترادف تھی اس لئے کافر ہو گئے اور '' کاش یہ

بات اسی وقت طے ہو جاتی'' (فتاوی رضویہ جلد 15 صفحہ 97) تو اتنا بڑا خلا اہلسنت و جماعت میں نہیں پڑھنا تھا۔ان عبارات کو ماننے والا کافر اور ان عالموں کو مسلمان ماننے والا بھی کافر ہے اور دوسرا کوئی نہیں۔

سوال: کسی کے بارے میں تحقیق کرنی ہو تو کیسے کرے کہ یہ کفریہ عبارات کو ماننے والا ہے کہ نہیں؟

جواب: اعلیحضرت علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ ''فتویٰ **حسام الحرمین علی منحر الکفر و المین** نے (کافر اور مسلمان یعنی بریلوی اور دیوبندی کا فرق) بہت آسان کر دیا یہ فتوی پیش کیجیے جو صاحب بکشادہ پیشانی ارشاد علمائے حرمین شریفین کو کہ عین اصل اصول ایمان کے بارے میں ہے اور جس کا خلاف کفر ہے قبول کریں فبہا ورنہ خود ہی کھل جائے گا کہ منہم ہیں''۔

(فتاوی رضویہ شریف جلد نمبر 27 صفحہ 579)

''حسام الحرمین منگا لیجیے اور دکھایئے اگر بکشادہ پیشانی تسلیم کرے کہ بے شک علمائے حرمین شریفین کے یہ فتوے حق ہیں تو ثابت ہوگا کہ دیوبندیت کا اس پر کچھ اثر نہیں''۔ (فتاوی رضویہ شریف جلد نمبر 29 صفحہ 211)

اعلیحضرت علیہ الرحمۃ سے سوال کیا گیا کہ ''(عقیدہ پیش امام مسجد کا یہ ہے) میں مذہب اہلسنت و جماعت پر عمل کرتا ہوں، میرا یہی مذہب ہے اور امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کا مقلد ہوں، اللہ عزوجل کی توحید اور جناب رسالتمآب ﷺ کو بعد خدا کے تمام مخلوق سے افضل و اعلی جانتا ہوں۔کرامات اولیاء و بزرگان دین کا قائل ہوں۔ایسا امام اگر وہابی (جو فی زمانہ مشہور کر دیئے گئے ہیں) کے مدرسہ میں پڑھنے کو چلا جائے اس کی امامت جائز ہے یا نہیں؟ تو آپ نے فرمایا ''صورت مسئولہ میں پیش امام موصوف کی امامت بلا شبہ صحیح و درست

ہے جب پیش امام اپنا حنفی ہونا بیان کرتا ہے اور عقیدہ مطابق اہلسنت و جماعت رکھنے کا مدعی ہے اور اس کے کسی قول و فعل سے اس کا خلاف ثابت نہیں ہوتا تو محض کسی وہابی کے مدرسہ میں پڑھنا یا بالفرض کسی پاٹ شالہ یا اسکول میں تعلیم حاصل کرنا ہرگز صحت امامت کے لئے قادح نہیں ہوسکتا کیونکہ احکام شرعیہ کا مدار ظاہر پر ہے ہم شق قلب پر مامور نہیں، وہ اشخاص جو مختلف عن الجماعۃ ہیں اگر کوئی عذر شرعی رکھتے ہوں تو معذور رہیں گے اور اگر محض عصبیت و نفسانیت کی جہت سے شریک جماعت نہیں ہوتے تو وہ فاسق مردود الشہادۃ قابل تعزیر ہیں، اہل محلہ کو ان سے سلام و کلام ترک کر دینا چاہئے۔"

(فتاوی رضویہ شریف جلد 6 صفحہ نمبر 589)

سوال

کیا آج کا بریلوی اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ کی تعلیمات کے مطابق کسی کو "دیوبندی" یا "وہابی" (جن پر فتوی حسام الحرمین کی وجہ سے لگتا ہے) کہنے سے پہلے پوچھتا ہے کہ تیرے عقائد کیا ہیں؟ یا اپنوں کو بھی وہابی بنائے جاتا ہے۔

بہت سے جاہل صرف مستحبات پر اور کچھ فروعی مسائل پر کافر کافر کہہ دیتے ہیں اور بڑے بڑے مولویوں کو ان جاہلوں کی وجہ سے مستحبات پر عمل کرنا پڑتا ہے ورنہ مسجد میں امامت و خطابت نہیں کر سکتے۔

اگر ہمارے لوگوں کی بے علمی، تعصب، ضد بازی کی وجہ سے ہزاروں بندے دین چھوڑ چکے ہوں تو مجرم کون؟

مثالیں: جیسے ایک پیر صاحب کہنے لگے کہ شکر ہے کہ میں نے بریلویوں کو ثابت کر دیا ہے کہ میں بریلوی ہوں ورنہ جو ان کہ مزاج کے مطابق نہ چلے اس کو دیوبندی اور وہابی بنا دیتے ہیں۔

آج کل تو کوئی پیر بھی اگر کہے کہ محبت سے دین پھیلایا جائے تو پوچھا جائے گا کہ تو کس فرقے سے تعلق رکھتا ہے۔

سوال: مقلد وہابی اور غیر مقلد وہابی میں فرق کیا ہے؟

جواب: ''اسمٰعیل دہلوی وتقویۃ الایمان کو ماننے والا یا اس کے مطابق عقائد رکھنے والا اگرچہ زبان سے اس کا ماننا نہ کہے وہابی ہے، اور یہی اس کی پہچان کو بس ہے۔ پھر اگر فقہ پر چلنے کا ادعا کرے تو مقلد وہابی ہے، اور اگر اس کے ساتھ فقہ کو بھی نہ مانے تو غیر مقلد وہابی ہے۔'' (فتاوٰی رضویہ جلد 29 ص 544)

نوٹ: اس لئے جو بھی عبدالوہاب اور اسمٰعیل دہلوی وتقویۃ الایمان کو ماننے والا یا اس کے مطابق عقائد رکھنے والا ہو مقلد ہو یا غیر مقلد وہ ''وہابی'' ہے۔ اس میں دیوبندی یا اھلحدیث حضرات کا کوئی فرق نہیں۔

اعلیحضرت علیہ الرحمۃ نے مزید فرمایا کہ

''(1) مذہبِ وہابیہ ضلالت وگمراہی ہے۔

(2) پیشوایانِ وہابیہ مثل ابنِ عبدالوہاب نجدی واسمٰعیل دہلوی ونذیر حسین دہلوی وصدیق حسن بھوپالی اور دیگر چھٹ بھیے آروی بٹالی پنجابی بنگالی سب گمراہ بددین ہیں۔

(3) تقویۃ الایمان وصراط المستقیم ورسالہ یکروزی وتنویر العینین تصانیفِ اسمٰعیل اوران کے سوا دہلوی وبھوپالی وغیرہما وہابیہ کی جتنی تصنیفیں ہیں صریح ضلالتوں، گمراہیوں اور کلماتِ کفریہ پر مشتمل ہیں۔

(4) تقلیدِ ائمہ فرض قطعی ہے بے حصول منصب اجتہاد اس سے رُوگردانی بددین کا کام ہے، غیر مقلدین مذکورین اور ان کے اتباع واذناب کہ ہندوستان میں نا مقلدی کا بیڑا اٹھائے ہیں محض سفیہان نامشخص ہیں ان کا

تارک تقلید ہونا اور دوسرے جاہلوں اور اپنے سے اجہلوں کو ترک تقلید کا اغوا کرنا صریح گمراہی و گمراہ گری ہے۔

(5) مذاہب اربعہ اہل سنت سب رشد و ہدایت ہیں جو ان میں سے جس کی پیروی کرے اور عمر بھر اسی کا پیرو رہے، کبھی کسی مسئلہ میں اس کے خلاف نہ چلے، وہ ضرور صراط مستقیم پر ہے، اس پر شرعاً کوئی الزام نہیں ان میں سے ہر مذہب انسان کے لیے نجات کو کافی ہے، تقلید شخصی کو شرک یا حرام ماننے والے گمراہ ضالین متبع غیر سبیل المومنین ہیں۔

(6) متعلقات انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والثناء مثل استعانت و ندا و علم و تصرف بعطائے خدا وغیرہ مسائل متعلقہ اموات و احیا میں نجدی و دہلوی اور اُن کے اذناب نے جو احکام شرک گھڑے اور عامہ مسلمین پر بلا وجہ ایسے ناپاک حکم جڑے یہ ان گمراہوں کی خباثت مذہب اور اس کے سبب انھیں استحقاق عذاب و غضب ہے۔

(7) زمانہ کو کسی چیز کی تحسین و تقبیح میں کچھ دخل نہیں، امر محمود جب واقع ہو محمود ہے اگرچہ قرونِ لاحقہ میں ہو، اور مذموم جب صادر ہو مذموم ہے اگرچہ ازمنۂ سابقہ میں ہو۔ بدعتِ مذمومہ صرف وہ ہے جو سنتِ ثابتہ کے رد و خلاف پر پیدا کی گئی ہو، جواز کے واسطے صرف اتنا کافی ہے کہ خدا و رسول نے منع نہ فرمایا، کسی چیز کی ممانعت قرآن و حدیث میں نہ ہو تو اسے منع کرنے والا خود حاکم و شارع بننا چاہتا ہے۔

(8) علمائے حرمین طیبین نے جتنے فتاوے و رسائل مثل **الدرر السنیہ فی الرد علی الوھابیہ وغیرھا** ردِ وہابیہ میں تالیف فرمائے سب حق و ہدایت

ہیں اور ان کا خلاف باطل وضلالت۔

حضرات! یہ جنت سنت کے آٹھ باب ہادئ حق وصواب ہیں، جو صاحب بے پھیر پھار بے حیلۂ انکار بکشادہ پیشانی ان پر دستخط فرمائیں تو ہم ضرور مان لیں گے کہ وہ ہرگز وہابی نہیں۔'' (فتاوٰی رضویہ جلد 11 ص 404)

سوال: گمراہ، بدمذہب اور کافر میں کیا فرق ہے؟

گمراہ: اگر کوئی شخص نماز روزہ، زکٰوۃ وغیرہ جیسے اعمال نہیں کرتا یا ان کو نہ کرنا ہلکا جانتا ہے تو ایسے شخص کو گمراہ کہا جائے گا، کافر یا بدمذہب نہیں۔

''بلاوجہ شرعی عمداً اترک جماعت گناہ ہے اور اس کا عادی فاسق گمراہ ہے''۔

(فتاوٰی رضویہ جلد 29 ص 283)

بدمذہب: ''بدمذہب سے وہ مراد ہے جو کسی بات کا اہلسنت وجماعت کے خلاف عقیدہ رکھتا ہو اور اس کی اقتداء کراہت کے ساتھ اس حال میں جائز ہے جب اس کا عقیدہ اہلسنت کے نزدیک کفر تک نہ پہنچا تا ہو، اگر کفر تک پہنچا ئے تو اصلاً جائز نہیں۔ جیسے غالی رافضی کہ مولٰی علی کرم اللہ وجہہ کو خدا کہتے ہیں ۔یا یہ کہ نبوت ان کے لئے تھی جبریل نے غلطی کی۔ اور اسی قسم کی اور باتیں کہ کفر ہیں اور یونہی جو حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنھا کو معاذ اللہ اُس تہمت ملعونہ کی طرف نسبت کرے یا صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی صحابیت یا خلافت کا انکار کرے یا شیخین رضی اللہ تعالٰی عنھما کو برا کہے۔''

(فتاوٰی رضویہ جلد 14 ص 253)

کافر: جب تک ضروریات دین سے کسی شیئ کا انکار نہ ہو کفر نہیں تو ان کے غیر میں اجماع ہرگز نہ ہوگا، اور معاذ اللہ ان میں سے کسی کا انکار ہو تو اجماع رُک

نہیں سکتا۔" (فتاوی رضویہ جلد 9 ص 942)

نوٹ: جس کو مذکورہ بالا قانون کا علم نہیں وہ کسی کو "کافر" کیسے کہہ سکتا ہے۔

مستحب اعمال پر کسی کو وہابی / دیو بندی یا بدعتی کہنا

سوال: اذان سے پہلے درود، نماز کے بعد کلمہ، مرنے پر قل اور چہلم، معراج شریف اور شب برات میں عبادت، میلا دمنانا، جمعہ کی نماز کے بعد کھڑے ہو کر سلام پڑھنا، قبر پر اذان دینا، نام محمد ﷺ سن کر انگوٹھے چومنا ان سب مستحبات اعمال کو اگر نہ کیا جائے تو بریلوی نہ کرنے والوں کو "دیو بندی" یا "وہابی" کہتے ہیں اور دیو بندی حضرات ان مستحب اعمال کرنے والے کو "بدعتی" کہتے ہیں۔ دونوں مکاتب فکر کے لوگوں کا یہ کہنا کیسا ہے؟

جواب: اعلیحضرت علیہ الرحمۃ نے ایک سوال "کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ **اشھدان محمد رسول الله** جو اذان واقامت میں واقع ہے اُس میں انگوٹھوں کا چومنا جو مستحب ہے اگر کوئی شخص باوجود قائل ہونے استحباب کے احیانا عمداً ترک کرے تو وہ شخص قابلِ ملامت ہے یا نہیں" کے جواب میں فرمایا "جبکہ مستحب جانتا ہے اور فاعلون (کرنیوالوں پر) اصلاً ملامت روا نہیں جانتا فاعلون (اور جو انگوٹھے چومنے والوں) پر ملامت کرنے والوں کو بُرا جانتا ہے تو خود اگر احیانا کرے احیانا نہ کرے ہرگز قابل ملامت نہیں (کہ مستحب کا درجہ ومقام یہی ہے)"۔ (فتاوی رضویہ جلد نمبر 5 ص-414)

اور یہ بھی فرمایا "بدعتِ مذمومہ صرف وہ ہے جو سنتِ ثابتہ کے رد وخلاف پر پیدا کی گئی ہو، جواز کے واسطے صرف اتنا کافی ہے کہ خدا ورسول نے منع نہ فرمایا، کسی چیز کی ممانعت قرآن وحدیث میں نہ ہو تو اسے منع کرنے والا خود حاکم و شارع بننا چاہتا ہے۔" (فتاوی رضویہ جلد 11 ص 405)

اس کے مطابق ''**مستحب اعمال**'' کو ''**فرض**'' قرار دینے والا اور ''**بدعت**'' کہنے والا جب کہ نبی کریم ﷺ نے نہ منع کیا اور نہ فرض قرار دیا، دونوں جاہل و گناہ گار ہیں۔

اب یہ بات علماء کے ہاتھ سے نکل گئی ہے اور علماء فرماتے ہیں اگر ان مستحب اعمال کو بند کرنے کی کوشش کی گئی تو فتنہ پھیلے گا اب یہ بات عوام کے ہاتھ میں ہے اور عوام اس ڈاکٹر کی طرح ہے جس کے پاس کوئی ڈگری نہیں ہے جیسے ایک شخص نے آ کر درود پڑھے بغیر اذان دے دی تو جاہل ملا صاحب کہنے لگے کہ درود کے بغیر اذان نہیں ہوتی؟

فروعی مسائل پر کافر کہنا

سوال: علم غیب، حاضر و ناظر، استمداد، شفاعت اور نور و بشر کی وجہ سے کسی کو کافر کہا جا سکتا ہے؟

ان فروعی مسائل سے ضروریات دین کا انکار نہیں ہوتا بلکہ اس میں سمجھنے اور سمجھانے کا فرق ہے۔ اگر کوئی اس لئے انکار کرتا ہے کہ مجھے سمجھ نہیں آئی تو کوئی بات نہیں اور اگر احادیث کو سمجھ کر انکار کرے تو اس کو ''گناہ گار''، ''**فاسق**'' یا ''**گمراہ**'' کہا جا سکتا ہے مگر ''**کافر**'' نہیں۔

سوال: جو دیوبندی حضرات ان جاہل لوگوں کی وجہ سے یہ شور ڈالتے ہیں کہ بریلوی مشرک اور قبر پرست ہیں۔ کیا یہ ٹھیک کر رہے ہیں؟

جواب: دیوبندی حضرات اگر اعلیحضرت علیہ الرحمۃ کی کتابوں کے حوالے چھوڑ کر بندوق جاہلوں پر رکھ کر اور جھوٹ بول کر باعمل بریلویوں کو ''مشرک'' و ''بدعتی'' بنا رہے ہیں تو جھوٹوں پر اللہ کی لعنت اور دوسروں کو کافر کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔

مسلمانوں کے اتحاد میں 110 سالہ کفر کا مسئلہ

سوال: کیا دیو بندی حضرات ان کفریہ عبارات کو غلط مانتے ہیں۔

جواب: کچھ دیو بندی حضرات یہ کہتے ہیں کہ بات کو ختم کر دیا جائے کیونکہ بات اب پرانی ہوگئی ہے۔ مرنے والے مر گئے ہیں۔

''مولانا مودودی اس امر کو تسلیم کرتے ہوئے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں ''جن بزرگوں کی تحریروں کے باعث بحث و مناظرہ کی ابتدا ہوئی وہ تو اب مرحوم ہو چکے اور اپنے رب کے حضور حاضر ہو چکے مگر افسوس ہے کہ جو تلخی اور گرمی آغاز میں پیدا ہوئی دونوں طرف سے اس میں اضافہ ہو رہا ہے۔''

مودودی صاحب یہ تلقین فرما رہے ہیں کہ اب نزاع کو جانے دو، نزاع کھڑا کرنے والے تو اگلے جہان پہنچ چکے ہیں، حالانکہ نزاع ان ''بزرگوں'' کی ذات سے نہیں تھا، وجہ مخاصمت تو یہ عبارات تھیں جواب بھی من وعن موجود ہیں، جب تک ان کے بارے میں متفقہ فیصلہ نہیں ہو جاتا اس نزاع کے خاتمے کی کوئی صورت دکھائی نہیں دیتی''۔ (حسام الحرمین مع تمہید ایمان ص 8,9)

کچھ دیو بندی حضرات کفریہ عبارتوں والی کتابوں کے متعلق کہتے ہیں کہ خاں صاحب (امام احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ) کو سمجھ نہیں آئی تھی وہ جاہل تھے اگر وہ جاہل تھے تو بات کیا جاہلوں نے پھیلائی تھی کہ اتنے فتوی جات ان کفریہ عبارتوں پر دیئے گئے جس پر دیو بندی علماء کو اتنا کچھ لکھنا پڑ گیا۔

کچھ دیو بندی حضرات کہتے ہیں کہ یہ باتیں ہمارے ساتھ غلط منسوب ہیں اگر ایسی بات ہے تو اپنی کتابوں سے یہ عبارات حذف کر دیں تو بریلوی اور دیو بندی دونوں اہل سنت و جماعت ہیں۔

کچھ دیو بندی حضرات ان کفریہ عبارات کی تاویلات کرتے ہیں مگر سچی بات یہ ہے کہ اگر یہ عبارات کفریہ نہیں تو تاویلات کیوں؟ تاویلات دینے سے تو یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ عبارات کفریہ ہیں تو تاویلات کی جارہی ہیں۔

تاویلات سے بہتر تھا کہ یہ کہہ دیا جاتا کہ ہمارے بڑے نبی تو نہیں کہ خطا نہیں ہوسکتی ،معاف کر دیا جائے اور امت مسلمہ کو جوڑ دیا جاتا لیکن شیطان کو کیسے گوارہ ہوتا کہ مسلمان اکٹھے ہوجائیں۔

کچھ دیو بندی حضرات کہتے ہیں کہ ہمارا عقیدہ اہل سنت وجماعت والا ہے اور ہم بھی ان باتوں کو کفریہ مانتے ہیں اور کتابوں سے یہ کفریہ عبارات نکلوانا ہمارے بس سے باہر ہے اور ہم جاہل بریلوی ہونا قبول نہیں کرتے ایسے لوگ مسلمان ہیں ان کو کافر نہیں کہہ سکتے کیونکہ عقائد اہل سنت ہونا لازمی ہیں، بریلوی ہونا لازمی نہیں۔

دیو بندی حضرات میں بھی بہت اختلافات ہیں اس لئے سارے دیو بندی حضرات کو کافر نہیں کہہ سکتے جن کو کفریہ عبارتوں کا معلوم نہیں یا جو ان عبارتوں کو کفریہ مانتے ہیں اور ان علماء کو فتوی کی رو سے کافر مانتے ہیں وہ مسلمان ہیں کافر نہیں بلکہ ان کو کافر کہنے والا ''موجب تعزیر'' ہوگا۔

بریلوی علماء کرام کا فتوی اور رائے

بریلوی علماء فرماتے ہیں کہ اعلیحضرت علیہ الرحمۃ نے نبی کریم ﷺ کے عشق اور مفتی کے فرائض منصبی نبھاتے ہوئے کفر کا فتوی دیا اور جب تک یہ عبارات اپنی کتابوں سے نہیں نکالیں گئے ان کے بارے میں اعلیحضرت کا فتوی نہیں بدل سکتا۔اس لئے بریلوی علماء ان کے پیچھے نماز وغیرہ نہیں پڑھتے۔

کیا اب بھی کفر کا فتویٰ کسی پر لگتا ہے اور لوگ کافر بنتے ہیں؟

نبی کریم ﷺ کی حدیث کا مفہوم ہے کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ انسان صبح کو مسلمان اور شام کو کافر اور شام کو مسلمان اور دن کو کافر ہو گا۔ اس لئے اکثر جاہل جو علم نہیں رکھتے، کفریہ کلمات بک جاتے ہیں اور ان کو پتا بھی نہیں چلتا۔

اسی طرح بعض متعصب، ابن الوقت اور علمائے سوء بھی ذاتی مفادات اور خواہشات کی خاطر بریلوی علماءِ حق کے خلاف **"دیوبندی اور وہابی"** ہونے کا پرچار کر کے کفر کے مرتکب ہوتے ہیں۔

بعض عالموں سے اب بھی علمی غلطیاں سرزد ہوتی ہیں جس کی بنا پر کفر کا فتویٰ ان پر لگتا ہے لیکن اب دینی حالت بہت مخدوش ہے۔ عوام تو "ملاازم" کہہ کر دین سے فرار حاصل کر لیتی ہے۔ اس دور میں اب کوئی انفرادی ایمان بچا کر لے جائے تو بہت بڑی بات ہے کیونکہ عوام کا دینی علم کی طرف رجحان نہ ہونے کے سبب اس کو یہ معلوم ہی نہیں کہ کفر کب اور کیا کہنے اور کس عمل سے ہوتا ہے۔

لڑائی عوام کی ہے یا علماء کرام کی

سوال: کیا یہ عوام کی لڑائی ہے یا علماء کرام کی؟

جواب: 1۔ عالم اس وکیل کی طرح ہوتا ہے جو رائے دے سکتا ہے مگر مفتی صاحب جج کی طرح ہوتے ہیں اور فیصلہ مفتیان عظام نے کرنا ہوتا ہے اور مفتیانِ عظام 110 سال سے کہہ رہے ہیں کہ یہ تین عبارتوں پر کفر کا فتویٰ ہے۔ مفتیانِ عظام کا ہی حق بنتا ہے کہ اس معاملے کو جیسے بتائیں ویسے عوام کرے کیونکہ علم ان کے پاس ہے اور عوام کو بولنے کا حق نہیں۔

2۔ اگر عوام بغیر علم کے اس معاملے میں بول رہی ہے اور ایک دوسرے کو

کافر کافر کہہ رہی ہے تو عوام نے اپنی لڑائی خود بنالی ہے اور اللہ کریم کے ہاں جواب دہ ہوگی۔

3۔علمائے کرام فرماتے ہیں مسجد کی انتظامیہ اس معاملے میں ذمہ دار ہے کہ ہر اس بندے کو جس نے ڈاڑھی رکھی ہو مولوی نہ سمجھ لے اور پیسہ لگانا انتظامیہ کا کام ہے مگر تبلیغ کرنا یہ علماء کرام کا کام ہے۔

4۔علماءسوء(**و لا تشتروا بایتی ثمنا قلیلا**)پر عمل پیرا ہیں اور ذاتی مفادات کی خاطر دین کو برباد کرنے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔عوام ان جیسے علماء اور مفتیوں کے بارے میں کہتی ہے جناب یہاں بااثر لوگ جیسا چاہیں فتوی لے سکتے ہیں اور کتنے والا لینا ہے۔

5۔اس وقت کوئی ایسی بااثر ہستی نظر نہیں آتی جس کو سارے علماء متفقہ طور پر اپنا منصف مانتے ہوئے مذہب سے فرقہ واریت کا خاتمہ کر کے قوم کو یکجا کر دیں، نہ ہی کوئی ایسا دینی ادارہ (جامعہ) نظر آتا ہے جو اس 110 سالہ پرانے مذہبی تناؤ کا خاتمہ کر سکے۔

عوام کی ذمہ داری -اگر عوام چاہے تو انقلاب آسکتا ہے۔

عوام کو چاہیئے کہ اپنے اپنے علماء سے پوچھیں کہ

اگر یہ کافر کافر والی بات ان تین عبارتوں پر مبنی ہے اور ان تین کا حل 110 سال میں نہیں نکلا تو کیوں؟

کیا آج اجماع امت نہیں ہو سکتا کہ ان تین عبارتوں کو نکال دیا جائے اور مسلمانوں کو اکٹھا کرنے کے لئے حل بتایا جائے۔

کافر کافر کا شور ڈالنے کی بجائے اصل معاملات کو اجاگر کیا جائے تا کہ اصل معاملہ جو اپنی اصلی ہیئت کھو چکا ہے اس کو سامنے رکھ کر مسلمانوں کو حل کر دین کی

طرف واپس لایا جائے۔

علم کا فقدان

یہ بھی بدقسمتی ہے کہ ہمارے ملک میں پڑھے لکھے لوگوں کی تعداد صرف 20% ہے اور مذہبی معاملات میں تو 90% بریلوی اور دیوبندی حضرات کو پتا ہی نہیں کہ کس بات پر فرقہ واریت میں لڑائی ہے اور جو سمجھ رکھتے ہیں وہ بھی دین کی بات نہیں کرتے۔

اہم بات

جس وقت دین میں ذاتیات شامل ہو جائیں تو دین اڑ جاتا ہے۔ اگر سچے بندے زیادہ ہوتے تو دین کہیں کا کہیں پہنچ گیا ہوتا۔ علم تو خوف خدا کے ساتھ علم کہلاتا ہے ورنہ تعصب، کینہ، ذات و جماعت، کافر کافر، مسجدوں پر قبضے اور اجارہ داریاں بن کر رہ جاتا ہے اور درد اُس کو ہوتا ہے جو دیندار ہو۔

نوجوان دوستوں کے لئے مشورہ

سوال: عوام میں سے اکثر باشعور نوجوان یا وہ لوگ جو فرقہ ورانہ جھگڑوں کی وجہ سے سخت پریشان ہیں ان کے لئے کیا تجاویز ہو سکتی ہیں؟

جواب: دین کے مسائل میں ہمیشہ اختلافات ہوتے رہتے ہیں اور ہوتے رہیں گئے۔ یہی اختلافات ہی آزمائش ہوتے ہیں مگر ہماری جنگ اختلافات سے نکل کر اپنا ایمان بچانے کے لئے اور شیطان کو ہرانے کے لئے ہونی چاہئے۔ اس لئے اگر کوئی یہ کہہ کر دین کو چھوڑ دیتا ہے کہ یہ مولویوں کی بات ہے تو وہ کس دین پر چلنا پسند کرے گا یا اپنی پسند کا دین لائے گا؟

اس لئے مشورہ یہ ہے کہ مستحبات وفروعی مسائل کی لڑائی چھوڑ کر فرائض یعنی

نماز، روزہ، زکوۃ، حج اور جھوٹ نہ بولو، سود نہ کھاؤ، زنا نہ کرو، شراب نہ پیئو۔ ان پر تو سب کو عمل کرنا چاہیئے کیونکہ دین سے فرار حاصل کرنا بہادری نہیں بلکہ دین پر قرار پکڑنا چاہیئے حتیٰ کہ اللہ کریم ہدایت عطا فرما دے۔

حق پرست لوگ

وہ لوگ جو کسی پیر یا عالم کا کلمہ نہیں پڑھتے بلکہ اللہ اور اس کے رسول کا کلمہ پڑھتے ہیں وہ ہر اس بات اور ذات کو چھوڑ دیتے ہیں جو ان کی منزل کی راہ میں رکاوٹ ہے اور ان کے ''مولا'' کو ان سے دور کر دے کیونکہ یہ زندگی اللہ کریم کی امانت ہے اور کسی کی امانت میں خیانت کرنا گناہ کا کام ہے۔ اس لئے اس زندگی میں اپنی مرضی پر نہیں بلکہ زندگی عطا کرنے والے کی مرضی پر چلتے ہیں۔

عام دنیا دار آدمی کا مسلمانی کی طرف آنا، نماز پڑھنا، ڈاڑھی رکھنا، رسم و رواج اور فرقہ واریت سے بھی سنبھل کر نکل جانا بڑی بات ہے اور یہ وہی انسان کر سکتا ہے جو مسلمانی کی حقیقت و عظمت کو جان کر اختلافات کو آزمائش سمجھ کر یہ عہد کرے کہ میں نے دین کو امتحان سمجھ کر قبول کیا اور صرف دین پر ہی زندگی گذاروں گا جو حق بات سمجھ آ جائے گی اس پر عمل کروں گا اور غلط بات جس فرقے میں ہوگی چھوڑ دوں گا اور اہلسنت و جماعت کے عقیدے پر رہوں گا۔

زندگی امتحان ہے

یہ دنیا کا پل صراط نظر نہیں آتا اور بہت سے عالم، فاضل، مولوی اور پیر حضرات امتحان میں پھنس جاتے ہیں جیسا کہ بادشاہ پیر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کو شیطان نے کہا تھا کہ میں نے 70 ''اولیاء'' کو اس مقام سے گرایا ہے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ گناہ اور غلطی ہر ایمان والے سے ہو سکتی ہے کیونکہ معصوم

عن الخطا ذات انسانوں میں صرف انبیاء کرام کی ہے اور کسی کا دعویٰ نہیں کہ میں اپنا ایمان بچا کر نکل جاؤں گا مگر جسے اللہ کریم چاہے وہی خوش نصیب ہوگا۔

کتاب لکھنے کا مقصد

اس کتاب کو لکھنے کا مقصد پیسے کمانا اور استغفر اللہ کوئی علمیت کا اظہار کرنا نہیں بلکہ مسلمانوں کا شعور اجاگر کر کے ان کو دین کی طرف لانا ہے۔ یہ کتاب ایک قطرہ ہے اور قرآن پاک فرماتا ہے کہ: وفوق کل ذی علم علیم (سورۃ یوسف) (ہر علم والے کہ اوپر ایک علم والا ہے)۔

اس کتاب پر تنقید کرنے کی بجائے اگر کوئی مسلمان دین کا درد رکھتے ہوئے مسلمانوں کیلئے بہتر سے بہتر حل پیش کرے تو اللہ کریم ضرور قبول فرمائے گا۔ اس مذہب نے ہمیں پالا ہے اور اب اس مذہب کو کسی محی الدین کی ضرورت ہے۔

وقت کے تمام اولیاء کرام اور نیک لوگوں سے سوال ہے جن کی دعائیں قبولیت کا شرف پاتی ہیں کہ وہ مسلمانوں کے اتحاد کے لئے اور مُلک پاکستان کی آزادی کے لئے دعا فرما دیں تا کہ ہمارا دین زندہ ہو سکے۔

☆ ☆ ☆

گذارشات

بریلوی ودیوبندی عوام کو یہ علم ہونا چاہئے کہ:

1۔اہلسنت و جماعت (بریلوی و دیو بندی) پہلے ایک جماعت تھے۔ اختلافات تین عبارتوں پر کفر کے فتاوی لگنے سے پیدا ہوئے اور ابھی تک یہی تین عبارتیں مسلمانوں کی "صلح کلیت" (اتحاد و اتفاق) کے درمیان حائل ہیں۔اس لئے بریلوی حضرات دیو بندیوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔

2۔دیو بندی حضرات ان کفریہ عبارات کے رد میں "**عبارات اکابراز شیخ مولانا سرفراز خان صاحب صفدر**" اور "**مطالعہ بریلویت از علامہ ڈاکٹر خالد محمود**" وغیرہ کی کتابوں کو تاویلات کے طور پر پیش کرتے ہیں کہ ہمارے علماء کی عبارتیں کفریہ نہیں تھیں مگر بریلوی علماء فرماتے ہیں کہ دیو بندی علماء کی یہ عبارتیں نبی کریم ﷺ کی ذات کو گالی کے مترادف ہیں اس لئے تاویلات نہ کریں بلکہ ان کو اپنی کتابوں سے حذف کردیں تو ہم ایک ہیں۔

3۔دیو بندی حضرات یہ سمجھتے ہیں کہ امام احمد رضا خاں (علیہ الرحمۃ) نے ذاتی وجوہات کی بناء پر ہمارے علماء پر کفر کے فتاوی لگائے ہیں اس کا اندازہ ایک دیو بندی عالم مخلص عبداللہ کے خط سے ہوتا ہے۔اس کے خط کا عکس اور ہمارے جواب کا عکس صفحہ نمبر 114,115 پر موجود ہے۔

4۔امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کو بیان کرنے کا حق مانا کہ بریلوی حضرات سے کما حقہ ادا نہیں ہوسکا مگر دیو بندی حضرات ان کی

قرآن واحادیث پر مبنی تعلیمات کو چھوڑ کر جاہل عوام کی وجہ سے باعمل بریلویوں کو بدعتی و مشرک مشہور کر رہے ہیں۔ کیا یہ علمی خیانت نہیں ہے؟

4۔ عوام ناحق ایک دوسرے کو "**کافر کافر**" کہہ رہی ہے (باپ بیٹے کو، بیٹا باپ کو، بھائی بھائی کو، حتیٰ کہ یہ مسئلہ ہر مذہبی گھرانے کا ہے) حالانکہ عوام کو چاہئے کہ "**خاموشی**" اختیار کرے اور اپنے اپنے جید علماء اور مفتیان عظام سے پوچھے کہ کیا ہمارا ایک دوسرے کو کافر کافر کہنا بنتا ہے ورنہ "**عوام**" ہو یا "**امام**" روزِ محشر جواب دہ تو ہوں گئے۔

بریلوی و دیوبندی علماء

ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ:

عوام میں جاہلیت زیادہ ہے۔ کثیر تعداد میں لوگ انہی باتوں (لڑائی) کی وجہ سے مولوی و مذہب سے متنفر ہو رہے ہیں۔ جاہل ملا و واعظین کی تعداد زیادہ ہے۔ روٹی کی ہوس نے بہت سے بندوں کو دین میں بھی مفاد پرست اور ابن الوقت بنا دیا ہے۔ جماعتوں کے اندر دوست و دشمن بھی موجود ہیں۔ گورنمنٹ بھی ذمہ داری پوری نہیں کر رہی اور یہ کہہ کر دامن بھی نہ بچایا جائے کہ یہ سب یہود و نصاریٰ کی "**چال**" ہے بلکہ جو "**نورفراست**" مومن کی "**وراثت**" ہے اس سے کام لیتے ہوئے:

دعوت غور و فکر

1۔ دونوں مکاتب فکر کے علماء صرف ایک کام کر لیں کہ اپنی اپنی مساجد میں عوام کو اور مدارس میں تمام اساتذہ اور طالب علموں کو تعلیم دیں کہ بغیر علم

کے ایک دوسرے کو (بریلوی و دیوبندی) ''مستحبات وفروعی مسائل'' پر ''کافر کافر'' کہنا ہرگز جائز نہیں اور اگر ایسا نہ کیا گیا تو ہماری نسلیں آپس میں اوس وخزرج کی لڑائیوں کی طرح لڑتی رہیں گی۔

2۔ اگر صرف اسی اوپر والی ایک بات پر عمل ہو جائے تو بریلوی و دیو بندی حضرات کے درمیان ''مذہبی کشیدگی'' کا بہت حد تک خاتمہ ہو جائے گا اور بات ''خاص بندوں'' پر ''اصولی اختلاف'' یعنی کفریہ عبارتوں کا حل نکالنے پر رہ جائے گی۔

3۔ علماء عوام کو بتائیں کہ ان عبارتوں کا حل نکالنا ''عوام'' کا نہیں ''علماء'' کا مسئلہ ہے اور اگر یہ بات علماء کے دائرہ اختیار سے باہر ہے تو عوام کو یہ بھی بتایا جائے کہ عوام حل کے لئے کس کو فریاد کرے؟ کہاں مقدمہ دائر کرے؟ کس کو منصف بنائے جس پر علماء متفق ہو جائیں؟

4۔ کیا بین المذاہب کانفرنسیں (جس میں تمام مذاہب سے بات چیت ہوتی ہے) منعقد کرنے سے بڑھ کر بین المسالک کانفرنسیں (تمام فرقوں سے بات چیت) کرنا ضروری نہیں جس سے عوام کو جذباتیت سے ہٹا کر فکر و شعور دیا جائے ورنہ آج کل ایک دوسرے کو گالیاں نکالی جا رہی ہیں، کارٹون بنائے جا رہے ہیں، کل خون کی ہولی کھیلی جائے گی، مزاروں پر مزید حملے ہوں گے، دہشت گردی ہوگی اس کا ذمہ دار کون ہوگا؟

5۔ 110 سالہ اہم مسئلہ کے حل کے لئے تمام بریلوی و دیوبندی علماء و مفتیان عظام اپنے اپنے اداروں میں اکٹھے ہو کر اپنی علمی بصیرت اور ایمانی

طاقت کو بروئے کار لاتے ہوئے اس ''**اصولی اختلاف**'' کا حل نکالیں اور یہ ''**تبلیغ**'' اس صدی کا بہت بڑا کارنامہ ہوگا مگر اس مسئلہ میں دونوں طرف کے علماء کا ملنا لازمی ہے۔

6۔ اہمیت اس بات کی ہے کہ اس مسئلہ میں پہل کون کرے گا۔ بریلوی یا دیوبندی حضرات؟ ذات و جماعت کا دباؤ کون برداشت کرے گا؟ خط و کتابت، کال، فیکس یا مضمون لکھ کر دعوت عام کون دے گا؟

7۔ معصوم عن الخطا ذاتیں انبیاء کرام کی ہیں علماء کی نہیں کہ غلطی نہیں کر سکتے اور بریلوی علماء یہی تو کہہ رہے ہیں کہ یہ عبارتیں نبی کریم ﷺ کی عظمت کے خلاف ہیں ان کو اپنی کتابوں سے نکال دو۔ کیا نبی کریم ﷺ کی محبت میں یہ مشکل کام ہے؟

8۔ اس لئے جناب مفتی رفیع عثمانی صاحب کی تجویز کو مد نظر رکھتے ہوئے کثیر تعداد میں دیوبندی عالم کفریہ عبارات کو اپنی کتاب سے حذف کرنے کے لئے لائحہ عمل تیار کر کے اور پہل کرتے ہوئے بریلوی حضرات کو دعوت دیں کیونکہ اس میں تمام مسلمانوں کا فائدہ ہے؟

9۔ بریلوی علماء کو بھی چاہئے کہ ''**اصولی اختلاف**'' کا حل نکالنے کے لئے نبی کریم ﷺ کی سنت ادا کرتے ہوئے دیوبندی علماء سے مسلسل خط و کتابت کریں اور ان تین کفریہ عبارات کو حذف کرنے کے لئے دیوبندی حضرات کو ایسی آسان تجاویز دیں جس پر کوئی بھی سیاست نہ ہو سکے؟

10۔ بریلوی و دیوبندی حضرات اگر اس ''**اصولی اختلاف**'' کا حل

نکال لیتے ہیں تو اس کے بعد باقی تمام گمراہ فرقوں سے بھی جو ''اختلافات'' ہیں اس کا حل بھی بات چیت کر کے نکالا جا سکتا ہے۔

11۔بعض جماعتیں اور ادارے اس ''**اصولی مسئلے**'' کا حل نکالنے کی بجائے کہتے ہیں کہ ''**کوئی دین کا کام کرو**'' اور اس کتاب پر ''**تقریظ یا تنقید**'' یعنی حق لکھ کر دینا ''**ہماری پالیسی کا حصہ نہیں ہے**''۔کیا مسلمانوں کو اکٹھا کرنا دین کا حصہ نہیں ہے اور کیا ہم اپنی اپنی جماعتوں میں ہی رہنا چاہتے ہیں؟

12۔حکومت متنازعہ کتابوں پر پابندی لگاتی ہے مگر یہ کتابیں پھر بھی شائع ہوتی رہتی ہیں، اس کی وجہ بھی ان باتوں کا حل نہ نکالنا ہے۔

13۔انفرادی یا اجتماعی طور پر حکومت پاکستان کا ہر فرد جیسے وزیر اعظم، چیف جسٹس، وزیر مذہبی امور، مجدد وقت، پیران عظام، اولیاء کرام، مولوی صاحبان، امام مسجد، مسجد و مدارس کی انتظامیہ، ڈاکٹر، انجینئر، پروفیسر، جج، ایڈووکیٹ (وکیل)، صحافی، میڈیا (الیکٹرونک و پرنٹ) اور ہر عام و خاص کو ''**دعوت عام**'' ہے اور ''**سر عام**'' ہے کہ دین کو ہماری ''**ضرورت**'' پڑ گئی ہے۔ہم سب مسلمانوں نے حرکت میں آ کر اپنی نسلوں کو بچانے کے لئے ایک تحریک بننا ہے جو مسلمانوں کا ''**ذہنی مذہبی انتشار**'' دور کر کے قیامت کے روز اپنے اللہ کریم اور نبی رؤف رحیم ﷺ کے سامنے سرخرو ہو سکے۔

ہمیں تو سرخرو ہونا ہے آقا کی نگاہوں میں

زمانے کا ہے کیا ناصر بھلا جانے، برا جانے

☆☆☆

علماء میں اتحاد اور ہماری کوششیں

مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی

1986ء میں ناچیز کراچی سے سفر کر کے مولانا سرفراز خان صفدرؒ کی خدمت میں گکھڑ منڈی خاص اس مقصد کے لیے حاضر ہوا کہ دیوبندی اور بریلوی مکاتب فکر کے درمیان جو خلیج بڑھتی جا رہی ہے اسے کم بلکہ ختم کرنے کی راہ تلاش کی جائے۔ اس مقصد کے لیے پہلے بھی ہماری کئی ملاقاتیں مولانا مفتی محمد حسین نعیمی صاحب سابق مہتمم دارالعلوم نعیمیہ لاہور، مفتی ظفر علی نعمانی صاحب سابق مہتمم دارالعلوم امجدیہ کراچی، علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری صاحب سابق شیخ الحدیث دارالعلوم امجدیہ کراچی اور مولانا محمد شفیع اوکاڑوی صاحب وغیرہم رحمہم اللہ سے ہو چکی تھیں۔ ان سب حضرات کا تعلق بریلوی مکتب فکر سے ہے۔ ان ملاقاتوں سے میں اس نتیجہ پر پہنچا تھا کہ عقائد کے باب میں دونوں مکاتب فکر کا اختلاف بڑی حد تک صرف تعبیر اور الفاظ کا اختلاف ہے۔ حقیقت میں ایسا کوئی اختلاف عقائد کے باب میں نہیں ہے کہ جس کی بنا پر ایک دوسرے کو گمراہ اور فاسق قرار دیا جائے۔ ہاں! بہت سے اعمال میں یہ اختلاف ضرور ہے کہ ہم انہیں بدعت کہتے ہیں، اور ان کے نزدیک وہ بدعت میں داخل نہیں۔

مولانا مفتی محمد حسین نعیمیؒ نے مجھ سے اور برادر عزیز مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب سے پوری وضاحت سے یہ کہا تھا کہ ہمارے اور آپ کے درمیان اختلاف کا باعث حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی کتاب "حفظ الایمان" کی چند سطری عبارت ہے۔ اس عبارت کو بیچ سے نکال دیا جائے تو پھر ہمارے اور آپ کے درمیان عقائد کا کوئی اختلاف نہیں۔ اس پر ہم نے ان سے کہا تھا کہ حکیم الامت حضرت تھانویؒ ہمارے سرتاج ہیں، اور ان کی اس عبارت کے جو معنی بہت سے حضرات نے بیان کیے ہیں، ہمیں یقین ہے کہ حضرت حکیم الامت تھانویؒ اس باطل معنی کے مراد لینے سے بالکل بری ہیں۔ اور حضرت حکیم الامت جیسی حب رسول اللہ ﷺ سے سرشار شخصیت کے بارے میں دور دور امکان نہیں کہ انہوں نے ایسے غلط معنی مراد لیے ہوں۔ اس عبارت کے جو صحیح معنی ذرا سی توجہ سے سمجھ میں آ جاتے ہیں، وہی حضرت کی بھی مراد ہے۔ چنانچہ انہوں نے بعد میں اس کی وضاحت بھی فرما دی تھی اور اس غلط معنی سے مکمل برأت کا بھی دوٹوک اعلان فرما دیا تھا لیکن اگر ان کی اس عبارت کو شائع کرنے سے روک دینا، امت کو پھوٹ سے بچانے، اور ان دونوں مکاتب فکر کو متحد کرنے کا ذریعہ بن سکتا ہے تو یہ بڑی خوشی کی بات ہے۔ اس کی عملی شکل کیا ہوگی؟ اس کے لیے مشورے کی ضرورت ہے۔ ہمیں اور آپ کو مل کر اس کے لیے پیش رفت کرنی چاہیے اور طے ہوا تھا کہ دونوں طرف کے علماء کرام کا اجتماع اس غرض کے لیے بلایا جائے گا لیکن ملک میں اچانک ایسے حالات پیش آئے اور آتے گئے کہ یہ کام آگے نہ بڑھ سکا۔

پھر صدر ضیاء الحق مرحوم کے دور میں بریلوی مکتب فکر کے مشہور عالم دین مولانا محمد شفیع اوکاڑوی صاحبؒ نے مجھ سے اسلام آباد میں علماء کنونشن کے موقع پر ملاقات فرمائی جو ہماری پہلی اور آخری ملاقات ثابت ہوئی، کیونکہ اس کے تقریباً ڈیڑھ دو مہینے بعد ان کا کراچی میں انتقال ہو گیا۔ اس ملاقات میں مولانا اوکاڑوی صاحبؒ نے مجھ سے واضح الفاظ میں فرمایا تھا کہ امت میں پھوٹ پڑی ہوئی ہے، مجھے خطرہ ہے کہ اس بارے میں آخرت میں پوچھ ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے بارے میں اپنی تقریروں میں بار بار سخت کلامی کی ہے لیکن جب میں نے ان کی کتابوں کا گہرائی سے مطالعہ کیا تو میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ ہمارے اور ان کے عقائد میں کوئی فرق نہیں اور ان کی کتاب "حفظ الایمان" کی جو چند سطری عبارت اب تک کشیدگی کا باعث بنی رہی ہے اس کے بارے میں مولانا اوکاڑوی صاحبؒ نے فرمایا کہ اب تو خود حضرت تھانویؒ ہی کے قلم سے اس کی ایسی توضیح اور توجیہ شائع ہو گئی ہے۔ اس کے بعد یہ عبارت بھی نزاعی نہیں رہی۔ اس لیے مجھے آپ دونوں بھائیوں سے توقع ہے کہ اگر ہم مل جل کر کام کریں تو امت کو پھوٹ سے بچایا جا سکتا ہے، ورنہ اللہ کے یہاں ہم سے پوچھ ہوگی۔

میں نے ان سے کہا تھا کہ یہ تو آپ میرے دل کی بات کہہ رہے ہیں، ہمارے والد ماجد مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ نے اپنی زندگی کے آخری کئی سال اس کوشش میں صرف فرمائے ہیں اور میں بھی کئی سال سے اس کاوش میں لگا ہوا ہوں۔ چنانچہ میرے اور مولانا اوکاڑوی صاحبؒ کے درمیان طے ہوا کہ وہ اور ہم اپنے اپنے رفقاء اور اہل علم سے رابطہ کر کے اس میں پیش رفت کریں گے، پھر دونوں طرف کے خاص خاص علماء کرام کا مشترکہ اجلاس ہوگا۔ پھر نسبتاً بڑے پیمانے پر دونوں طرف کے حضرات کا دوسرا اجلاس ہوگا۔ ان اجلاسوں میں اتفاق ہو جانے کے بعد ملک گیر پیمانے پر دونوں طرف کے علماء و مشائخ کا کنونشن بلا کر اس میں اعلان کر دیا جائے گا کہ عقائد میں اب ہمارا کوئی اختلاف نہیں۔ لیکن کراچی میں واپس آ کر ناچیز کا اہل علم سے مشوروں کا سلسلہ جاری ہی تھا اور اس کا طریقہ کار بڑے پیمانے پر طے کیا جا رہا تھا کہ مولانا محمد شفیع اوکاڑوی صاحب کی اچانک وفات ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ○ اللہ تعالیٰ ان کی کامل مغفرت فرمائے۔

بعد ازاں ان کے صاحبزادے مولانا کوکب نورانی صاحب سے کئی ملاقاتیں ہوئیں۔ وہ بھی کئی بار دارالعلوم کراچی تشریف لائے اور ہر بار مولانا محمد شفیع اوکاڑوی صاحب کی اس ملاقات کا ذکر آیا لیکن افسوس ہے کہ اس کے بعد کوئی عملی پیش رفت نہ ہو سکی۔ اور دشمنان اسلام کی سازشوں اور مسلمانوں کی سادہ لوحی یا جذباتیت کے باعث یہ تیل منڈھے نہ چڑھ سکی۔" انا للہ وانا الیہ راجعون ○" (بشکریہ روزنامہ "دنیا")

تحفہء یا اللہ مدد

خلافت راشدہ
حق چار یارؓ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

امابعد

محترم حاجی ذوالفقار احمد صاحب، السلام علیکم ورحمتہ اللہ

آنجناب نے محترم فقیر محمد رضوان داؤدی صاحب کے ملفوظات پر مشتمل کتاب ''معرفت'' ارسال فرمائی ہے۔ اور کتاب پر تبصرہ کے لئے متعدد بار فون کیا۔ تو چند سطور کتاب سے متعلق لکھ کر ارسال کر رہا ہوں۔ قبول فرمائیں۔ اور اگر تبصرہ کی اشاعت مقصود ہو تو من وعن شائع فرمانا تاکہ ذریعہ سے نہ صرف متلاشیان حق کی راہنمائی متاثر ہوتی ہے بلکہ شکوک و شبہات جنم لیتے ہیں اور تبصرہ نگار کے افکار درست طور پر سامنے نہیں آسکتے۔

محترمی:۔

1- جو زیر نظر کتاب ''معرفت'' میں مذہب بریلویت کے بانی مولوی احمد رضا خان صاحب کے افکار و عقائد کو اجاگر کیا گیا ہے۔ اور بریلوی طبقہ کے جاہل مولویوں اور عوام کو ان کی غلطیوں سے آگاہ کر کے مولوی احمد رضا خان صاحب کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ جن میں سے اکثر عقائد و اعمال پر علمائے اہلسنت علمائے دیوبند اور ان کے متبعین الحمد للہ پہلے سے ہی کاربند ہیں۔ اور عوام کو جب یہ پتا چلے گا کہ اہلسنت والجماعت کے عقائد و اعمال تو وہی ہیں جن پر دیوبند سے متعلق علماء و عوام عمل کر رہے ہیں تو اس سے فاصلے کم ہوں گے۔ نفرتیں ختم ہوں گی۔ اور ایک دوسرے کو سمجھنے کی کوشش یقیناً کی جائے گی۔ لہذا یہ کتاب کسی حد تک نزاعی و اختلافی امور میں شدت کم کرنے میں معاون ثابت ہو سکتی ہے۔ بشرطیکہ کتاب میں سے ''فرقوں میں اختلاف کیا ہے'' پر مشتمل باب حذف کر دیا جائے۔

2- مولوی احمد رضا خان عجیب شخصیت کے حامل تھے ان کی تحریروں میں ہر قسم کا مواد مل جاتا ہے۔ انکی تضاد بیانیاں مشہور ہیں۔ اور دیوبندی و بریلوی علماء اپنے اپنے مسلک کی تائید میں خان صاحب کی کتب کے حوالہ جات پیش کرتے رہتے ہیں۔

3- بریلوی علماء کا طرفہ تماشا ہے کہ یہ حضرات اپنے ہر عقیدہ و عمل یا عبارت کی تاویل کرتے ہیں۔ لیکن علمائے اہلسنت علمائے دیوبند کی کسی تاویل کو مانتے ہیں نہ وضاحت قبول کرتے دیتے ہیں۔

اکابرین علمائے دیوبندؒ کی جن عبارات کو کتاب ھذا میں پیش کر کے کفر کے فتوی جات لگائے گئے ہیں اُن کی وضاحت بارہا دفعہ علمائے دیوبندؒ فرما چکے ہیں۔ ملاحظہ ہو ''عبارات اکابر'' از شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان صاحب صفدرؒ ''مطالعہ بریلویت'' از علامہ ڈاکٹر خالد محمود مدظلہ وغیرھم کتب قابل مطالعہ ہیں۔

سوچنے کی بات یہ ہے کہ جو کفر کی مشین گن خان صاحب و بریلوی علماء نے علمائے اہلسنت علمائے دیوبند رحمہم اللہ پر چلائی ہے (العیاذ باللہ) تو کیا اس کے جواب میں اکابرین دیوبند نے بھی کبھی رضا خان صاحب یا ان کی آل پر کوئی کفر کا فتوی لگایا ہے۔ (ہرگز نہیں)

وجہ کیا ہے؟۔ غور فرمائیں۔ دعوت فکر ہے۔

آپ کے احوال کیسے ہیں؟ آپ کے دینی جذبہ کی قدر کرتا ہوں۔ نیز کتاب بھیجنے پر آپ کا مشکور ہوں۔

اس سے میری لائبریری میں یقیناً ایک جدید معلوماتی کتاب کا اضافہ ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

آمین بجاہ النبی الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔ برحمتک یا ارحم الراحمین

والسلام

مخلص عبداللہ خادم اہلسنت بلکسر

23-01-2013

ہمارا جواب

محترم ومکرم مخلص عبداللہ صاحب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا بڑی خوشی ہوئی لیکن:

آپ کے خط کے پہلے نقطے پر بات کی جائے کہ ''اکثر عقائد و اعمال پر علمائے اہلسنت علمائے دیوبند اور ان کے متبعین الحمد للہ پہلے ہی سے کاربند ہیں'' تو واقعی اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم اہلسنت والجماعت (بریلوی و دیوبندی) کا خون ایک ہے اس میں امام احمد رضا خاں علیہ رحمۃ کے عقائد میں تضاد بیانی کہیں بھی نہیں ہوسکتی اور نہ ہی ان کا کوئی نیا عقیدہ ہوسکتا ہے۔ اسی طرح آپ نے فرمایا کہ ''بشرطیکہ کتاب میں سے ''فرقوں میں اختلاف کیا ہے'' پر مشتمل باب خذف کردیا جائے'' تو اس کا جواب یہ ہے کہ

1۔ یہ بات بریلوی اور دیوبندی عالموں کو نہیں بلکہ عوام کو سمجھانے کے لئے آسان انداز میں لکھی گئی ہے کہ اختلاف کیا ہے کیونکہ عوام ایک دوسرے کو مستحبات اور فروعی مسائل پر کافر کافر، مشرک، بدعتی کہہ رہی ہے ورنہ مستحبات اور فروعی مسائل میں بھی کوئی اختلاف نہیں بلکہ سمجھنے اور سمجھانے کا فرق ہے۔

2۔ کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ دیوبندی اور بریلوی ایک ہیں اور اصل لڑائی بتانے کے لئے یہ باب لکھا گیا ہے، استغفراللہ ذلیل کرنے کے لئے نہیں تاکہ اس کا کوئی حل نکالا جائے۔

3۔ کتاب میں امام احمد رضا خان علیہ رحمہ کی عبارات کی روشنی میں یہ بات لکھی گئی ہے کہ جو کچھ جاہل عوام کر رہی ہے وہ بریلوی نہیں ہیں بلکہ اس کا بریلویت سے تعلق بھی نہیں ہے اور جاہلوں کی بنا پر کوئی بریلویوں کو بدعتی یا مشرک کہے تو علمی خیانت کون کر رہا ہے؟

4۔ آپ کی رائے سر آنکھوں پر کہ ''فرقوں میں اختلاف کیا ہے'' پر مشتمل باب خذف کردیا جائے'' اور یہی بات بریلوی علمائے کرام بھی کہتے ہے کہ یہ تین عبارتیں خذف کردی جائیں کیونکہ یہ نبی کریم ﷺ کی شان کے خلاف ہیں۔

5۔ دیوبندی علمائے کرام سے بات ہوتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارے بڑوں کو کافر ثابت کرکے ہمارے بڑوں کو گالی دی گئی ہے اور بریلوی علمائے کرام سے بات ہوتی ہے تو یہ کہتے ہیں کہ یہ تین باتیں کفریہ ہیں اور نبی کریم ﷺ کو گالی ہیں جو ہم سب کے بڑے ہیں۔ فیصلہ کون کرے گا کہ بڑے کون ہیں اور لڑائی کیسے ختم کرنی ہے؟

6۔ خدا کی قسم ہم نے بھی یہ باب خذف کرنے کے لئے لکھا ہے اس میں آپ سے یہ مدد چاہئے کہ ان دیوبندی علمائے کرام کے نام بتائیں جائیں جن کے ہم پاؤں پکڑ کر صرف اپنے آقا و مولا کے نام پر یہ تین عبارتیں کتابوں سے خذف کرانے کا کہہ سکتے ہیں اور جو بیانگ دہل اعلان کرسکتے ہوں۔ یہ اس صدی کی سب سے بڑی جیت ہوگی کہ ہم اکٹھے ہیں اور یہ اعلان کرکے نبی اکرم ﷺ کی روح کو سکون پہنچا سکتے ہیں۔ کوئی اس بات پر جتنی مرضی سیاست کرے مگر کتنے ''مافیا'' اس معاملے سے ٹھنڈے پڑ جائیں گے اور کتنے دماغ سوچنے پر مجبور ہو جائیں گے؟

7۔ دین کو پھیلانے اور مسلمانوں کو سکون پہنچانے کے لئے حل چاہئے۔ حل ہوگا، موجود بھی ہوگا اور حل کرنے سے ہی ہوگا۔

حاجی ذوالفقار احمد

بحکم فقیر محمد رضوان داودی

31.01.2013

فہرست مفتیان عظام

1	جناب مفتی غلام حسن قادری صاحب، مرکزی دار العلوم حزب الاحناف، لاہور	03214156127
2	جناب مفتی احمد یار صاحب، جامعہ اشرف المدارس، اوکاڑہ	044-2525338 044-2524892
3	جناب مفتی ظہیر احمد بابر صاحب،، مرکز اہلسنت، نور المساجد، چیچہ وطنی	03004079657
4	جناب مفتی محمد عرفان اسعد صاحب، جامعہ تبلیغ الاسلام، مفتی آباد، فیصل آباد	03075501760
5	جناب مفتی محمد انس افضل، مدرس جامعہ اسلامیہ فیروزیہ، قلعہ کالروالہ (سیالکوٹ)	03367965297 03027965297
6	جناب مفتی غلام مصطفےٰ رضوی صاحب، رکن اسلامی نظریاتی کونسل، ملتان	03336113601 061-550699 061-560699
7	جناب مفتی صابر حسین سعیدی صاحب، جامعہ غوثیہ مہریہ نوریہ، کبیر والا، ضلع خانیوال	03017209214
8	جناب مفتی محمد ابراہیم صاحب، مہتمم و شیخ الحدیث جامعہ غوثیہ رضویہ، سکھر سندھ	03337136001 071-5625572
9	جناب مفتی عبد الستار قادری صاحب، دار العلوم لعل شاہباز قلندر سہون شریف	03312010051
10	جناب مفتی جمیل احمد نعیمی صاحب، دار العلوم نعیمیہ، کراچی	02136324236 03003532440

03333743292	جناب محمد فرمان ذیشان القادری، طوبیٰ اسلامک سنٹر، ریسرچ اسکالر، کراچی یونیورسٹی	11
03002699072	جناب سید عقیل انجم قادری، جنرل سیکرٹری (JUP)، مدیر ماہنامہ افق کراچی	12
03003849844 03328042164	جناب مفتی فتح محمد، شیخ الحدیث، مدرسہ جامعہ فیض العلوم نقشبندیہ، سبی بلوچستان	13
03138901040	جناب مفتی عبدالحفیظ الحسنی فاضل جامعہ نعیمیہ لاہور، احسن المدارس، ضلع بکھر	14
03012909828	جناب مفتی محمد شریف سعیدی، جامعہ سعیدیہ کاظمیہ، فیض القرآن،، مظفر گڑھ	15
03003532440 03017762337 021-36324236	جناب مفتی غلام اکبر صاحب، مدرسہ فیض رضا ٹرسٹ، رحیم یار خان	16
03006113601	جناب مفتی شرف الدین صدیقی صاحب، جامعہ محمدیہ غوثیہ ضیاء العلوم، راولپنڈی	17
03005911491 0915815786 0915819786	جناب مفتی محمد اکرام اللہ جنیدی صاحب، جامعہ جنیدیہ غفوریہ، پشاور	18
03003906177	جناب مولانا امیر بخش لانگو (مرحوم)، جامعہ انوار العلوم میر گھور خان شاہوانی، کوئٹہ	19
03023945114 084-210216 03062687812	مولانا رحم دل حلیمی صاحب، جامعہ اسلامیہ خواجہ ابراہیم یک پاسیؒ، بلوچستان	20

03333784264 03003536872	جناب مولانا عبدالغفار حلیمی صاحب، دارالعلوم غوثیہ رحیمیہ، قلات، بلوچستان	21
03343127756	جناب مفتی کفایت اللہ صاحب، جامعہ نصرۃ العلوم، تحصیل وڈاکخانہ کبل، ضلع سوات	22
03333927629 03132246344	جناب مفتی قادر بخش قاسمی، دارالعلوم جامعہ الاسلامیہ قادریہ، ضلع خضدار، بلوچستان	23
03469463391	جناب مفتی حافظ عبداللہ قادری صاحب، صدر جماعت اہلسنت، کوٹلی کبل سوات	24
03333681315	جناب مولانا احمد رضا حسینی نقشبندی، پنجگور بلوچستان	25
0333-9318275	جناب مفتی اختر منیر عزیزی صاحب، مہتمم جامعہ غوثیہ حنفیہ جنیدیہ پشاور	26
03015741233	جناب مولانا محمد حنیف قادری مدرس وناظم اعلی جامعہ کنزالعلوم رضویہ، (جھنگ)	27
03437867101	جناب مولانا شمس الدین جامعہ غوثیہ منظوریہ، شمس العلوم، مسلم کوٹ ضلع بھکر	28
03005711206 03145711206 03455711206	جناب مفتی محمد عبدالوکیل قادری، مہتمم دارالعلوم مردان، صوبہ خیبر پختونخواہ	29
0923-655313 03013018099 03025959362	جناب مفتی محمد یاسر شفیق کریمی، مدرس جامعہ کریمیہ غفوریہ، ضلع نوشہرہ، پشاور شہر	30
03154364083 03344364083	جناب مفتی نذیر احمد عباسی صاحب، صدر جمعیت علماء پاکستان، مری	31

32	مفتی محمد سرفراز قادری، مہتمم دارالعلوم قادریہ، ڈیرہ اسماعیل خان	03452404690
33	علامہ محمد ایوب قاسمی، دارالعلوم لعل شاہباز قلندر، سہون شریف، ضلع جامشورو	03433299814
34	علامہ غلام مجتبےٰ غفوری، صدر مدرس شتالو شریف ہری پور	03004971268
35	مولانا مفتی محمد سبطین وارث سعیدی، مدرس وخطیب جامع مسجد غلہ منڈی گوجرہ محکمہ اوقاف پنجاب	03017200827
36	مفتی مسعود احمد، جامعہ اسلامیہ، جی ٹی روڈ، کھاریاں	03004133834

اسی طرح بہت سی لائبریوں میں بھی یہ کتاب بھیجی گئی اور خاص طور پر گورنمنٹ آف پنجاب پبلک لائبریری، لاہور اور پنجاب یونیورسٹی لائبریری، یونیورسٹی آف دی پنجاب، قائداعظم کیمپس، لاہور، پاکستان نے بھی ان لفظوں کے ساتھ کہ ''یہ کتاب علم کا انمول خزانہ ہے'' قبول کی۔

پیدا ہو گیا ہے خداوند اس کوشش کو شرف قبول بخشے
اور لوگوں کو زیادہ سے زیادہ استفادہ کی توفیق
مرحمت فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم الامین
وبحرمۃ سید الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین
ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

دعاگو و طالب دعا
غلام حسن قادری: حزب الاحناف لاہور

غلام حسن قادری
مفتی دارالعلوم حزب الاحناف لاہور

مفتی احمد یار صاحب اوکاڑہ

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی اہلہا امابعد کتاب "معرفت"
جو ملفوظات ہیں حضرت شیخ محمد رضوان داؤدی سیفی دامت برکاتہم
کے عدیم الفرصت ہونے کی وجہ سے چند مقامات سے کتاب
پڑھنے کا شرف حاصل ہوا من حیث المجموع کتاب عوام الناس
اور معتقدین حضرات کیلئے بہت مفید ہے۔ چند مقامات پر
اصلاح کیلئے کچھ تحریر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ محبوب کریم علیہ التحیۃ
والتسلیم کے وسیلہ جلیلہ سے ہم سب کو حق بیان کرنے سننے سمجھنے اور
اس پر عمل کی توفیق رفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین

ابوالطاہر احمد یار غفرلہ صدر مدرس اشرف
المدارس اوکاڑہ

تاثرات

ظہیر احمد بابر نور المساجد چیچہ وطنی

الحمدللہ رب العٰلمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء والمرسلین۔

اما بعد: پچھلے دنوں فقیر کے پاس کسی کے ذریعہ سے ایک کتاب پہنچی جسکے ٹائٹل پر درج تھا ''معرفت'' اور ساتھ ہی تحریر تھا ملفوظات فقیر محمد رضوان داؤدی کتاب کا مطالعہ کیا تو بڑا لطف آیا۔ میں ذاتی طور پر تو نہیں جانتا کہ یہ پیر محمد رضوان داؤدی کون ہیں کس مسلک سے وابستہ ہیں لیکن کتاب کا مطالعہ کرنے سے معلوم چلا کہ کتاب میں زیادہ تر باتیں فتاوٰی رضویہ شریف سے لی ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ امت مسلمہ کا عظیم انسائکلو پیڈیا حضرت کے مطالعہ میں ہے۔

پھر چند روز کے بعد لاہور سے محترم ذوالفقار علی صاحب نے مجھے فون کیا میں ذوالفقار صاحب سے ملا تو نہیں لیکن ٹیلی فون پر گفتگو سے میں نے محسوس کیا کہ یہ حضرت بھی دین کا درد رکھنے والے ہیں ذوالفقار صاحب نے کتاب کے حوالہ سے بات کی اور مجھے کچھ لکھنے کے لیے حکم دیا۔ پہلے تو میں سوچتا رہا کہ میرے جیسا طالب علم جس کا علم بھی محدود ہے۔ کسی کتاب پر کیا تبصرہ کر سکتا ہے لیکن ذوالفقار صاحب کے اصرار اور محبت نے مجھے مجبور کر دیا کہ میں ضرور اس کتاب کے بارے میں کچھ تحریر کروں۔

کتاب ''معرفت'' کا مطالعہ کرنے سے مجھے معلوم ہوا کہ مصنف نے انہی باتوں کا تذکرہ کیا ہے جو میرے اعلیٰ حضرت نے بڑا عرصہ پہلے کر دیا تھا مصنف نے واقعی ہی اہلسنت کے عقائد اور معاملات کو واضح کیا اور وہ خرافات، بدعات، غلط رسومات جو جہالت کی وجہ سے ہم میں آ گئی ہیں اور مد مقابل لوگ اہلسنت کو ان باتوں کی وجہ سے بدعتی، مشرک، قبر پرست کہتے ہیں ان تمام باتوں کو فتاوٰی رضویہ کی روشنی میں بیان کیا اور بالکل یہ بات درست ہے۔ جو خرافات، غلط رسوم ہم میں ہیں لوگوں کو ان سے آگاہ کیا جائے اور یہ بات حقیقت ہے کہ غلط بات کو بیان کرنے میں کسی مصلحت کا کوئی لحاظ نہ رکھا جائے کیونکہ بریلویوں کے امام نے تو بہترین انداز میں ان باتوں کا رد کیا ہے جہاں تک اعلیٰ حضرت کا تعلق ہے ایک طرف فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی خداداد صلاحیتوں اور کمال دانشمندی کے ساتھ باطل افکار اور خود ساختہ نظریات کی بنیادیں متزلزل کر رہے تھے اور دوسری طرف اسلامی معاشرہ میں پھیلی ہوئی بدعات و منکرات کے شیش محل میں اپنے نوک قلم سے نقب زنی کا فریضہ سرانجام دے رہے تھے۔

خواہ وہ غیر اللہ کے لیے سجدہ تعظیمی کا رواج ہو یا عورتوں کی مزارات پر حاضری کی بحث، شادی میں آتش بازی کا چلن ہو یا مزامیر کے ساتھ قوالی کی پذیرائی، کسی کی موت پر مجلس دعوت کا مسئلہ یا عورتوں کا غیر محارم کے سامنے جانے کا مسئلہ فاضل بریلوی ان جیسے منہیات شرعیہ کی پوری جرأت کے ساتھ مخالفت کی اور مسلم آبادیوں کو صحیح اسلامی فکر سے آشنا کرنے کی تحریک چلائی۔ اعلیٰ حضرت نے ان تمام باتوں پر مستقل رسائل لکھے جو آج فتاوٰی رضویہ میں شامل ہیں اسی میں سے اکثر باتیں مصنف نے اس کتاب میں لکھیں اور اصل بریلویت کی پہچان بھی یہی ہے اور بریلویوں کا ان خرافات سے دور تک کا بھی واسطہ نہیں اگر کوئی کرتا ہے تو یہ اس کا ذاتی فعل ہے۔ فاضل مصنف نے بھی اسی بات کو ثابت کرنے کی کوشش کی جو واقعی ہی قابل تحسین کوشش ہے اس کے علاوہ بھی بہت ساری باتوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔

جہاں تک بریلوی، دیوبندی مختلف فیہ مسائل کی بات ہے ان کو بھی اکابرین کی کتب سے بڑے احسن انداز میں پیش کیا گیا ہے اور ان کا حل بھی بتلایا گیا ہے مثلاً ندائے یارسول اللہ کا مسئلہ یا الصلوٰۃ والسلام علیک کا مسئلہ یا مختلف مہینوں کے بارے میں باتیں۔

کتاب کا انداز بالکل آسان اور سمجھ میں آنے والا ہے اللہ تعالیٰ رضوان صاحب کے علم وعمل میں برکت دے اور محترم ذوالفقار صاحب کو اجر عطا فرمائے جو انہوں نے اتنی کوشش کی۔ کتاب لائق مطالعہ اور معلومات کا ذخیرہ اور بہترین چیز ہے۔ اس میں کوئی بات قابل اعتراض مجھے نظر نہیں آئی۔ اتحاد امت کی بات کی گئی ہے جو لائق تحسین ہے ان باتوں کا حل بتایا گیا ہے جن کی وجہ سے ایک دوسرے پر کفر وشرک کا فتوٰی لگتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

واللہ اعلم بالصواب۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وسلم۔ ظہیر احمد بابر فریدی

مفتی ظہیر احمد بابر فریدی
خطیب مرکز اہلسنت نور المساجد چیچہ وطنی

06-03-2012

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بزم نور الامین

بفیضانِ نظر: فقیہ عصر قبلہ مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

زیرِ سرپرستی: مفکر اسلام علامہ محمد کریم سلطانی مدظلہ العالی

جامعہ تبلیغ الاسلام، خیابان امین گھڑیانوالہ فیصل آباد — 04691-361860

تاریخ 21-09-2012

الحمد للہ علی نوالہ ۔ والصلوٰۃ والسلام علی مظہر جمالہ ۔ اما بعد

اللہ تبارک وتعالیٰ قادر مطلق ہے اور اس نے دین اسلام کی حفاظت اپنے ذمہ کرم لی ہوئی ہے اس کے باوجود خوش نصیب اور صاحب اقبال ہستیاں اسلام کی نشر واشاعت اور حفاظت پر من جانب اللہ مامور ہیں لیکن ان میں سے وہ حضرات لائق صد احترام اور قابل رشک ہیں جو افراط وتفریط سے عوام الناس کو آگاہ کرتے رہتے ہیں

اس پُرفتن دور میں پیر طریقت رہبر شریعت فقیر محمد رضوان داؤدی دامت برکاتہم العالیہ نے بھی اپنے ملفوظات عالیہ سے عوام الناس کو افراط وتفریط سے آگاہ کرنے کی سعی جمیل کی ہے جس کو کتابی شکل میں لانے کی کوشش عدیل احمد رضوانی صاحب کی ہے

تدریسی ذمہ داریوں سے وقت نکال کر اجمالاً کتاب موسوم "معرفت" کا مطالعہ کیا جس میں اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت الشاہ احمد رضا خان رحمہ اللہ کے فتاویٰ رضویہ شریف کی عبارات وحوالہ جات نے سونے پر سہاگہ کا کام کیا ۔

اللہ تبارک وتعالیٰ پیر صاحب کو خلوص کیساتھ دین متین کی خدمت کرنے اور عوام الناس کو مستفید ہونے کی توفیق ارزانی فرمائے آمین ۔۔۔

محمد عرفان اسعد فاضل بھیرہ شریف
مدرس جامعہ تبلیغ الاسلام گھڑیانوالہ فیصل آباد

فاسئلوا اھل الذکر
دار الافتاء
جامعہ تبلیغ الاسلام مفتی آباد فیصل آباد
21-9-12

مفتی محمد انس افضل صاحب سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم المقام پیر طریقت رہبر شریعت پاسبان مسلک رضا فقیر محمد رضوان داؤدی مدظلہ العالی

السلام علیکم!

بعد از خیریت بندۂ ناچیز سے دینی مصروفیات کے سبب حکم کی تعمیل میں تاخیر ہوئی آپ کی معرفت نامی کتاب جو بواسطہ حاجی ذوالفقار صاحب مجھ تک پہنچی، میں نے معرفت نامی کتاب کا علیٰ وجہ البصیرت مطالعہ کیا بعد از مطالعہ یہ لکھنے پر مجبور ہوا کہ یہ کتاب حقیقتاً اسم بامسمّی ہے امام اہلسنت کشتۂ عشق و محبت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کی روشنی میں جاہلیت اور فرقہ واریت کو سمجھنے کے لئے اور راہ حق کے متلاشیوں کے لئے ایک عمدہ و نایاب تحفہ ہے اعلیٰ حضرتؒ نے عقائد اور مسائل کو جس انداز میں قلم بند فرمایا ہے وہ کسی صاحب علم سے مخفی نہیں مثلاً فتاوٰی رضویہ کا اگر بغور مطالعہ کیا جائے تو دودھ کا دودھ پانی کا پانی نظر آ جائے گا یہ حق اور باطل کے درمیان فرق کرنے کی طاقت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے علماء، فقہا اور اولیاء کے حصے میں ڈالا انہی شخصیات نے عقائد صحیحہ و مسائل شرعیہ اور جاہلیت اور فرقہ واریت کے خاتمہ کے لئے گراں قدر خدمات پیش کیں اسی طرح اللہ تعالیٰ نے پیر طریقت و رہبر شریعت پیر فقیر محمد رضوان صاحب کو فکر رضا کی صفت سے متصف فرما کر عوام اہلسنت کی اصلاح کے لئے عظیم کام کرنے کی توفیق بخشی یہ کتاب بھی اسی کام کا حصہ ہے جس میں یقیناً قبلہ پیر صاحب نے اپنی قلم کی جولانیوں سے عقائد صحیحہ کی ترجمانی بڑے مہذب انداز میں کی آج کے اس ''یہ بھی ٹھیک ہیں'' ''وہ بھی ٹھیک ہیں'' والے ماحول میں عقائد صحیحہ پر لکھی جانے والی کتاب کی اشاعت بے حد ضروری تھی تا کہ عوام اہلسنت اس کا مطالعہ کر کے خود اپنا عقیدہ و ایمان بھی مضبوط تر کریں اور دوسرے بھی مضبوط دلائل کی بنیاد پر مسلک حق اہلسنت و جماعت کے عقائد صحیحہ پر گامزن ہو کر راہ راست پر آسکیں۔ میں اس کتاب کے جملہ ناشرین و معاونین کو دل سے مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ اس مفید کتاب کی اشاعت ان کے حصے میں آئی۔ اللہ تعالیٰ قبلہ پیر صاحب اور آپکے جملہ متعلقین و معاونین و قارئین کتاب ھذا کو دارین کی کامیابیوں سے ہم کنار فرمائے۔

آمین بجاہ الحبیب الامین ﷺ

مفتی محمد انس افضل

مدرس جامعہ اسلامیہ فیروزیہ چوک داتا زید کا
وخطیب جامع مسجد نورانی ہتاحہ کانڈر دالہ (سیالکوٹ)

محمد انس افضل
1-3-2013
0303-7965297

(مہر:) الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ — محمد انس افضل — اہلسنت و جماعت

مفتی غلام مصطفیٰ رضوی صاحب ملتان

تأثرات

مفتی غلام مصطفیٰ رضوی

ایم۔اے اسلامیات / عربی، فقہ و قانون

رکن اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان

نحمده ونصلي على رسوله الكريم .بسم الله الرحمن الرحيم ۔پیر طریقت رہبر شریعت حضرت فقیر محمد رضوان داودی زید مجدہ کے ملفوظات طیبات پر مشتمل ''معرفت'' کے نام سے لکھی گئی کتاب باصرہ نواز ہوئی، عدیم الفرصتی کی وجہ سے اگر چہ میں اس کا بالاستیعاب تو مطالعہ نہیں کر سکا۔ البتہ اس کے چیدہ چیدہ چند مقامات نظر سے گذرے جس سے اندازہ ہوا کہ حضرت موصوف مدظلہ صرف روحانی شخصیت ہی نہیں بلکہ علمی حوالے سے بھی آپ کو ایک امتیازی مقام حاصل ہے۔ آپ کے ملفوظات کو پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کا دل اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے لبریز ہے جیسا کہ اس کتاب میں آپ کا یہ ارشاد گرامی ہے ''جس دن اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات نہ کی جائے میری موت کا دن ہے'' یہ مختصر جملہ اپنے اندر کتنی گہرائی اور معنویت رکھتا ہے اسے اہل محبت ہی سمجھ سکتے ہیں۔

کتاب مذکور میں جہاں سلوک و معرفت اور روحانیت جیسے امور کو مختلف پاکیزہ اقوال سے بیان کرنے کی کامیاب کوشش کی گئی ہے وہاں بہت سے ایسے دینی مسائل کو بھی واضح کیا گیا ہے جو لوگوں کی غلط فہمیوں کی وجہ سے اپنی اصلی ہیت کھو چکے تھے، غلط اور بے جا رسومات کی بھی کتاب مذکور میں نشاندہی کر دی گئی ہے جیسا کہ حضرت موصوف مدظلہ کا یہ ارشاد کتاب معرفت میں موجود ہے آپ فرماتے ہیں کہ ''میری باتیں معمولی سی ہیں کچھ دکھ لئے ہوئے کچھ جذبہ لئے ہوئے اور کچھ روشنی لئے ہوئے'' وہ دکھ، وہ جذبہ اور وہ روشنی یقیناً دردِ دل کے جذبات کیساتھ لوگوں کو نشانِ منزل سے آگاہ کرتا ہے، راہ ہدایت سے بھٹکنے والوں کو صراط مستقیم تک پہنچاتا ہے۔

یہ ایک نا قابل انکار حقیقت ہے کہ بزرگان دین کی تعلیمات کا بنیادی مقصد قرآن و سنت کے انوار سے اپنے پیروکاروں کے قلوب واذہان کو منور کرنا ہے اور انہیں سلوک و معرفت کے جواہر پارے عطا کرنا ہوتا ہے، لیکن انتہائی دکھ کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ موجودہ دور میں اُن کی مسند رشد و ہدایت مسندوں پر جاہل اور غیر متشرع لوگوں کا قبضہ ہے جو نہ شریعت کو جانتے ہیں اور نہ طریقت سے آشنا ہیں، انہیں یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ روحانیت کیا ہوتی ہے ایسے لوگوں کو دیکھ کر کہنا پڑتا ہے ع زاغوں کے تصرف میں عقابوں کے نشیمن

معرفت کے نام سے مرتب کیے گئے حضرت پیر فقیر محمد رضوان قادری زید مجدہ کے ملفوظات کو پڑھ کر اندازہ ہوا کہ ع ابھی کچھ لوگ باقی ہیں جہاں میں

حضرت موصوف مدظلہ نے شریعت اور طریقت کے متعلق اپنے جن ارشادات سے نوازا ہے بلاشبہ وہ قارئین کرام کے لئے مشعل راہ ہیں آپ فرماتے ہیں۔

> شریعت ظاہر باشرع ہونا نماز، روزہ، اخلاقیات و معاملات پر عمل
> کرنا اور طریقت تزکیۂ باطن و تصفیۂ قلب کا نام ہے (تزکیۂ باطن یعنی حسد کینہ
> بغض، انا، عجب، تکبر سے بچنا اور تصفیۂ قلب یعنی قلب میں بھی شریعت کے
> خلاف خیال نہ آئے)
> شریعت کہتی ہے کہ کپڑے کو دھو کر ایسا پاک کر لینا کہ اس کو پہن کر
> نماز پڑھ سکیں اور طریقت کہتی ہے دل کو پاک رکھنا حسد و کینہ اور بغض سے۔

ہر نماز کے لئے وضو کرنے کو شریعت کا ایک کام سمجھو اور ہمیشہ
باوضو رہنے کو طریقت کہتے ہیں۔

نماز میں قبلہ رو کھڑے ہونا شریعت اور دل سے اللہ طرف متوجہ
ہونا طریقت ہے۔(معرفت صفحہ 89)

قابضین مسند ارشاد میں ایسے "پیران عظام" بھی موجود ہیں جو نماز جیسی عبادت سے اس قدر غافل ہیں کہ نماز پڑھنا تو بجائے خود اپنے جاہل مریدین اوران سے اندھی عقیدت رکھنے والے معتقدین کو بھی بے نماز بنانے کیلئے ایسی انتہائی بے ہودہ باتیں کرتے ہیں جن سے مومن کی روح کانپ اٹھتی ہے۔چنانچہ ایسے گمراہ اور گمراہ کن پیروں کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت موصوف زیدلطفہ فرماتے ہیں۔

دنیادار سے دین کو کوئی خطرہ نہیں مگر ان جیسے لوگوں سے دین کو بڑا
خطرہ ہے یہ خود بھی جاہل ہیں اور دوسروں کو بھی جاہل بنا دیتے ہیں ان جیسے
لوگوں کی وجہ سے دوسرے فرقے کے لوگ ہمیں بدنام کرتے ہیں حالانکہ
اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے کہیں بھی اور کسی بھی "فتاویٰ" میں شریعت کو
طریقت سے علیحدہ نہیں کیا۔

آج کل ایسے جاہل پیر اور مرید مل جاتے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ
پانچ وقت کی نماز ان پر فرض ہے جن کا تعلق اللہ تعالیٰ سے ٹوٹ جائے ہم
ہمیشہ نماز میں رہتے ہیں۔

ایسے بھی پیر ہیں جو یہ کہتے ہیں ہم تمہیں "نمازی" نہیں جنتی
بنانے آئے ہیں۔

ایسے پیر بھی ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ہماری نماز تو مدینہ پاک میں
ہوتی ہے روٹی پاکستان میں کھاتے ہیں اور نماز کہتے ہیں مدینہ پاک میں
ہوتی ہے 5 وقت نماز کو نہیں مانتا تو پھر کافر ہے۔ (معرفت صفحہ 91)

اس تصنیف کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ حضرت موصوف مدظلہ کی تمام تر تعلیمات اور ارشادات میں دنیائے اسلام کی عظیم ترین شخصیت اعلیحضرت، عظیم البرکت امام الشاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ کی فکر نظر آتی ہے۔

غرضیکہ زیر نظر تصنیف بلاشبہ وقت کی اہم ضرورت اور عامۃ الناس کی روحانی تربیت اور متلاشیان راہ ہدایت کے لئے ایک قابل قدر تحفہ ہے اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

والسلام

دعا گو! مفتی غلام مصطفیٰ رضوی

جامعہ انوار العلوم ملتان

جناب مفتی صابر حسین سعیدی صاحب، کبیر والا، ضلع خانیوال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سخن اول و حرف آرزو

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ وآلہ واصحابہ التابعین آدابہ اما بعد

پیر طریقت مخدوم اہلسنت شیخ المشائخ فقیر محمد رضوان دا ڈی زید مجدہ الکریم کے ملفوظات
طیبات بنام "معرفت" بواسطہ محترم المقام جناب الحاج ذوالفقار احمد صاحب موصول ہوئے
عدیم الفرصتی کی وجہ سے چیدہ چیدہ مقامات کو پڑھ کر ما فیہا وما علیہا سے واقفیت
پائی اور مرتب مولانا فقیر محمد عبدالاحد رضوانی صاحب نے جو نام "معرفت" رکھا بعینہ
مقصد تخلیق انسان کے مطابق رکھا ہے ارشاد ربانی ہے وما خلقت الجن
والانس الا لیعبدون (ای لیعرفون) ترجمہ اور جنوں اور انسانوں کو نہیں پیدا فرمایا
مگر اس لئے کہ وہ میری عبادت کریں یعنی میری معرفت حاصل کریں اب عربی
گرامر کا قانون ہے کہ نفی کے بعد جب الا آ جائے تو حصر کا فائدہ دیتا ہے
لہذا مطلب یہ نکلا کہ انسان اور جنات کی تخلیق کا مقصد صرف اور صرف عبادت
اور معرفت ہے اور یہ قانون ہے کہ جو چیز جس مقصد کیلئے بنائی گئی ہے وہ
اس مقصد تک محدود رہے تو یہ درست اور انصاف ہے ورنہ ظلم اور عبث
ہے لہذا ثابت ہوا کہ ہر انسان کو معرفت الہی کیلئے کوشاں رہنا چاہیے جیسا کہ
مشہور قول ہے "دست بکار دل بیار" لیکن پھر اس پر اعتراض یہ ہے
کہ انسان نے عبادت کے علاوہ اور کام بھی تو کرنا ہے مثلاً تجارت زراعت
اٹھنا بیٹھنا سونا کھانا پینا حقوق العباد کا پاس رکھنا اس کے علاوہ اور بھی ضروریات
زندگی ہیں جبکہ آیت پاک کا تقاضا یہ ہے کہ یہ کام ہرگز ہرگز نہ کرے اس کا جواب یہ
ہے کہ عبادت کی ایک تعریف وہ ہے جو بیضاوی شریف میں آیت نعبد کے تحت درج
کی گئی ہے لیکن اس تعریف کا نچوڑ یہ ہے کہ عبادت وہ عظیم کام ہے جس میں اللہ اور
اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا ہو لہذا جس کام میں اللہ اور اس کے رسول
کی رضا ہو گو ابتدا ہر وہ عبادت ہی ہے ورنہ دراصل وہ عبادت نہیں یا بالفاظ دیگر یوں
کہوں کہ نماز پڑھنا عبادت ہے مگر بعض مقامات ایسے بھی ہیں جہاں نماز نہ پڑھنا
بھی عبادت ہے اسی طرح روزہ رکھنا عبادت ہے بعض جگہیں ایسی ہیں جہاں روزہ
نہ رکھنا عبادت ہے جیسے اگر کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو اور حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام
بلائیں تو ایسے موقع پر نماز چھوڑ دینا یعنی نماز نہ پڑھنا عبادت ہے جیسا کہ

ارشاد ربانی ہے یاایھا الذین امنوا استجیبوا ... اور بخاری شریف میں حضرت
سعید بن معلی رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث موجود ہے اسی طرح مشکوۃ شریف
میں ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فتح مکہ کے موقع پر روزہ توڑ دیا اور جن لوگوں نے
روزہ نہ توڑا ان کے متعلق فرمایا اولئک العصاۃ، اولئک العصاۃ تو وہاں روزہ
نہ رکھنا عبادت ہے لہذا جس کام میں بھی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی
مرضی شامل ہے وہ عبادت ہے اسی طرح تمام معاملات زندگی یعنی کہ انسان کا ہر وقت ہر لمحہ
ہر گھڑی عبادت و ریاضت اور معرفت الہی میں شمار ہوگی چنانچہ کتاب "معرفت
سلسلہ لعل" کیا ہے؟ جو موتیوں کا خزانہ ہے، معارف و دلائل کا ٹھاٹھیں مارتا
سمندر ہے، عوام اہلسنت کیلئے کیمیا سعادت اور مینارہ نور ہے نیز کتاب مذکور
کا جو ماخذ و مصدر ہے وہ زیادہ تر فتاوی رضویہ شریف ہے جو کہ علوم کا انسائیکلو
پیڈیا ہے اور ضروریات زندگی کے مسائل کا مرجع ہے اور حق و باطل کا فرق ہے گویا کہ
ان پیروں کی خصوصاً نشاندہی کی گئی ہے جو کہ مسلک رضا اور معاشرے کیلئے ناسور
بنے ہوئے ہیں اور نہ ہی دماغ میں گمراہ ہیں اور گمراہ گر ہیں اللہ تعالی عوام اہلسنت
کو ان جعلی پیروں سے محفوظ و مامون رکھے کیونکہ یہ مذہب و مسلک اور معاشرے
کا زوال تباہی اور بربادی کا سبب ہیں

امید واثق ہے عدیل بھائی اپنی قلم کی روشنائی
کو خشک نہیں ہونے دیں گے اور تصنیفی تحائف اپنے شیخ کریم کے ارشادات عالیہ عوام
اہلسنت تک پہنچاتے رہیں گے

خادم العلم والعلماء
احقر الناس حافظ محمد صابر سعیدی
مفتی و صدر المدرسین جامعہ غوثیہ مہریہ
مدینہ جھنگ روڈ گوجرانوالہ
20-9-2012 دو ذوالقعدہ شریف
بروز جمعرات بعد نماز ظہر

مفتی محمد ابراہیم القادری

مہتمم وشیخ الحدیث جامعہ غوثیہ رضویہ باغ حیات سکھر۔

فون: 25572

تاریخ ____________

حوالہ نمبر ____________

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"معرفت" نامی کتاب جو جناب محترم پیر طریقت محمد رضوان داؤدی زید مجدہ
کے ارشادات وملفوظات کا مجموعہ ہے۔ اس فقیر نے اسے متعدد مقامات
سے دیکھا ہے۔ اسے حق اور صحیح پایا ہے فقیر امید رکھتا ہے کہ کتاب کے
دوسرے مقامات بھی اسی طرح حق وصواب ہوں گے۔

یہ کتاب خصوصاً اس کا پہلا باب فتاویٰ رضویہ کی آسان عام فہم زبان میں شرح ہے
ایسی کتب کا مطالعہ آج کے دور کی ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کو اپنے بندگان کے لئے نافع ومفید بنائے اور
اسے صاحب ملفوظات اور جامع ملفوظات کے لئے سامان بخشش قرار دے۔ آمین یا رب العالمین

فقط

مفتی محمد ابراہیم القادری الرضوی غفرلہ

خادم جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر

۲ر دسمبر ۲۰۱۳

یااللہ جل جلالہ   بسم اللہ الرحمن الرحیم   یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ

الحاق نمبر: 6952

دارالعلوم لعل شہباز قلندر

دینی تعلیم کے ساتھ دنیاوی تعلیم | حافظ قرآن اور عالم دین بننے کیلئے بہترین ادارہ

متصل جامع مسجد حضرت سید محمد عثمان مروندی رحمۃ اللہ علیہ لال باغ پل مین روڈ سیہون شریف ضلع جامشورو

حضرت مفتی عبد الستار قادری Mob: 0331-2010051

حوالہ نمبر....................   تاریخ....................

73 فرقوں میں سے وہ جماعت جسکو رسول اکرم (صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم) نے جنتی ہونے کا مژدہ سنایا اسمیں کیا عیب و خرابی
ہوگی دنیا اسی جماعت کو اہلسنت جماعت کے نام سے جانتی ہے
وہ عقائد وہ نیک اعمال وہ خوبیاں جو سنیوں میں ہیں۔ یا وہ
بدعقائد و اعمال جو سنیوں میں ہیں۔ جنکو سنیوں کے تاجدار
امام احمد رضا خان صاحب بریلوی قادری یا اور علماء کرام نے
اپنی کتب میں بیان فرمایا ہے۔ جیسا کہ اسوقت ہمارے معاشرہ میں
معروف [illegible] کے نام سے کتاب موجود ہے۔ تفصیلاً بیان کیا گیا ہے
کہ سارے نیک عقائد و اعمال و خوبیاں اہلسنت جماعت میں
موجود ہیں اور یہ بھی تفصیلاً تحریر ہوا کہ اہلسنت جماعت تمام
بدعقائد و اعمال سے پاک ہے۔ اب وہ زمانہ چل رہا ہے کہ ہر فرد
خوب جانتا ہے کہ اہلسنت جماعت رب العالمین کے دربار میں
برگزیدہ جماعت ہے۔

اگلی بات کو الحمدللہ ثم الحمدللہ محترم جناب حضرت محمد صولت داؤدی صاحب
نے بھی بہت ہی بہترین الفاظ میں تحریر فرمایا ہے۔

وہ غبار جو صرف (نام نہاد) جاہل لوگوں کے ذہنوں میں اعلیٰحضرت
امام اہلسنت (رضی اللہ عنہ) کی تعلیمات سے دوری کی وجہ سے آیا ہے
ایسے جاہلوں کے کاموں مثلاً نماز نہ پڑھنا، روزہ وغیرہ نہ رکھنا یا
ڈھول وغیرہ کی رسموں میں شامل ہونا۔ یہ اہلسنت کو نقصان نہیں
دیتا۔ اسلیئے کہ اہلسنت ایسی تعلیم ہی نہیں دیتی۔ ایسی بات کے پیش
نظر میرا عرض ہے کہ ایسے جاہلوں کو اہلسنت میں شمار نہ کیا جائے کہ اس
عظیم الشان جماعت (اہلسنت) پر کوئی زبان دراز کرسکے۔ یا اور کسی مصنف کو
بھی مجال نہ ہو کہ تحریر کرسکے کہ اہلسنت کے بعض افراد کا کردار غیر شرعی ہے۔
کیونکہ جو ما انا علیہ و اصحابی والا طریقہ کو نہیں اپناتا وہ سرے سے سنی ہی نہیں ہے۔
قبر پر قبضہ کرنے والا گروہ بھی ہے ..... قلندر پاک کو بدنام کررہے ہیں۔ ص 59
میرا عرض ہے کہ وہ اپنے آپکو بدنام کررہے ہیں

عبدالستار القادری

مفتی جمیل احمد نعیمی صاحب کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سخن جمیل

تاثرات

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: کُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَوْ آمَنَ أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُم مِّنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ○

ترجمہ: ''تم بہتر ہوان سب امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے اور اگر کتابی ایمان لاتے تو ان کا بھلا تھا اور ان میں کچھ مسلمان اور زیادہ کافر، (آل عمران:110)''۔

اس کے علاوہ حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے: بلغ عنی ولو آیۃ ترجمہ: ''میرے پیغام کو پہنچا دو تو چاہے ایک آیت ہی ہو''۔

مذکورہ بالا آیت مبارکہ اور حدیث شریف سے معلوم ہوا حضور ﷺ کی امت مرحومہ کے ذمے ایک عظیم ڈیوٹی لگائی وہ یہ ڈیوٹی ہے کہ نہ صرف اپنے عقائد واعمال اور معاملات کو صحیح رکھا جائے بلکہ دوسروں تک پیغام پہنچا کر انکی اصلاح احوال کی طرف توجہ کی جائے۔

مولائے کریم نے ہمیں یوں ہی وسط امت اور خیر امت نہیں بنایا بلکہ جو تبلیغ دین اور ترویج واشاعت دین کی جو ذمے داریاں انبیاءِ سابقین پر تھیں کیونکہ حضور انور نور مجسم ﷺ کے بعد کوئی نبی اور رسول آنے والا نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وعظ وتبلیغ کا کام حضور اکرم ﷺ نے صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، اہل بیت اطہار، ائمہ مجتہدین اور علماء حقانی ومشائخ ربانی کے ذمے لگایا۔

اگر اس فلسفہ تبلیغ دین اور نشر واشاعت دین کے فلسفے پر غور کریں تو معلوم ہوا کہ حضور انور ﷺ کو رب کائنات نے خاتم الانبیاء والمرسلین اور آپ پر نازل شدہ کتاب خاتم الکتب اور آپ کے لائے ہوئے دین غالب کو آخر الادیان وخیر الادیان نیز آپ کی امت مرحومہ مغفورہ کو خیر الامم اور اخیر الامم بنا کے بھیجا۔ ہر دور میں رب کائنات نے حضور اکرم ﷺ کی امت میں علماءِ کرام اور مشائخ عظام کا سلسلہ جاری رکھا اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری وساری رہے گا۔

انہی نفوسِ قدسیہ میں رہبر شریعت پیر طریقت عامل باعمل صوفی باصفاء حضرت قبلہ محمد رضوان داؤدی دامت برکاتہم العالیہ کے ملفوظات ارشادات طیبات بھی ہیں جو کہ محبین ومریدین نے خاص طور پر محمد عدیل احمد رضوانی زید مجدہٗ نے معرفت کے نام سے شائع کر کے تصوف وسلوک سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے ایک عظیم تحفہ فراہم فرمایا۔ احقر دل کی گہرائیوں سے قبلہ موصوف کے مریدین ومتوسلین اور محبین کو مبارکباد پیش کرتا ہے اور دعا گو اور دعا جو ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب لبیب ﷺ کے طفیل قبلہ موصوف کی تمام شریعت وطریقت اور معرفت حقیقت کی خدمات کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔ احقر اپنی علالت کی وجہ سے پوری کتاب کا تو مطالعہ نہیں کر سکا، لیکن بعض چیدہ چیدہ مقامات سے مطالعہ کیا اور خوشی ہوئی کہ محترم موصوف نے علماءِ اہلسنت کی کتب اور زیادہ تر اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہلسنت علیہ الرحمہ کی کتب بالخصوص فتاویٰ رضویہ شریف سے استفادہ فرمایا، جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

21، ذوالحجہ 1432ھ

موافق: 17، نومبر 2011ء

﴿احقر جمیل احمد نعیمی ضیائی غفرلہ﴾

ناظم تعلیمات واستاذ الحدیث، دار العلوم نعیمیہ

بلاک 15 فیڈرل بی ایریا کراچی

مفتی محمد فرمان ذی شان القادری صاحب کراچی یونیورسٹی

الحمد للہ الذی نعمٰ والصلوۃ والسلام علی سیدنا و سندنا محمد المصطفیٰ حبیب الوری و علی الہ الاصفیٰ والصحابہ المجتبیٰ وعلی کل من وفق الھدیٰ واتبع سبیل الھدیٰ۔ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

راقم الحروف کو عزیزی محترم علامہ رضوان احمد المدنی کے توسط سے پیر طریقت رہبر شریعت فقیہ محمد رضوان داؤدی صاحب دام ظلہ العالی کی کتاب بنام "معرفت" دیکھنے کو ملی۔ اس کتاب کو اولاً تو سرسری نظر سے دیکھا لیکن چند مقامات سے دیکھنے کے بعد مزید شوق بڑھا تو کتاب کو بالاستیعاب نہ سہی لیکن اکثر مقامات سے پڑھ لیا، پڑھ کر الحمدللہ دلی تسکین ہوئی کہ فی زمانہ جہاں جہاں عوام الناس کو تصوف کے نام پر بدعات و منکرات کی تعلیم دے رہے ہیں وہاں لوگوں کو تصوف و طریقت سے صحیح طور پر آگاہ کرنے کے لئے فقیہ محمد رضوان داؤدی صاحب فریضہ حق ادا کر رہے ہیں۔

مزید خوشی کا باعث یہ بات ہوئی کہ کتاب میں امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی تعلیمات کو آسان انداز میں پیش کیا، اور اس حقیقت سے روشناس کرانے کی کوشش کی گئی کہ مذہب حقہ کے متبعین کا ان بدعات و خرافات سے کوئی تعلق نہیں۔

عوام جو آج کل فرقہ بازی کے سبب مذہب سے متنفر ہوتی جارہی ہے ان کی اصلاح کے لئے اولاً تو یہ بات سمجھائی کہ ان میں اختلاف کیا ہے؟ لکھتے ہیں

"اصل میں امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ علم والوں کی کفریہ عبارات پر جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت، مقام اور شان کے مطابق نہ تھی کفر کا فتویٰ دیا اور بعد میں ان بندوں پر نام بنا) ان کی تحریروں کی وجہ سے کفر کا فتویٰ حرمین طیبین کے علماء نے لگایا جس کی تفصیل حسام الحرمین میں موجود ہے"۔ بعد ازاں اس اختلاف کے سبب پیدا شدہ مسائل کے حل کی طرف رہنمائی فرماتے ہیں۔ لکھتے ہیں "کسی بھی فرقے کا کوئی بھی بندہ کفریہ عقیدہ رکھتا ہو کافر ہے فرقہ کی اصلاح نہیں بلکہ ہر انسان کی اصلاح کرنی ہے"۔

موجودہ دور میں پائے جانے والے اختلافات مثلِ ایصالِ ثواب، عرس، استمداد، نیاز، عید
میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کو منکرین و متشددین کے اکابرین کی کتب سے حوالہ دے کر آسان
انداز میں بیان کر دیا گیا، تاکہ عوام حقیقت سے آشنا ہو سکیں۔

راقم الحروف ذاتی طور پر فقیر رضوان راٹھوڑی سے واقف تو نہیں لیکن ان کے ملفوظات جو کتاب
"معرفت" میں نظر سے گذرے، انہیں پڑھ کر یہ یقین ہوتا ہے کہ ان کا مسلک و مشرب وہ ہی
ہے جو انعام یافتگان کا ہے، اور اللہ رب العزت نے انہیں علم ظاہر و باطن سے وافر حصہ عطا فرمایا ہے۔
اللہ رب العزت اپنے حبیب لبیب علیہ التحیۃ والثناء کے صدقے میں ان کے علم و عمل
اعزاز و اکرام میں مزید برکت دے، اور کتاب کو قبولیت عام بخشے۔ اور عوام کو
جہالت و بدعات و منکرات سے نکال کر شریعت، طریقت، معرفت، حقیقت
کی راہ پر چلائے، آمین یا رب العالمین بجاہ حبیبک سید المرسلین وآلہ واصحابہ
الطاہرین۔

محمد فرحان ذیشان القادری
طوبیٰ اسلامک سنٹر، ریسرچ اسکالر کراچی یونیورسٹی،
2-11-2012ء 0333.3763292
۱۷ ذی الحجہ ۱۴۳۳ھ

آبروئے ما ز نام مصطفیٰ است

ماہنامہ افق کراچی

Monthly UFAQ Karachi

حوالہ نمبر: ....

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

تاریخ: ۱۰ - جنوری ۱۳

عصرِ حاضر میں جہاں دیگر شعبہ جات زندگی میں زوال آیا ہے وہیں عرفان
حقیقت کے راہی بھی صراطِ مستقیم چھوڑ کر دنیا کی محبت کا شکار ہو گئے ہیں اب مریدین
کی اصلاح، تزکیۂ نفس اور تصفیۂ قلب کی جگہ محافل خال خال نظر آتی ہیں صرف رسومات
کا نام تصوف اور عرفان رکھ دیا گیا ہے۔ اِن حالات میں حضرت پیرِ طریقت محمد رضوان
داؤدی کے افکارِ عالیہ پر مشتمل "معرفت" اندھیرے میں اجالے کی ایک
کرن اور بادِ بہاری کا ایک جھونکا ہے۔ اِس دور میں جب کہ لوگوں کی علمی
استعداد بھی کم ہو چکی ہے اور ان کے پاس وقت بھی کم ہے۔ چھوٹے چھوٹے سادہ
جملوں میں لوگوں کو حکمت و معرفت کی باتیں اِس انداز سے بتانا کہ
بات دل میں اتر جائے کوئی پیر محمد رضوان داؤدی صاحب سے سیکھے
اِن ملفوظات کے مطالعہ سے یہ بات بھی ظاہر ہوتی ہے کہ پیر داؤدی میں اصلاحِ خلق
کا جذبہ کتنا اعلیٰ ہے اور یہ اُن مشائخ کیلئے بھی لمحہ فکریہ ہے جو کہ شریعت اور
طریقت کو جدا جدا سمجھتے ہیں اور طریقت کو قیدِ شریعت سے آزاد سمجھتے ہیں
جبکہ پیرِ طریقت محمد رضوان داؤدی طریقت کو پابندِ شریعت اور خصوصیت کے
ساتھ فتاویٰ رضویہ کی روشنی میں مسائل کا حل پیش کرتے ہیں مختصراً یہ کہ "معرفت"
احبابِ راہِ سلوک کے لیے ایک سادہ لائقِ عمل اور مشعلِ راہ ہے

والسلام

مخلص

سید شمیم احمد قادری

مدیر اعلیٰ

دفتر: 77-B،A-35، گلشن حالی، کورنگی 4، کراچی 74900۔ رابطہ: 0300-2699072 ، ای میل: ufaqkarachi@gmail.com

مدرسہ جامعہ فیض العلوم نقشبندیہ

Madarsa Jamia Faiz-ul-Uloom Nakshbandi

Sharea Faiz Uloom, Near Water Supply Tank, Ghareebabad, Sibbi, Balochistan
Ph.: 413473
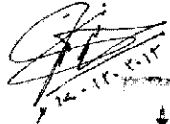
حوالہ نمبر:　　　　　　　　　　　　تاریخ:

حامداً ومصلیاً ومسلماً

حضرت رہبر شریعت عالم باعمل حضرت محمد رضوان داؤدی مدظلہ العالی کے ملفوضات طیبات پر مشتمل "معرفت" نامی کتابِ طیب کو چند مقامات سے دیکھنے کا موقعہ ملا جو کہ تقریباً ایک ماہ پیشتر محترم حاجی ذوالفقار احمد صاحب نے بذریعہ ڈاک 4 عدد معرفت نامی کتب ارسال فرمائے تھے اور ساتھ ہی تاثرات لکھنے کی فرمائش کی تھی۔ بندہ جامعہ ھذا میں مصروفیت کی بنا پر ساری کتاب کا مطالعہ تو نہیں کر سکا البتہ چند جگہوں سے دیکھنے کا موقعہ ھاتھ آیا۔ کتاب ھذا میں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت کے فتاویٰ رضویہ سے اہم روزمرہ پیش آنے والے مسائل بیان کر کے عوام الناس کی احسن طریقے سے رہنمائی کی گئی ہے اللہ تعالیٰ حضرت پیر طریقت رہبر شریعت مدظلہ العالی کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے اعلیٰ حضرت امام اہل سنت شاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعلیمات کی روشنی میں جاھلیت اور فرقہ واریت کو سمجھنے اور سلوک کی راہ پر چلنے کیلئے اپنے ملفوظات عالیہ نافعہ کو کتابی شکل دیکر عوام الناس مسلمانوں کیلئے ایک عمدہ و نایاب فائدہ مند احسن کام سرانجام دیا ہے احقر کی نظر میں یہ کتاب مستطاب کو جو بھی پڑھیگا نہ صرف بدعات وغلط رسومات سے واقف ہوگا بلکہ شریعت وطریقت میں بھی خبرداری وآگہی ہوگی یہ کتاب اسم بامسمّیٰ ہے۔

علامہ مفتی فتح محمد شیخ الحدیث جامعہ ھذا
۲۰۱۲-۱۲-۲۰

یا اللہ ﷻ — یا رسول اللہ ﷺ

دار العلوم رضویہ احسن المدارس (رجسٹرڈ) و جامع مسجد حنفیہ

سرائے مہاجر تحصیل و ضلع بھکر

کوائف: دار العلوم ہذا میں قرآن شریف حفظ، ناظرہ و درس نظامی کی تعلیم دی جاتی ہے۔
طلبہ کے قیام و طعام و دیگر ضروریات کا مدرسہ کفیل ہے، احباب خیر اخلاقی و مالی تعاون فرمائیں۔

حوالہ نمبر: 53 — ☎: 04853-434040، 0313-8901040 — تاریخ: 30-11-12

الحمد للہ وحدہ، والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ۔ اما بعد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم:

پیر طریقت رہبر شریعت پاسبان مسلک رضا جناب فقیر محمد رضوان داؤدی۔ بارک اللہ فی عمرہ کے ملفوظات پر مشتمل کتاب بعنوان "معرفت" کا مطالعہ کرنے کا موقع ملا۔ کتاب کا حقہ مسلک حق کی صحیح ترجمان اور اپنی مثال آپ ہے۔ کتاب مذکور میں جہاں معرفت حق کی بات کی گئی ہے وہاں ایسے ایسے مسائل کو بھی آشکار کیا گیا ہے جو لوگوں کی غلط فہمیوں کی وجہ سے اپنا اصلی مقام کھو چکے ہیں۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ بزرگان دین کی تعلیمات سے ہی قرآن و سنت کا درس و فیضان عام ہوا ہے۔ انہوں نے اپنی پیہم کوششیں کیں اور جان و مال کی قربانی کرنے سے بھی دریغ نہ کیا

لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ موجودہ دور میں ان کی مسانید رشد و ہدایت پر جاہل اور غیر متشرع آدمیوں کا راج ہے

آج کے اس دور میں صاحبزادہ پیر نصیر الدین نصیر وارث علوم مہر علی رحمۃ اللہ علیہما نے اس کے خلاف آواز اٹھائی۔ اور انہیں پذیرائی بھی حاصل ہوئی۔ اور دوسرے قبلہ پیر صاحب موصوف ہیں جنہوں نے منبع مرکز ولایت مبارک ہستیاں، ان کا دفاع کیا ہے۔ اور دودھ کا دودھ پانی کا پانی کیا ہے

یہ بہت اچھا اقدام ہے۔ عوام الناس کو اس بات سے آگاہ ہونا چاہیے بعض درباری علماء حق کو چھپانے میں بازی لے گئے ہیں۔ لیکن حق تو نوک سناں بھی کہنا چاہیے۔ اور یہ بیڑا قبلہ پیر محمد رضوان داؤدی نے اٹھایا ہے۔ اب کون ان کا ساتھ دیتا ہے۔ اور کون ان سے کتراتا ہے

والسلام مع الاکرام

القاری والمفتی عبد الحفیظ الحسنی M.A M.Ed
فاضل جامعہ نعیمیہ لاہور
ناظم جامعہ رضویہ احسن المدارس سرائے مہاجر

ولد مولانا حاجی استاد عبد العزیز مرحوم
مہتمم جامعہ رضویہ احسن المدارس
سرائے مہاجر

جامعہ سعیدیہ کاظمیہ
نزد کینال پٹرول پمپ مظفر گڑھ
بانی ادارہ: سرمایہ اہلسنت حضرت استاذ العلماء علامہ قاضی مفتی محمد شریف سعیدی مدظلہ
0301-2909828

مورخہ 1/9/2012

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ والوں کی زندگی کا ہر ورق جہاد اور مجاہدے کے روح پرور کارناموں سے تابندہ ہوتا ہے۔ اور یہ بھی حقیقت ہے کہ حقیقی اسلام انسان کی صرف جسمانی تربیت کی طرف متوجہ نہیں ہوتا بلکہ اس کی روحانی بالیدگی پر اپنی ساری مساعی کو وقف کر دیتا ہے۔ اہل حق اور صوفیاء باصفا نے ہمیشہ اسلام کی حقیقی روح کو عملی زندگی کے روپ میں پیش فرمایا ہے۔

حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "حقائق کو گرفت میں لانا دقائق پر گفتگو کرنا اور خلائق کے پاس جو کچھ ہے اس سے ناامید ہونا تصوف ہے"

حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے "صوفی وہ ہے جس کا دل کدورت سے خالی اور تفکر سے پُر ہو اور قرب خدا عزوجل میں خلق سے منقطع ہو اس کی آنکھوں میں خاک اور سونا برابر ہو"

کتاب "معرفت" جو ملفوظات ہیں حضرت شیخ طریقت و رہبر شریعت (ورق الٹا)

میرے فقیر زادے محمد رضوان صاحب داؤدی دامت فیوضاتہم العالیہ کے جسے انہوں نے بکثرت فتاویٰ رضویہ شریف کے حوالوں سے مزین فرمایا ہے۔ جس میں عامۃ الناس اور معتقدین حضرات کی روحانی تربیت کا سامان موجود ہے جو کہ اس پرفتن دور میں جہاد کا تسلسل ہے

شعر

ہوا ہے گو تند و تیز لیکن چراغ اپنا جلا رہا ہے
وہ مرد درویش جس کو حق نے دیئے ہیں انداز خسروانہ

فقیر محمد شریف سعیدی غفرلہٗ
جامعہ سعیدیہ کاظمیہ مظفر گڑھ شہر
بمطابق یکم ستمبر 2012ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

MADARSA FAIZ-E-RAZA TRUST (Regd.)

مدرسہ فیض رضا ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

OPP.UMER FLOUR MILLS BY PASS ROAD,
RAHIM YAR KHAN 0300-8672921

Reg.No.RP-557

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم

اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات مبارک قادر مطلق ہے۔ اور اس نے دین اسلام کی حفاظت اپنے ذمہ کرم لی ہوئی ہے۔

اگر کوئی بھی دین اسلام میں بگاڑ پیدا کرے تو وہ ذات قادر مطلق ہونے کے باوجود بھی ایسی ہستیاں پیدا فرماتی ہیں جو شریعت مطہرہ دین اسلام کی حفاظت کیلئے دن رات جدوجہد میں رہتے ہیں۔ کوئی خوش نصیب تصنیف کے ذریعے کوئی خوش نصیب تدریس کے ذریعے کوئی خوش نصیب واعظ و نصیحت کے ذریعے دین اسلام کی حفاظت پر مامور ہیں اور بگاڑ دین کے اندر کرنے والوں کیلئے علماء ربانیین دیوار کی طرح قائم و دائم ہیں۔ جیسے لوگوں نے قرآن پر حملہ کیا اللہ تعالیٰ نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ جیسی شخصیت بھیج کر قرآن کی حفاظت فرمائی۔ اگر کسی نے عقائد پر بگاڑ پیدا کیا تو اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمان جیسی شخصیت بھیج کر عقائد کا تحفظ فرمایا۔

الغرض وہ ذات مسبب الاسباب ہے۔ ہر کام اسباب کے تحت ہی ہوتا ہے۔ دور حاضر میں اس بات کی ضرورت تھی کہ کوئی ایسی بھی شخصیت ہونی چاہیے کہ مسلک حق اہلسنت والجماعت حنفی بریلوی کے عقائد کو بگاڑ کر پیش کرنے والے اور بگاڑنے والوں کا ~~تعاقب~~ تعاقب کیا جائے۔ ہمارے عقائد کو بگاڑ کر پیش کرنے والوں کے ساتھ ساتھ ہی اپنی جہال عوام الناس اور جعلی پیروں کی اصلاح کی ضرورت تھی۔

اس دور پرفتن میں پیر طریقت رہبر شریعت محمد رضوان داؤدی دامت برکاتہم العالیہ نے مسلمانوں کو افراط و تفریط سے بچاتے ہوئے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے نظریات کی روشنی میں حق سچ کا پیغام دیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مشائخ عظام اور علماء کرام اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ جیسی فکر عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ داؤدی صاحب کو دین اسلام کی خدمت میں مزید خلوص عطا فرمائے۔ آمین

غلام اکبر رضا قادری
مفتی جامعہ فیض رضا ٹرسٹ
رحیم یار خان
22-11-12

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم امابعد

پیر طریقت رہبر شریعت فقیر محمد رضوان داؤدی زید لطفہ کے ملفوظات طیبات پر مشتمل کتاب "معرفت" دیکھنے کا موقع ملا چیدہ چیدہ مقامات سے مطالعہ کیا۔ اور اس مقام پر پہنچا کہ یہ کتاب اگرچہ ضخامت میں بہت بڑی نہیں لیکن اس کے مضامین نہایت عمدہ اور اسلوب بیان بہت ہی احسن اس پر مستزاد یہ کہ کہیں بھی جو ہر قاری کے قلب میں ضیاء پاشی کرتا اور اس منارہ نور سے مستنیر ہو کر اپنی زندگی کی راہوں کو متعین کرتا ہے اور یہی مطلوب و مقصود تالیف کتاب و جمع ملفوظات کا ہے۔ اس کتاب میں بہت سے ایسے مسائل کی نشاندہی کی گئی ہے جو عوام الناس میں غلط مشہور ہو گئے ہیں اور ان کی ترویج و اشاعت کا سہرا جاہل واعظین کی روایات باطلہ اور حکایات اکاذیبہ ہیں جس سے سادہ لوح عوام جہالت کی دلدل میں پھنستے چلے گئے ہیں۔ اور توہم پرست بنتے گئے ہیں۔

اندریں حالات میں ضرورت اس بات کی ہے ہمارے علماء اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے پورے جذبہ ایمانی کے ساتھ اخلاص وللّٰہیت کے لیے اپنے مریدین و متعلقین اصلاح کی کوشش کریں۔

حضرت فقیر داؤدی نے اسی سلسلہ کی بنیاد رکھتے ہوئے اپنے مریدین کو بالخصوص اور عوام الناس کو بالعموم اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا الشاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان کے ارشادات اور تعلیمات کی طرف مائل کرنے کا جو سلسلہ شروع کیا ہے وہ قابل صد تحسین ہے اس طرح عوام الناس کو اعلیٰ حضرت کی تعلیمات سے آگاہی ہوگی اور لوگ جاہل واعظین اور دنیا دار

یہ کہ حضرت موصوف نے اس میں سالکین کے لیے ایک عظیم خزانہ جمع کر دیا ہے جو ہر سالک کے لیے رہبر و راہنما کا کام دے گی۔

ہے کہ وہ حضرت موصوف اور ان کے معاونین کی کوششوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اس کتاب کو نافع خلائق بنائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم وطٰہٰ ویٰس

(مفتی) محمد شرف الدین صدیقی

جامعہ محمدیہ غوثیہ ضیاء العلوم مولوی محلہ صدر راولپنڈی

JAMIA JUNEDIA GHAFOORIA
Industrial Area Jamrud Road, Peshawar.

جامعہ جنیدیہ غفوریہ
انڈسٹریل ایریا جمرود روڈ پشاور

نمبر ______ تاریخ ______

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تاثرات

محترم المقام جناب حاجی ذوالفقار صاحب نے مجھے چند نسخے اس کتاب کے ارسال کر کے حکم دیا کہ اس پر اپنے تاثرات پیش کروں۔ بندۂ ناچیز کی ویسے تو نہ حاجی صاحب کے ساتھ شناسائی ہے اور نہ جناب عظمٰی پیر طریقت رہبر شریعت خادم اہلسنت فقیر محمد رضوان داؤدی زید مجدہٗ الکریم کے ساتھ اور نہ ہی مؤلف کے ساتھ جان پہچان ہے۔ لیکن جب بھی کتاب بنام "معرفت" کا مطالعہ نصیب ہوا اور چیدہ چیدہ موضوعات کا غور سے مطالعہ کیا تو مجھے عیاں ہوا کہ جس فقیر و درویش کے ملفوظات پر یہ کتاب مشتمل ہے وہ گلستانِ شریعت و چمنستانِ طریقت کا ایک لاثانی پھول ہے۔

یقیناً یہ کتاب ایسے موضوعات پر مشتمل ہے، جنکا جاننا ہر عقیدتمند بلکہ ہر شخص عوام الناس کے لئے بے حد ضروری ہے۔ اس میں بالخصوص ان موضوعات پر روشنی ڈالی گئی ہے جن میں عوام الناس افراط و تفریط کا شکار ہیں۔ اور جناب مؤلف داؤدی صاحب نے بہت احسن طریقے ان امور پر روشنی ڈالی ہے۔ اور اعلیٰحضرت مجدد دین و ملت رحمۃ اللہ کے عظیم شاہکار، فتاویٰ رضویہ شریف کے حوالوں سے ان کو مزین کیا۔

ان تمام موضوعات کی وضاحتِ کامل سے مخالفین کے ان اعتراضات کا ردِ بلیغ ہوا جو اہلسنت (مسلک حقہ) پر لاعلمی کی وجہ سے وارد کرتے ہیں۔

اور بعض امور کے سے ان نام نہاد پیروں اور انکے عقیدت مندوں کا بھی احسن انداز سے ردِ بلیغ ہوا۔ جنکا تعلق نہ تصوف سے ہے اور نہ عرفان و حقیقت سے

بندۂ ناچیز کی عاجزانہ دعا ہے کہ مولیٰ کریم ہمارے مسلک حقہ میں ایسی ہستیاں تاقیام دائم رکھے جن کی تربیت و ملفوظات طیبات سے بالخصوص مخلوقِ خدا مستفید ہوتے رہتے ہیں۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

بندۂ ناچیز مفتی محمد اکرام اللہ جنیدی
انچارج دارالافتاء جامعہ جنیدیہ غفوریہ پشاور
خطیب جامع مسجد الازہری حیات آباد
پشاور

Tel: 0092 - 91 - 5815786, 0092 - 91 - 5819786 Fax: 091 - 5828681
E-mail: junedi@cyber.net.pk

۷۸۶

جامعہ انوار العلوم میر گہور خان شاہوانی

گیراج مارکیٹ سریاب مل کوئٹہ

حوالہ نمبر ______ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تاریخ 12-12-2012

دیدہ من بہ معرفت آمد کہ وصف آن را زبان نیست

پیر طریقت رہبر شریعت فقیر محمد رضوان داودی کے ملفوظات بنام معرفت بواسطہ محترم جناب الحاج ذوالفقار علی صاحب موصول ہوئے۔ کلام پیر صاحب دلنشین است حقیقت میں انسان کی تخلیق کا مقصد عبادت و معرفت الٰہی ہے۔

الٰہی چہ خوش روزگاری است روزگار دوستان تو با تو!
چہ خوش بازاری است بازار عارفان درکار تو!

سخنان فقیر دلاویز بر جان و دل من اثر عمیق داشت کہ در دور حاضر پیری مریدی [illegible] جہلا کثرت موجود است کہ از علم شریعت و طریقت بے خبر اند بقول "علم بر سر تاج است و جہل بر گردن غل است"

مذکورہ بالا لوگوں کی [illegible] و بد اعمالی کی وجہ سے بزرگان اسلاف و صوفیاء نیک کو اپنے بد کرداری سے بدنام کیا ہے۔ صاحب کتاب نے بہت ہمت و دلیرانہ کام کرتے ایسے لوگوں کی نشاندہی کی ہے جو شریعت کے دائرے سے باہر ہو چکے ہیں۔

شریعت خواص اتباع و اگر طریقت خواص انقطاع باقی ہمہ صداع

در حقیقت من این است کہ مشک آن است کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

بہ بارگاہ داور دعا این بندہ است کہ صاحب کتاب را عمر و شرف بخشد

ابوالبلال الحامد علامہ [illegible] محمد نقشبندی مہتمم جامعہ ہذا آمین ثم آمین

یا اللہ　　　　　بسم اللہ الرحمن الرحیم　　　　　یا رسول اللہ

جامعہ اسلامیہ خواجہ ابراہیم یکپاسیؒ

محلہ بندرانی آباد قلات بلوچستان فون: 084-210216

تاریخ ....　　　　　حوالہ ....

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

امابعد! اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے اور اس نے دین اسلام کی حفاظت اپنے ذمہ لی ہوئی ہے اس کے باوجود وہ شخص خوش نصیب ہے جو دین اسلام کی نشر و اشاعت پر منجانب اللہ مامور ہے لیکن ان حضرات قابل رشک ہیں جو عام الناس کو بدعات سیئہ اور رسومات قبیحہ سے آگاہ کرتے رہتے ہیں۔

اس پرفتن دور میں پیر طریقت رہبر شریعت فقیر محمد رضوان داؤدی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ملفوظات کے ذریعے عوام الناس کو رسومات قبیحہ سے آگاہ کرنے کی سعی جمیل کی ہے جبکہ ان کو کتابی شکل دینے کی کوشش عدیل احمد رضوانی صاحب نے کی ہے۔

کتاب ہذا کے چند صفحات کو مطالعہ کرنے کا موقع ملا تو مطالعہ سے بہت ذوق محسوس ہوا کیونکہ زیر نظر کتاب میں عقائد اہلسنت کو اسطرح بیان کیا گیا ہے جس طرح ان کو بیان کرنے کا حق ہے کیونکہ ہم میں بہت سے رسومات قبیحہ رائج ہو چکے ہیں جو کہ بدعات سیئہ کے زمرے میں آتے ہیں لہٰذا موصوف نے ان رسومات قبیحہ کی حوصلہ شکنی کرکے عوام اہلسنت کو علماء اہلسنت کی حقیقی عقائد سے روشناس کرا دیا ہے اور ایسی کتابیں بہت کم ملتی ہیں جو عوام کو رسومات قبیحہ سے بچا کر انکو صحیح عقائد اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی قدس اللہ سرہٗ سے ان کے دلوں کی ضیاء بانٹ کر اسکے تو عوام اہلسنت کی رہنمائی کیلئے اس طرح کی کتابوں کی بہت پہلے ضرورت تھی اور کتاب ہذا اس ضرورت کو پورا کرنے میں مدد دے گی۔

میری تجاویز یہ ہیں:۔

۱۔ اس کتاب کو تمام اہلسنت کے علماء و خطباء و امام صاحبان کو فرداً فرداً بھیجا جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ اس کی تشہیر ہو جائے۔

۲۔ اس کتاب کو مدارس دینیہ کی نصاب میں بھی شامل کیا جائے۔

اور ہم دل کی گہرائیوں سے اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہیں کہ مصنف کی اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے اور اس کے علم میں عمل اور خلوص میں ترقی عطا فرمائیں (آمین بجاہ النبی الکریم)

منجانب: احقر العباد خادم اہلسنت محمد عبدل حلیمی

مہتمم جامعہ اسلامیہ خواجہ ابراہیم یکپاسیؒ

محلہ بندرانی قلات بلوچستان

۲۶ محرم الحرام سنہ ۱۴۳۴ ہجری بمطابق ۱۱ دسمبر ۲۰۱۲ء

محمد عبد الغفار حلیمی بلوچستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۰

الحمد للہ رب العلمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدنا
محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین اما بعد یاایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا
الرسول واولی الامر منکم ۔ القرآن

فقیر عاجز محمد عبد الغفار حلیمی عرض گزار فقیر نے ملفوظات شریف کے چند ایک
مقامات کا بغور مطالعہ کرنے کا شرف سعادت حاصل کیا پیر طریقت رہبر شریعت
حضرت محمد رضوان داؤدی دامت برکاتہم نے حق صداقت سلف صالحین متقدمین
و متاخرین قرآن سنہ خلفائے راشدین اصحاب کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کے قول
فعل نقش قدم پر چلنے کی صحیح نشان دہی کی ہے اور حق یہی ہے کہ سُنی مسلمان
اللہ جل شانہ کے فرمان کے مطابق چلے اگر اس مذکور بالا آیہ کے مطابق اور جسطرح
بزرگ نے نشاندہی کی ہے ہم چلتے آج ہمارا احال یہ نہ ہوتا اور ہمارے درگاہ میں اوقاف
میں نہ ہوتیں اور انکی آمدنی غیروں پر خرچ نہ ہوتی ہم عشق الٰہی کے عشق رسول کے
دعویدار تو ہیں مگر اولی الامر حقیقت میں امام ہوتا ہے جسطرح کہ صاحب کتاب
نے امام اہلسنت کے فتاوٰی رضویہ میں انکے امر کی نشاندہی فرمایا ہے اہلسنت کے علماء
خطباء دانشور کو لائق ہے کہ اس کتاب کا خوب مطالعہ کریں اور تشہیر کریں اور اس
فرمان دستور کے مطابق ایک ہوں فقیر عبد الغفار حلیمی کہ اس قابل نہیں کہ تقریظ کرے صرف یہ حرف فقیر کی
یہ دل کا آواز ہے [illegible]

فقیر طالب دعا محمد عبد الغفار حلیمی مترجم کنز الایمان بزبان براہوی قلات بلوچستان
دار العلوم غوثیہ رحیمیہ نزد بس اڈہ قلات بلوچستان
Ph. 03003536872
03333784264

مفتی کفایت اللہ صاحب سوات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدًا و مصلیًا اما بعد!

امت مسلمہ پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ کے بعد اس امت کی رشد و ہدایت کے لئے ہر دور میں ایسے لوگوں کو پیدا فرمایا کہ جب کبھی امت مسلمہ راہ حق سے بھٹکتا جا رہا ہو انہیں راہ راست پر لایا جائے۔ ایسی نفوس قدسیہ میں ایک محمد رضوان داؤدی صاحب دامت برکاتہم العلیہ ہیں جن کے ملفوظات آپکے ہاتھوں میں ہیں۔ میں اگرچہ حضرت کو بذات خود جانتا نہیں لیکن کسی بھی شخصیت کا اندازہ ان کی تقاریر، تحاریر یا ان کے ملفوظات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کچھ عرصہ پہلے جناب ذوالفقار صاحب کے وساطت سے موصوف کی ملفوظات جو جناب محمد عدیل صاحب نے مرتب کیے ہیں (اللہ انکو اجر عظیم عطا فرمائیں) مجھے ملے۔ الحمد اللہ کہ کتابیں بڑا کو بالاستیعاب (مکمل) پڑھنے کا شرف حاصل کیا۔ کتاب پڑھ کر بڑی فرحت و سرور و اطمینان کا سانس لیا کہ آج کے دور میں اللہ والے لوگوں اور پیران عظام کی امت مسلمہ کو اشد ضرورت ہے۔ جو عوام الناس کی ہر سطح پر رہنمائی فرمائیں۔ جناب محمد رضوان داؤدی صاحب کے ملفوظات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت کتنا دین و مسلک کا درد رکھتے ہیں۔ حضرت کے ملفوظات میں ہر طبقے سے تعلق رکھنے والوں کے لئے رہنما اصول موجود ہیں۔

حضرت کے ملفوظات کی خاص بات یہ ہے کہ مسلک حق اہلسنت و جماعت کے خلاف جو پروپیگنڈے ہورہیں ہیں۔ جو کہ ناسمجھ لوگوں کی وجہ سے پیدا ہوئے حضرت نے انکے خلاف واضح انداز میں بیان فرمایا ہے کہ ان خرافات کا مسلک اہلسنت سے کوئی تعلق

ہیں اور اعلیٰحضرتؒ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاداتِ
گرامی سے کتابچہ میں حوالہ جات داج کردئیے گئے ہیں تاکہ عوام
الناس کو معلوم ہو کہ اعلیٰحضرتؒ کا ان چیزوں سے کوئی تعلق تھا اور
نہ ہی ہے۔ حضرت صوفیہ طریقت سے تعلق رکھتے ہیں چنانچہ مریدین
کیلئے رہنما اصول بیان فرمائیں ہیں جن کا جاننا ایک مرید کیلئے
از حد ضروری ہے۔ صفحہ (161) پر مذکور ہے
" تو کسی مولوی یا پیر کا کلمہ نہیں پڑھتا بلکہ اللہ تعالیٰ اور اس
کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھتا ہے۔ اور جو پیر کی وجہ
سے دین پر چلتے ہیں وہ پیر کے مرنے کے بعد راستہ چھوڑ بھی دیتے
ہیں۔ اور جو اللہ تعالیٰ کی محبت میں پیر کے ساتھ چلتے ہیں
وہ اسکے مرنے کے بعد بھی دین پر عمل کرتے ہیں کیونکہ
مقصود پیر کی ذات نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے"
یہ وہ عظیم اصول ہیں جو کہ ایک مرید کو ہروقت ملحوظ رکھنا
چاہیئے کہ اس نے جس پیر کا دامن پکڑا ہے اسکا مقصد اسکے
ذریعے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچنا اور انکی
رضا حاصل کرنا ہے۔ اب وہ ہر مرحلے اور ہر اس موڑ پر دیکھے کہ
اسکا مقصد پورا ہورہا ہے یا نہیں؟ اگر وہ اسکے ذریعے شریعت
مطہرہ پر عمل پیرا ہورہا ہے تو وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہے اگر وہ
اسکے ذریعے شریعت مطہرہ پر عمل پیرا نہیں ہورہا تو وہ اپنے
مقصد میں کامیاب نہیں ہوسکتا اور اگر پیر صاحب کا بھی اس
سے کوئی تعلق نہیں تو پیر ضرور وہ پیر نہیں جیسے کہ آجکل بہت
سے پیروں کے ہاں ہورہا ہے کہ ان کا مقصد فقط نذرانے جمع کرنا ہے
چاہے شریعت مطہرہ پر عمل ہو نہ ہو یہ پیر خود بھی گمراہ ہے
اور لوگوں کو بھی گمراہ کررہے ہیں ایک عالم دین و پیر کے کی
رہنمائی کرتے ہوئے حضرت فرماتے ہیں:۔
" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دین کی تبلیغ چھوڑنے کیلئے تین چیزوں

یعنی عورت، پیسہ، اور سرداری کا لالچ دیا گیا۔ ہر جوان ایمان
والے کو بھی یہی تین امتحان زندگی میں آتے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ
کا جواب: ایک ہاتھ پر سورج اور دوسرے پر چاند رکھ دو لیکن دین
کا سودا نہ ہوگا۔ اے نوجوان تیرا کیا جواب ہے؟ (معرفت صفحہ ۱۹۷)
یعنی آج کا انسان دنیاوی لالچ میں اگر دین داری سے دور ہوتا
جا رہا ہے۔ اور تبلیغ دین سے بے پرواہ ہے۔ اسے چاہیے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ
کی سیرت کو اپنائے اور دنیاوی غرض سے دین حق پر عمل کو نہ
چھوڑے

الغرض موصوف کے ملفوظات جو نبیل صاحب نے مرتب فرمائے ہیں
ہمارے عوام وخواص کو پڑھنا چاہیے اور عبرت حاصل کرنا چاہیے
کہ آج ہوش کی ضرورت ہے اور جاہلیت کی اندھیروں سے باہر
آنا چاہیے اور حقیقت کا معترف ہونا چاہیے
فقیر نے پورے کتاب کا بغور مطالعہ کیا اسمیں مزید بہت کچھ لکھا
جاسکتا لیکن ذوالفقار صاحب نے حکم دیا ہے کہ وہ صبح یہ تحریر
میرے طرف روانہ کردیں لہذا میں اس پر اکتفا کرتا ہوں اور
دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ حضرت کو عمر دراز عطا فرمائیں اور محمد نبیل
صاحب، ذوالفقار صاحب کو اجر عظیم اور مزید جذبہ عطا فرمائیں
جو عوام الناس کو بیدار کرنے کے لئے حضرت کے ملفوظات کو عام
کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلک حق کی حفاظت کے
لئے ایسے لوگوں کا سایہ ہم پر تا دیر قائم رکھے
آمین یارب العلمین بجاہ سید المرسلین

احقر العباد: کفایت اللہ
جامعہ نصرۃ العلوم
کبل سوات
12 محرم الحرام 1434 بمطابق 27 نومبر 2012
شب بدھ

DARULULOOM JAMIAT-UL-ISLAMIA QADRIA

دارالعلوم جامعۃ الاسلامیۃ قادریہ

Near University, Balina Khatan, Distt. Khuzdar, Balochistan.
Phone : 0333-3927629

نزد یونیورسٹی، بالینہ کھتان، ضلع خضدار، بلوچستان۔
فون: 0333-3927629

Ref. ________

Date: ٢١-١٢-٢٠١٢

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم۔ اما بعد

زیر نظر کتاب "معرفت" کو بعض مقامات سے دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ پیر طریقت مفتی محمد رضوان داؤدی دامت برکاتہم العالیہ نے سمندر کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔ ایسی پُر فتن اور بدعقیدوں کی دور میں حضرت موصوف کی تحریر اُمت مسلمہ کی رہنمائی کر رہی ہے۔

اہلسنت کے خلاف مخالفین کے اعتراضات کے جوابات سلیس اردو بہترین انداز میں دی ہیں۔ اور خلاف شرعی رسوم و رواج کو رد کر دیا ہے۔ خصوصاً اعلیٰ حضرت امام اہلسنت احمد رضا خان بریلوی کے فتویٰ رضویہ شریف کی عبارات و حوالہ جات نے تو موصوف کے کتاب پر چار چاند لگا دی ہے۔

مصنف حضرت پیر مفتی محمد رضوان داؤدی دامت برکاتہم العالیہ لائق تحسین ہیں کہ انہوں نے نہایت جانفشانی سے اُمت مسلمہ کیلئے نادر نقاط میں سپرد قرطاس کر کے عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ مولائے کریم ان کی بارگاہ بیکس پناہ میں شرف قبولیت عطا فرما کر پڑھنے والوں کو سعادت دارین سے بہرہ ور فرمائے۔ آمین۔

این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد۔

جناب حافظ عبداللہ قادری صاحب سوات

تاثرات

کتاب "تصوف" کا یک نسخہ بوساطت محترم جناب حاجی ذوالفقار احمد صاحب بذریعہ ڈاک موصول ہوا۔ کتاب کو کافی حد تک جگہ جگہ سے مطالعہ کیا۔ کافی مفید پایا۔ اہلسنت کے معمولات پر مخالفین کے بے جا اعتراضات کا جواب اور اہلسنت کو منسوب جاہلانہ رسوم کی وضاحت کی گئی ہے۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد شاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ الباری کے فتاویٰ رضویہ سے بہت سارے مضامین دیے گئے ہیں جس سے اہلسنت کی صحیح ترجمانی ہو جاتی ہے۔

مزید برآں اس کتاب کا حصہ دوم کے ملفوظات جو عوام و خواص سب کے لئے بے حد مفید ہیں جو ذہن میں آسانی سے آجاتے ہیں۔ کتاب میں شریعت و طریقت کی پہچان اور سمجھ کے علاوہ تزکیۂ باطن کے لئے مواد موجود ہیں۔

کتاب نہایت مفید ہے۔ کتاب کی زبان سادہ، عام فہم اور آسان ہے۔

اللہ کریم بطفیل نبی کریم رؤف الرحیم حاجی ذوالفقار احمد صاحب کی محنت دینی اور محبت ان کی فلاح دارین کے لئے قبول فرمائے۔ مسلک حقہ اہلسنت کو چہار دانگ عالم فروغ نصیب ہو۔ کتاب ہذا کو مقبولیت و شہرت عام نصیب فرمائے۔

مؤلف و مصنف کتاب محمد رضوان دلاوری کا فیوضات قائم رہیں۔

حافظ عبداللہ قادری

صدر جماعت اہلسنت تحصیل کبل ضلع سوات

فاضل شہادۃ العالمیہ تنظیم المدارس۔

ایم۔ اے اسلامیات۔

خطیب جامع مسجد گلزار مدینہ توتکئی کبل سوات۔

27.12.2012

جناب احمد رضا حسینی نقشبندی صاحب پنجگور بلوچستان

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین
اما بعد پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ فقیر
محمد رضوان داؤدی صاحب مدظلہ کے ملفوظات طیبات
بنام معرفت بواسطہ محترم المقام جناب الحاج
ذوالفقار احمد صاحب موصول ہوئے۔ کتاب ھذا کو پڑھ کر
مافیھا وما علیھا سے واقفیت پائی اور مرتب مولانا محمد عدیل احمد
رضوانی صاحب زید مجدہ نے جو نام معرفت رکھا ہے۔
میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے اپنی مذکورہ کتاب میں نہایت خوبصورت
انداز سے متعدد ایمانی روحانی اور اخلاقی نکات کو دلچسپ
اور سہل انداز میں عصری مزاج کے مطابق نوجوان نسل کے
سامنے پیش کیا ہے۔ جن کے مطالعے باعث قوم کے شاہین
بچوں کے دلوں میں اسلام کے ساتھ محبت اور عقائد اہلسنت کا
ایک حیرت انگیز ولولہ پیدا ہوگا۔ قبلہ محمد رضوان داؤدی مدظلہ
کی کتاب ھذا معرفت میں جو مضامین قائم کئے گئے ہیں
ان کا معیار عام کتب سے ہٹ کر نظر آتا ہے۔
حضرت موصوف کا مقصد بھی یہ ہوگا جیسا کہ اللہ جل جلالہ کا
ارشاد ہے۔ سنقرئک فلا تنسیٰ (القرآن) ہم آپ کو ایسا پڑھائیں گے
کہ آپ بھولیں گے نہیں۔ ویزکیھم۔ اور انکو پاک کریں گے۔
سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اوصاف میں سے یہ بھی ہے کہ آپ
صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے پڑھ کر اپنے غلاموں کو پڑھائیں گے اور
پڑھا کر پاک فرمائیں گے۔ نماز پڑھنے کیلئے طہارت ضروری ہے
اور طہارت کیلئے پانی ضروری ہے اور پانی کیلئے پانی کا پاک ہونا ضروری
اسی طرح ایمان کیلئے محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ضروری ہے
محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے محبت رسول عشق رسول

اطاعتِ رسول ضروری ہے اگر یہ ساری جمع ہو جائے تو وہ اس
باطن کا نام کبھی ابو بکر کی شکل میں نظر آئے گا۔ کبھی عمر فاروق کبھی
عثمان ذوالنورین کبھی علی المرتضیٰ الغرض تمام اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم
علمائے حق اولیاء کاملین کی شکل میں نظر آئے گا۔ انہیں میں سے ایک
ہستی حضرت پیر محمد رضوان داودی کی ہے۔ کیونکہ آج جبکہ
عالم اسلام گونا گوں ابلیسی سازشوں کا شکار ہے۔ ان میں سے
ایک بڑی سازش اسلام کا اس روحانی نظام کو مشکوک اور بے
اصل ثابت کرنے کی ہے۔
اغیار اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ یہ امت اپنے ایمان محبت اور
حق کی خاطر مر مٹنے کا لازوال جذبہ یہاں سے حاصل کرتی ہے
ایسے میں وہ افراد بڑے خوش بخت اور فرخندہ اقبال ہیں
جو اپنے اسلاف کی درخشندہ اور حیات آفریں روایات کی
پاسداری کا فریضہ سر انجام دے رہے ہیں
عزت مآب حضرت پیر محمد رضوان داودی صاحب کا ملفوظات
دیکھ کر دل بہت خوشی ہوئی زمانہ صوفیائے کرام کی تعلیمات
کو سہل انداز میں نوجوان نسل اور تشکیک زدہ افراد کے سامنے
پیش کرنا بہت ضروری ہے۔ ایسی مفید اور معیاری کتابوں
کے مصنف یقیناً مبارک باد کے مستحق ہیں۔ حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کا صدقے اللہ رب العزت ان کی کاوشوں کو قبولیت سے ہمکنار
فرمائے اور ان کی فیض رسانیوں کے سلسلے کو مزید وسعت
عطا فرمائے۔ آمین

خادم الفقراء

احمد رضا حسن نقشبندی
پنجگور بلوچستان

20 دسمبر
2012

مولانا اختر منیر عزیزی صاحب جامعہ غوثیہ حنفیہ جنیدیہ پشاور

نمبر ______ تاریخ 03/08/2013

تاثرات

پیر طریقت رہبر شریعت پیر محمد رضوان داؤدی صاحب مدظلہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ آپ صاحبان کے تالیف کردہ کتاب

کتاب "معرفت" کے چند نسخے موصول ہوئے۔

اللہ تعالیٰ حاجی ذوالفقار احمد صاحب اور کتاب کے مولف کو اجر عظیم عطا فرمائیں

کتاب کے دو حصے ہیں۔

حصہ اول میں اہلسنت کو منسوب بعض جاہلانہ رسوم کی وضاحت کی گئی ہے۔

حصہ ثانیہ میں ملفوظات کے ذریعے عوام الناس کیلئے افراط و تفریط سے آگاہی، اور اصحاب سلوک کیلئے مشعل راہ ہے۔

اور اہم مسئلہ یہ کہ دیو بندی اور بریلوی علمائے کرام کی لڑائی کی اصل وجہ کفریات ہیں۔ نہ کہ فروعی مسائل

کتاب میں فتاویٰ رضویہ شریف کی عبارات، و حوالہ جات نے پیر صاحب مدظلہ کے کتاب کو چار چاند لگائی ہے

یہ کتاب مسلمان کو مسلمان کے قریب کرنے والی کتاب ہے

علمائے اہل سنت اس کتاب کا خوب مطالعہ کریں۔ اور خوب تشہیر کریں

فقیر کے ناقص خیال کے مطابق یہ کتاب ہر خانقاہ اور مدرسے کی ضرورت ہے

آخر میں حاجی ذوالفقار احمد کو درخواست کرتے ہیں کہ ہمیں زیادہ تعداد میں بھیج دیا کریں۔ تاکہ ہم پختونخواہ کے علماء کو مہیا کر سکیں۔

اللہ تعالیٰ اس کوشش کو شرف قبول بخشے۔

اور لوگوں کو زیادہ سے زیادہ استفادہ کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم آمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

والسلام مع الاکرام از۔ مولانا اختر منیر عزیزی

مہتمم جامعہ غوثیہ

جامعہ غوثیہ حنفیہ (رجسٹرڈ)
محلہ ذوگر خیل متنی پشاور
واقع جامعہ سرکل بازی بابا

یااللہ　　الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ　　یارسول اللہ

جامعہ کنز العلوم رضویہ

نوازش نگر گڑھ موڑ
تحصیل احمد پور سیال (جھنگ)

تاریخ 16-01-2013

الحمد للہ والصلوٰۃ علی نبیہ وعلی آلہ واصحابہ المتادبین بآدابہ اما بعد پیر طریقت رہبر شریعت حضرت محمد رضوان داؤدی صاحب دامت برکاتھم العالیہ کے ملفوظات طیبات جن کو محمد عدیل احمد جوانی نے "معرفت" کا نام دے کر تالیف کیا۔ جس کے چند نسخے بذریعہ محترم المقام حاجی ذوالفقار احمد صاحب مجھے موصول ہوئے تو مجھے اس کتاب کا مطالعہ کر کے بے حد خوشی ہوئی کہ اب بھی ایسی ہستیاں موجود ہیں جن کی افکار اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی افکار سے ملتی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اگر تمام پیران عظام اپنے مریدین کو اس طرح کی تبلیغ شروع کر دیں تو دنیا میں کوئی بد مذہب، بد عقیدہ اور بد عمل شخص نہیں رہے گا۔

قبلہ پیر صاحب کے ملفوظات کا مطالعہ کرنے سے پتہ اندازہ ہو گیا کہ آج کل جو لوگ بے راہ روی کا شکار ہو چکے ہیں ان کیلئے ایسے پیران عظام کی ضرورت ہے جو اپنی علمی مہارت اور نگاہ شفقت سے ان بھٹکے ہوئے لوگوں کی کایا پلٹ سکتے ہیں۔ اور اس کتاب "معرفت" کا مطالعہ کرنے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو غلط اور غیر شرعی رسومات ہمارے پڑھے لکھے طبقہ اور ہماری جاہل عوام کے اندر پیدا ہو گئیں تھی ان کا قبلہ پیر صاحب افکار اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی روشنی میں رد کرنے اور ان کو ختم کرنے کی بھرپور کوشش فرما رہے ہیں۔

اللہ رب العزت قبلہ پیر صاحب اور ان کے معاونین کو اس مشن میں کامیابی عطا فرمائے اور قبلہ پیر صاحب کا سایہ [illegible] ہمارے سروں پر تا دیر قائم [illegible] بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

احقر العباد مفتی محمد حنیف قادری مدرس و ناظم اعلیٰ
جامعہ کنز العلوم رضویہ نوازش نگر گڑھ موڑ احمد پور سیال جھنگ

یا اللہ — یا رسول اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جامعہ غوثیہ منظوریہ شمس العلوم (رجسٹرڈ)

مسلم کوٹ ضلع بھکر

فون [illegible]

مہتمم: مولانا شمس الدین

حوالہ نمبر ________ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ________ تاریخ ________

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد زیر نظر کتاب المسمی معرفت کا
بالاستیعاب مطالعہ کا وقت تو نہ مل سکا لیکن بعض مقامات کو دیکھنے سے
اتنا ضرور معلوم ہوا یہ کتاب کنز المعرفت ہے کیونکہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ
کی تعلیمات کو احسن طریقے سے عوام کے دلوں تک پہنچانے کیلئے
اس کتاب کو سراج معرفت مصباح معرفت یا شریعت و طریقت و حقیقت
کے قفل کی مفتاح کہیں کیونکہ اس کتاب میں فقیر محمد رضوان داودی
دامت برکاتہم العالیہ نے غیروں کے مقابلہ اپنوں کی اصلاح کی طرف پوری
توجہ فرمائی جو غیروں کی باتوں میں آکر جہالت کے گڑھوں میں گر رہے ہیں
اور قبلہ فقیر محمد رضوان داودی صاحب بالخصوص جاہل خطباء اور کم علم
رکھنے والے بغیر تحقیق اور دلائل بقلم خود مصنف بننے والوں کو
کو بھی اچھی طرح جھنجھوڑا ہے اس کتاب میں ہر مسئلہ بڑے مدلل
انداز میں بیان کیا گیا ہے۔
اس کام میں میرے ناقص عقل کے مطابق جناب حاجی ذوالفقار احمد صاحب
کا بھی بڑا عمل دخل ہے خداوند کریم ہم تمام مومنین کو صراط مستقیم پر
چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

مہتمم وصدر مولانا شمس الدین
Mob: 0343-7867101
شمس الدین

یا رسول اللہ

Jamia Karimia Ghaforia

REHMAT ABAD SHARIF, CHERAT ROAD,
DAK ISMAIL KHEL, DISTT NOWSHERA.

Ph: 0923-655313
655012
Mob:0301-3018099

یا اللہ

جامعہ کریمیہ غفوریہ (رجسٹرڈ)

رحمت آباد شریف چراٹ روڈ ڈاک اسماعیل ضلع نوشہرہ

نمبر ①　　　　　　　　　　　　　تاریخ 24/3/2013

حدیث دل

بسم اللہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ

آج کے اس پر فتن دور میں بارش کے قطروں سے زیادہ فتنے برس رہے ہیں۔

ہر طرف بے چینی و بے اطمینانی اور انا پرستی کا دور دورا ہے ہر شخص معاشرے میں پھیلی بدامنی اور دہشت گردی سے تنگ آچکا ہے۔ محراب و منبر و سجادہ سے صدائے حق کی بجائے نفرت و عداوت کی صدا بلند ہو رہی ہے۔ ایک سیدھا سادہ انسان مسجد و خانقاہ سے اخلاص و للہیت، امن و آشتی کا جذبہ سیکھنے کی بجائے حسد و بغض و انا پرستی کی تعلیم حاصل کر رہا ہے اور نتیجتاً اسے اپنے سوا کوئی دوسرا نہ تو انسان نظر آتا ہے اور نہ ہی مسلمان۔

وجہ صرف اور صرف یہ ہے کہ محراب و منبر اور سجادوں پر الو ناچ رہے ہیں جنہیں نہ تو علم سے کوئی سروکار اور نہ عمل سے کوئی واسطہ، نہ تقوی نہ للہیت، نہ اسلاف کی عزت کا پاس اور نہ ہی مستقبل کی کوئی فکر۔

کسی نے کیا خوب کہا:

گل گئے گلشن گئے جنگل دھتورے رہ گئے
عقل والے چل بسے یہ بے شعورے رہ گئے

یااللہ — یارسول اللہ

جامعہ کریمیہ غفوریہ (رجسٹرڈ) — **Jamia Karimia Ghaforia**

رحمت آباد شریف چراٹ روڈ ڈاک اسماعیل خیل ضلع نوشہرہ

REHMAT ABAD SHARIF, CHERAT ROAD, DAK ISMAIL KHEL, DISTT NOWSHERA.

Ph: 0923-655313, 655012, Mob: 0301-3018099

(2)

تاریخ ________ نمبر ________

پیر طریقت رہنماء شریعت فقیر محمد رضوان دادڑی صاحب اطال اللہ عمرہ الشریف کی
بے نظیر کتاب " معرفت " اس سلسلے میں روشنی کی ایک نایاب کرن ہے جو
بڑی مشکل میں جہالت کی تاریکیوں میں امید کا سورج بن کر ابھری ہے۔
مجھ حقیر کی نظر میں یہ کتاب شریعت و طریقت کا انسائیکلو پیڈیا ہے۔
جو رہبران امت کیلئے بالخصوص اور تمام امت اسلامیہ کیلئے بالعموم ایک
نایاب اور گراں قدر تحفہ ہے۔
اگر تعصب سے بالاتر ہو کر صدق دل سے اسکو پڑھ کر عمل کیا جائے تو بہت
سارے مسائل خود بخود زوال پذیر ہو سکتے ہیں اور امت مسلمہ کا سکون دوبارہ
لوٹایا جاسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت پیر صاحب کے علم و عمل میں مزید وسعت فرمائے
اور انکے تمام مریدین و محبین خصوصًا حاجی ذوالفقار احمد صاحب
کو یہ مشن پایہ تکمیل تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔
آمین بحرمۃ سید الانبیاء والمرسلین۔

والسلام: ابو حذیفہ محمد یاسر شفیق کریمی (ایم۔ فل)
مدرس جامعہ کریمیہ غفوریہ رحمت آباد شریف ضلع نوشہرہ خیبر پختونخواہ
خطیب جامع مسجد کریمی گلبہار نمبر 2 پشاور شہر۔

جناب مفتی نذیر احمد عباسی صاحب، مری

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

الحمد لولیہ، والصلوٰۃ والسلام علی سید الانس والجان۔ دشرفنا بحرمت الدین القویم فی الپاکستان من رسایف جمعیت العلماء پاکستان۔ اما بعد

الرحیم

ہمیں مصنف رحمت برکاتہ سے ذاتی و شخصی شناسائی نہیں لیکن "معروف" کے ذریعے مصنف کے علمی و فکری تعارف نے اس کمی کو پورا کر دیا۔

ہمیں مطالعہ کی بنیاد پر کہہ دینا چاہیے کہ کتاب ھذا اپنے عنوان پر ایک حسین اضافہ ہے جس نے ایک وقت میں جہاں تشنگان علم کو سیراب کیا وہاں راہِ طریقت کے متوالوں کو تصوف و اصلاحِ باطن کا سامان وافر بھی دیا۔

عرصہ دراز سے فکرِ رضا کے مخالفین و معاندین "مسئلہ تکفیر" کی آڑ میں امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کے مجددانہ کارناموں کو اہل اسلام میں مسخ کرنے کے درپے تھے کہ الحمد للہ عصرِ حاضر کے اہل قلم نے اس سازش کا بروقت تعاقب کیا سو مخالفین کی سازشیں دم توڑ گئیں۔

شعبۂ اعتقاد میں عامۃ المسلمین کا فکری جھکاؤ ہمیشہ اعلیٰ حضرت کی طرف رہا اس لیے کہ ان امور میں اعلیٰ حضرت کا موقف ہمیشہ جانب صواب و حق اور قرآن و سنت کے موافق رہا۔ یوں بھی بوجہ معمولاتِ اعلیٰ حضرت جملہ

گیارھویں شریف، قیام تعظیمی بوقت درود وسلام، میلاد شریف، انگوٹھے
چومنا، وغیرہ پر اعلیٰ حضرت کا موقف ہمیشہ افراط و تفریط سے دور رہا
تاہم
سادہ وسائل کی کمی، ذرائع ابلاغ پر دسترس نہ ہونے، درباروں کی سجادہ
نشینوں و قوالیوں پر بے جا "سخاوت" اور کمزور سیاسی پوزیشن جیسے عوامل
کی وجہ سے اعلیٰ حضرت کے رجال کار معاشرے میں خاطر خواہ فکر کی تعمیر
کا کردار ادا نہ کر سکے۔ الحمدللہ فاضل مصنف نے امام احمد رضا علیہ الرحمۃ
کی تعلیمات کی روشنی میں اسی نقطہ نظر کو واضح کیا کہ معمولات اعلیٰ حضرت کا
انکار گمراہی تو ہے لیکن کفر نہیں تاہم ضروریات دین کا انکار ضرور
موجب کفر ہے۔

نام نہاد پیری مریدی کی آڑ میں فرسودہ و بیہودہ رسومات نے بے
شمار سماجی و معاشرتی ناہمواریوں کو جنم دیا۔ فاضل مصنف نے
فکر رضا کی روشنی میں ان "مجرموں" کو بے نقاب کیا اور طریقت
کے سچے حاملین کو واضح کیا۔ جن کی یہ سعی مشکور فرمائی
حاملین فکر رضا آگاہ ہیں کہ عظمت نبوت کا اعتراف و احترام کیے بغیر کوئی
مسلمان محض تصور بھی نہیں کر سکتا ہے اور یقیناً یہی مقصد مصنف کیلئے
مؤلف

"معروف" کتاب پر تبصرہ

ہم دل کی عمیق گہرائیوں سے مؤلف کتاب ہذا کیلئے بارگاہ ایزدی سے مشکور کے طالب ہیں کہ رب العالمین اس تالیف لطیف کو اپنی بارگاہ عالی میں شرف قبولیت عنایت فرماتے ہوئے عوام و خواص کیلئے نافع بنائے۔

"یا الٰہی اسکو بنا کلک رضا
گلشن دین پہ نچھاور کر رہا جا رہا"

مفتی نذیر احمد العباسی صدر جمعیت علماء پاکستان مری۔

خطیب مرکزی جامع مسجد غوثیہ گھوڑا گلی تحصیل مری ضلع راولپنڈی

۶ شعبان المعظم
بروز ہفتہ
۱۴۳۰ھ

یا رب العلمین — یا رحمۃ للعلمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دارالعلوم قادریہ

پنیالہ شریف

مہتمم: (مفتی) محمد سرفراز القادری

تحصیل پہاڑپور

ڈسٹرکٹ ڈیرہ اسماعیل خان

0345-2404690

حوالہ نمبر ________ تاریخ ۲۸ شوال المکرم ۱۴۳۳ھ یوم السبت

معرفت نامی کتاب پر تقریظ

محترم جناب حاجی ذوالفقار احمد آف ... نے چند نسخے ارسال کر کے اس پر اپنے تاثرات قلمبند کرنے کا حکم دیا
فقیر کی شناسائی اگرچہ نہ تو مرسل کیساتھ ہے اور نہ ہی مولف سے مگر کتاب کے مطالعہ سے عیاں ہوا کہ یہ
معرفت نامی کتاب جناب محمد رضوان داؤدی کی تالیف ہے جسکو انہوں نے بطور ملفوظات دو ابواب
پر منقسم کیا ہے پہلے باب میں اہلسنت وجماعت کے معمولات پر مخالفین نے غلط رسم ورواج
کے تحت جاہلوں کے عمل سے جو اعتراضات کیے ہیں اُن تمام بدگمانیوں اور من گھڑت کہانیوں کا جناب داؤدی صاحب
نے بلیغ رد کرتے ہوئے اعلیٰحضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ علیہ فتاوی رضویہ کے حوالوں سے مسلک اہلسنت
کی صفائی پیش کرنے کی کامیاب کاوش کی ہے جبکہ دوسرے باب میں خالص تصوف کے مسائل کی
توضیحات موجود ہیں۔

بہر حال جناب داؤدی صاحب کی اس سمت میں یہ کاوش لائق آفرین ہے۔

جناب داؤدی صاحب نے ماہ محرم اور ماہ صفر میں غلط رسم ورواج کی نشاندہی کر کے انہیں غلط اور خلاف شرع اسلام
قرار دیا ہے مثلاً قبروں پر خواہ مخواہ مٹی ڈالنا، مرثیے سننا، پکی قبروں پر پانی چھڑکنا، ماتم کرنا، جھاڑو
نہ دینا، محرم میں شادی نہ کرنا اور گھر گھر بھیک مانگنے کا رد کیا ہے

ماہ صفر میں بلاؤں کے نزول کو توہم پرستی قرار دیا ہے جیسے قینچی چلانے، چارپائی اٹھانے، کالی بلی کے آگے
گزرنے کو منحوس سمجھنا، یا بدھ کے دن سفر و شادی منحوس جاننا شریعت مطہرہ کے خلاف ہے

ایسے ہی عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانا مگر نماز نہ پڑھنا، یا روایات باطلہ، حکایات موضوعہ یا خلاف
شرع اشعار پڑھنا جنمیں توہین انبیاء وملائکہ ہو یا حرام پیسوں سے میلاد کا لنگر تقسیم کیا جائے گو کہ حلال سے
تو یہ سب ممنوع اور ناجائز ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو قبول عام عطا فرما آمین

کتبہ محمد سرفراز القادری پنیالہ ڈیرہ اسماعیل خان
15/09/12

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا اللہ جل جلالہ — الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللہ ﷺ — یارسول اللہ ﷺ

الحاق نمبر: 6952

دار العلوم لعل شہباز قلندر

دینی تعلیم کے ساتھ دنیاوی تعلیم — حافظ قرآن اور عالم دین بننے کیلئے بہترین ادارہ

متصل جامع مسجد حضرت سید محمد عثمان مروندی رحمۃ اللہ علیہ لال باغ پل مین روڈ سیوہن شریف ضلع جامشورو

حضرت مفتی عبد الستار قادری Mob: 0331-2010051

حوالہ نمبر.................... تاریخ....................

نحمدہ تعالیٰ ما خص العباد الطاعۃ وعبادتہ
والصلوٰۃ والسلام علیٰ من اظہر الشرائع ببیناتہ
وعلیٰ آلہ وصحابتہ

وکونوا مع الصادقین۔ (القرآن) بلغوا عنی ولو آیۃ (الحدیث)۔
الحق (الحدیث)۔

یہ کتاب (معرفت) ملی پڑھ کر بڑی خوشی ہوئی۔ اسلاف کی اس کتاب میں اکابر اہلسنت (اعلیٰحضرت امام اہلسنت شیخ الاسلام والمسلمین الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی شریف وحکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہما الرحمۃ) کی مایہ ناز کتب فتاویٰ رضویہ شریف و جاء الحق شریف (جن میں شریعت، طریقت، حقیقت، معرفت، صداقت اہلسنت کی خوشبوئیں آرہی ہیں) کے حوالہ جات کیساتھ مزین حقانیت اہلسنت اس چھوٹی سی کتاب میں اپنی بہاریں لٹا رہی ہے۔

جہلاء میں پائی جانے والی بدعات، خرافات، رسومات

کو بھی اس کتاب میں بیان کیا گیا ہے۔

جن بدعات، خرافات، رسومات سے اکابر اہل سنت

علماء حق اہل سنت۔ مسلک حق اہل سنت کا (ان خرافات

سے) دور دراز تک کا بھی تعلق نہیں۔

اہل سنت و جماعت اہل سنت میں پائے جانے والے حقیقی اختلافات (اکابر دیوبند

کی تحریری عبارات مع حوالہ کتب) و نہایت صفائی سے بیان کر کے سادہ لوح

مسلمان بھائیوں کے "ایمان" جیسی عظیم دولت کا احساس کرتے ہوئے ایسے

ویرانے کی بھول بھلیوں سے بے خطر ہو کر اکابر اہل سنت کے عقائد نہ

ساٹھانہ نظریات کو پیش کر کے "معروف" کو الٹا بنا دیئے گئے ہیں۔

ساتھ ہی ملفوظات طیبات (داؤدی زیدہ مجدہ) کا گلدستہ بھی پیش فرمایا ہے۔

داؤدی صاحب اصلاح (مدظلہ) نے خود کو اور اکابر اہل سنت و علماء اہل سنت

کو مذکورہ فرامین مبارکہ کا مصداق ٹھہرایا ہے۔

مشورہ: یہ کتاب سکولز کالجز یونیورسٹیز، وکلاء، جج، انجینئرز

پروفیسرز، تاجر حضرات، نوجوان بالخصوص علم دوست حضرات کیلئے بہت

اہم کتاب ہے۔

تحریر: کمال ہے (اول) ایسے دعات

جو سمجھے شکیب امام احمد رضا خان

کو سچا پانا سمجھے اے قاسمی

امام احمد رضا خان ہیں اہل سنت کی پہچان

ابوالوفاء - قمرالدین قاسمی (السندی)

مدرس - دارالعلوم لعل شہباز قلندر سیوہن شریف

صدر مدرس: مدرسہ قاسم العلوم و کنز الایمان

گوٹھ علی شیر شہر سیہوں دادو سندھ
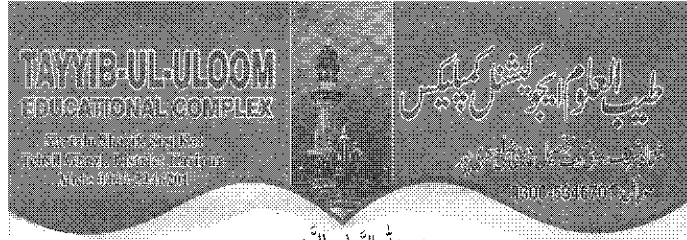
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تاریخ 22-05-2013

محترم و مکرم حاجی ذوالفقار احمد صاحب ! السلام علیکم

سب سے پہلے تو میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے " معرفت " نامی کتاب کے کئی نسخے ارسال فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اسکی بہترین جزاء عطا فرمائے۔ جناب محترم فقیر محمد رضوان داؤدی صاحب زید مجدہٗ کی " معرفت " نامی کتاب کا مطالعہ کیا ایک ایک ورق سے اُن کے خیالات میں اس قول کی ترجمانی ہوتی ہے کہ " حق اُس کی زبان سے نکلتا ہے جو حق کے ساتھ ہو "۔ حق بولنا اور حق لکھنا بہت مشکل کام ہے مگر جو حق پر ہو اس کیلئے کوئی مشکل نہیں۔ فقیر محمد رضوان داؤدی صاحب نے امتِ مسلمہ اور خصوصاً عوامِ اہلسنت کی اصلاح کرنے کی بہتر کوشش کی ہے اور اُن کو اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کی تعلیمات سے آگاہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ اُن کو اس سعیِ جمیل پر اجرِ عظیم عطا فرمائے۔

یوں تو یہ کتاب کئی خصوصیات کی حامل ہے میرے ناقص علم کے مطابق اُن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

① الفاظ کا استعمال سادہ اور عام فہم ہے۔ ② ہر مسئلہ مدلل اور باحوالہ ذکر کیا گیا ہے۔ ③ عوامِ اہلسنت اور امتِ مسلمہ کو غلط رسومات اور توہمات سے بچانے کیلئے خوب کوشش کی گئی ہے۔ ④ غیروں کی بجائے اپنوں کی اصلاح پر زیادہ توجہ دی گئی ہے۔ ⑤ اعلیٰحضرت کی تعلیمات کو عوام و خواص کے سامنے مدلل بیان کیا گیا ہے۔ ⑥ حتی الوسع افراط و تفریط سے گریز کیا گیا ہے۔ ⑦ ہر مؤمن مرد و عورت کیلئے روحانی غذا کا وافر اہتمام کیا گیا ہے۔ ⑧ اصلاحِ باطن اور تزکیۂ نفس کیلئے نہایت مفید ہے۔

غلام مجتبےٰ غفوری
صدر مدرس طیب العلوم شتالو شریف بری پور
۲۲-۰۵-۲۰۱۳

مولانا مفتی محمد سبطین وارث سعیدی غلہ منڈی گوجرہ محکمہ اوقاف پنجاب

الحمد لحضرۃ الجلالۃ والصلوٰۃ والسلام علی خاتم الرسالۃ

موصوف کی کتاب مستطاب کو جگہ جگہ سے پڑھا ہر جگہ دلچسپ ہر عنوان حیرت انگیز اور بہت دلآویز ہے جہاں نظر پڑی دل نے چاہا کہ پڑھتے ہی چلے جائیں۔

الحمدللہ مرتب صاحب نے بیان کیے ہوئے بعض فقہی مسائل کو معتمد و مستند مصادر و مراجع سے انتخاب فرما کر شستہ و شگفتہ سلیس اردو زبان میں محققانہ انداز میں پورے بسط و تفصیل سے جمع فرما کر فرزندان اسلام کے لیے ایک انتہائی قیمتی علمی گلدستہ پیش کیا ہے

کتاب میں جہاں فقہی مسائل کا ایک عظیم ذخیرہ ہے وہاں اس میں جا بجا تصوف کی جھلک بھی ہے جو اس کو چار چاند لگا دیتی ہے اور قاری روحانی اور قلبی سرور سا محسوس کرتا ہے

ہم پر امید ہیں موصوف کی ایسی علمی مزید کاوشیں تابندہ نقوش ہوں گی۔

دعا ہے اللہ جل شانہ موصوف کی اس عظیم کاوش کو قبول فرمائے اور استفادہ کرنے والوں کے لیے اس کو زیادہ سے زیادہ مفید بنائے۔

والعلم من وراء القصد وھو یجزی عبادہ المحسنین۔

محمد سبطین وارث سعیدی مدرس جامعہ دار المصطفیٰ الرضویہ گوجرہ
و خطیب غلہ جامع مسجد غلہ منڈی گوجرہ محکمہ اوقاف پنجاب پاکستان

مفتی مسعود احمد صاحب کھاریاں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ الطیبین وعلی من تبعھم باحسان الی یوم الدین

امت مسلمہ اس وقت تاریخ کے جس نازک دور سے گزر رہی ہے، وہ کسی سے مخفی نہیں۔ اس وقت ملتِ اسلامیہ عملاً مختلف حصوں میں تقسیم ہو چکی ہے۔ ایک طرف تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی چال ڈھال، وضع قطع اور رہن سہن میں فرنگی کی کورانہ تقلید کو ہی ذریعۂ عزت و افتخار سمجھ لیا ہے۔ یہ لوگ دین سے نہ صرف دور بلکہ عملاً بیزار اور نفور ہو چکے ہیں جب کہ دوسری طرف متدین طبقے میں باستثناء بعض، کچھ تو اپنوں کا افراط و تفریط اور باہمی انتشار و افتراق ہے، جو تھمتا ہوا نظر نہیں آتا۔ اور کچھ غیروں کی جراتیں اور بے باکیاں ہیں جو روز بروز بڑھتی ہی جا رہی ہیں۔

اہل اسلام کی اس دردناک صورتِ حال نے اہل فکر کو بے چین کر دیا ہے۔ ان کے سینے مضطرب ہیں اور دل سے آہیں نکلتی ہیں۔ وہ یہ سوچتے ہیں کہ اگر ان علمی، عملی اور اعتقادی فتنوں کے سامنے بروقت بند نہ باندھا گیا، شرعی اصولوں کے اطلاق میں اپنے اور پرائے کی تمیز کو روا رکھا گیا، اور اکابرین امت کی تعلیمات سے ملت کو خبردار نہ کیا گیا تو انتہائی تباہ کن اور بھیانک نتائج بھی سامنے آ سکتے ہیں۔

اگرچہ اس وقت پانی ہمارے سروں سے گزر رہا ہے، لیکن اب بھی اگر اصلاح احوال اور تلافیِ مافات کا جذبہ پیدا ہو جائے تو حالات سدھر سکتے ہیں، اور احیائے ملت کا خواب پورا ہو سکتا ہے۔ لہٰذا مدت مدید سے بڑی شدت کے ساتھ یہ ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ فاضل بریلوی علیہ الرحمٰن کی تعلیمات کی روشنی میں اہل اسلام کو اسلامی احکام سے روشناس کرایا جائے...... اسی میں اہل سنت کی بقاء ہے۔

اسی جذبۂ خیر کے پیش نظر صاحب پیر فقیر محمد رضوان داؤدی صاحب اصلاح احوال کیلئے کوشاں ہیں۔ آپ کے ملفوظات میرا سوز و محبت عیاں ہے۔ آپ نے بڑے سادہ اور مضبوط انداز میں اعلائے کلمۃ الحق کا فریضہ ادا فرما دیا ہے۔ اب بس ان پر عمل کی ضرورت ہے۔ اللہ رب العالمین داؤدی صاحب کی اس کاوش کو قبول فرما کر مفید عام بنائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

کتبہ

جامعہ اسلامیہ کھاریاں

14-06-13

0300-4133834

گورنمنٹ پنجاب پبلک لائبریری لاہور

To

GPPL/25/2012
17-01-2012

Zulfiqar Ahmad, 378 Block, B - II
China Scheme, Lahore.

Subject: ***Donation of Book***

Dear Sir,

I feel pleasure to acknowledge the receipt of following book donated by you to the Government Punjab Public Library, Lahore. This donation will prove an excellent addition in our Library Collection. The book of course, contains valuable material on Sufism. The book has been included in the Library stock under accession numbers mentioned against each copy.

معرفت" سلسلہ اول' از محمد رضوان دائودی مرتب ' محمد عدیل احمد رضوانی

دو عدد رجسٹر نمبر 29845 ، 29846

Secretary/Chief Librarian,
Govt. Punjab Public Library,
Lahore.

پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور

PUNJAB UNIVERSITY LIBRARY
University of the Punjab
Quaid-e-Azam Campus, Lahore, Pakistan.

پنجاب یونیورسٹی لائبریری
یونیورسٹی آف دی پنجاب، قائداعظم کیمپس، لاہور، پاکستان۔

حوالہ نمبر: D/196/L
تاریخ: 19-02-13

Haji Zulifiqar Ahmed
378-Block # B-2,
China Scheme, Lahore.

Subject: **Letter of Thanks**

Let me avail this opportunity to pay special thanks for sending 01 copy of a book entitled "معرفت" to the Punjab University Library. The book has been accessioned in the library accession register under accession # 110364

This is a valuable addition to our collection and we are sure that teachers and students will be benefited a lot from this gift.

ذاتی کمائی کے پیسے بھی [illegible]

چوہدری محمد حنیف

Yours Sincerely,

(Ch. Muhammad Hanif)
Chief Librarian

E-mail: chief librarian@pu.edu.pk
Web Site: www.pulibrary.edu.pk

Tel : 042-9231126
042-9230863
Fax: 042-9230892

ایک مسلمان کا درد بھرا خط

جناب فقیر محمد رضوان داودی صاحب کا درد جو انہوں نے ''معرفت'' کتاب کے ذریعے مسلمانوں میں بانٹنے کے لئے دیا ہے اور جس کو بریلوی مفتیان حق کی تائید حاصل ہے کہ ہمارے اور دیوبندی علمائے کرام کی لڑائی کی اصل وجہ عظمتِ مصطفےٰ ﷺ کی کفریہ علمی عبارات ہیں ورنہ ہمارا خون ایک ہے۔

لاکھوں کتابیں قرآن واحادیث کی روشنی میں مستحبات وفروعی مسائل پر دلائل دے کر ایک دوسرے کو بدعتی، مشرک وکافر بنانے کے لئے مل جائیں گی مگر باعثِ نزاع بات کا حل نکالنے کی کوشش نہیں کی گئی۔

کتاب ''معرفت'' نے دیوبندی اور بریلوی عوام کے لئے ایک راہ متعین کی ہے اور بتایا ہے کہ اس بات کا حل نبی کریم ﷺ کے نام پر ہار مان جانے کے سوا کچھ نہیں ہے ورنہ جس طرح سے امت محمدیہ ﷺ کو تبلیغ کی جارہی ہے اس پر ہم اپنی نسلوں کو تعصب، لڑائی، فرقہ واریت اور جاہلیت دینے کے مجرم اور قیامت میں اس بات کے جواب دہ ہیں۔

اللہ کریم فقیر محمد رضوان داودی کی مغفرت فرمائے جس نے ہزاروں مسلمانوں کو ذہنی، قلبی وروحانی سکون پہنچانے کی عملی کاوش کی ہے اور ایک دوسرے کو کافر کافر کہنے سے بچایا ہے۔

دعا گو

فقط ایک عام مسلمان

ملنے کا پتہ

حاجی ذوالفقار احمد

378۔بلاک نمبر B-2، جائنہ سکیم، لاہور۔ موبائل: 0301-4002443

Email: zahmadpw@yahoo.com
aslam.alrehman@gmail.com